یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

تار کا پتہ:۔ اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۴۳-۴۴ جلد ۹

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جلد واپس ہوگی
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔ بلکہ ردی جاکر تلف کئے جائیں گے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ للعہ
روساء وجاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " سے ؍
" ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۴ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۹/۱۶ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۳/۳۰ اگست ۱۹۱۲ء یوم جمعہ مبارک

اہلحدیث کانفرنس

قوم کو اس کی خبر متعدد دفعہ دیگئی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس خاموشی سے اپنا کام کئے جارہی ہے۔ متعدد مقامات پر غربا اہلحدیث کو مقامات ہیں امداد دیگئی ہے۔ واعظ برابر اشاعت توحید وسنت کر رہے ہیں تصنیفات کا سلسلہ بھی ابتدائی حالت کے مطابق جاری ہے ہندی زبان میں ایک چھوٹا سا رسالہ ایشور بانی دس ہزار کی تعداد میں چھپوایا ہے جو مفت تقسیم ہو رہا ہے جس کے ملنے کے مقامات یہ ہیں:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر۔ صدر دفتر اہلحدیث کانفرنس مطبع فاروقی دہلی۔ دفتر سعید المطابع بنارس محلہ دارانگر۔

احباب سندھ کی درخواست تھی کہ یہاں پر اشاعت توحید وسنت کے لئے کوئی صورت اختیار کی جائے چنانچہ یہ درخواست ۱۱۔ اگست کی مجلس شوریٰ میں پیش ہوکر پاس ہوا کہ کتاب ..... سندھی میں ترجمہ کراکر شایع کی جائے چنانچہ کتاب مذکور بغرض ملاحظہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کے سپرد کی گئی۔

ملک برما میں اشاعت اسلام کی تجویز پاس ہوچکی ہے۔ اوس کے انتظام کی بھی فکر ہے لائق مترجم ملنے پر کارروائی کیجاویگی۔ انشاء اللہ۔

واعظوں کی رپورٹیں نہ چھپنے کی وجہ میر عبدالسلام صاحب اہلحدیث مورخہ ۱۶۔ اگست میں بتلا چکے ہیں آج مختصر مختصر رپورٹیں درج کی جاتی ہیں۔ آیندہ کو انتظام کیا گیا ہے کہ واعظوں کی رپورٹیں دفتر اہلحدیث میں آیا کریں یہاں ہی سے مناسب طور پر مطول خواہ مختصر درج ہوا کرینگی۔

نوٹ۔ واعظوں کی کارگذاری کے لئے بڑے بڑے نقشے بنائے گئے ہیں جو صدر دفتر دہلی میں ہر ایک صاحب دیکھ سکتے ہیں۔

احباب سیونی چھپارہ کا مدت سے تقاضا تھا کہ وفد کانفرنس اون کے علاقہ میں بھی لے آئے اس تقاضا کے زیادہ محرک جناب حاجی محمد زکریا خان صاحب رئیس سیونی اور اون کا خاندان تھا جن کو اہلحدیث کانفرنس کے ساتھ دلی انس ہے۔ آخر اس تقاضا نے یہ اثر کیا کہ اخیر مئی کو وفد کانفرنس علاقہ سیونی چھپارہ جبلپور منڈلہ وغیرہ میں تشریف لے گئے وفد کے ممبر تین بزرگ تھے جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری۔ مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب عمرپوری۔ شیخ محمد دین صاحب سوداگر دہلوی۔ علاقہ مذکورہ میں جاکر وفد نے بڑی کامیابی سے توحید وسنت کی اشاعت کی۔ مسلمانوں کو ضروریات کا احساس کرایا مسلمانان علاقہ نے وفد کا بڑا احترام کیا اور کانفرنس کے اغراض ومقاصد سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اس علاقہ کے بعض نواح میں جماعت اہلحدیث کو بہت اچھی حالت میں پایا خدا اور بھی ترقی دے۔ آمین۔ کانفرنس علاقہ مذکورہ کے میزبانوں کے لئے دل سے شکرگذار ہے۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

اخبار مسلمان ایک ہفتہ وار اخبار ہے جسمیں اسلام کی خوبیاں اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات ہوتے ہیں۔ زیر ایڈیٹری مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) قیمت سالانہ عام سے ۱؎ خریداران اخبار اہلحدیث سے صرف ۱۲؎ ممالک غیر سے ؎ ممالک غیر کے خریداران اخبار اہلحدیث سے بھی ؎

AsliAhleSunnet.com

مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کانفرنس نے ۱۹۔ صفر ۵۔ فروری ۱۹۱۳ء سے ۵۔ شعبان ۲۳۔ جولائی ۱۹۱۳ء تک مقامات ذیل کا دورہ کیا۔

پریوا نرائن پور۔ ضلع پرتاب گڈھ۔ پچھر دلی۔ دردہ بابو گنج۔ جتوارہ۔ بہادر پور۔ گیسا۔ خان جہان پور۔ پورہ محمد حسین۔ کرڈہ۔ برونده۔ عالم چند۔ لوپرا۔ کوٹکھا۔ وبٹوا۔ سوائمہ۔ دہلی۔ علیگڈھ۔ جلیسر۔ بیہوہ۔ غیاث پور بریلی۔ کلانور۔ گجنیر۔ شجاعت گنج۔ بابو کاپورہ۔ ہندکی فتح پور۔ بھکیملہ پور۔ لالہ کا پورہ۔ کلوریا۔ اٹاوہ۔ شکوہ آباد۔ آگرہ۔ متھرا۔ پرتاب گڈھ۔ الہ آباد۔

مسلمانوں کو عام جہالت میں پایا بعض جگہ اہلحدیث کی جماعت بھی پائی۔ نماز روزہ عام اخلاق کی تعلیم دی شرک بدعت تعزیہ پرستی وغیرہ سے توبہ کرائی۔

مولوی نور محمد صاحب واعظ کانفرنس نے یکم ربیع الاول ۲۰ فروری سے ۵۔ شعبان۔ ۲۳ جولائی تک مقامات ذیل کا دورہ کیا۔

دہوڑ (علاقہ پٹیالہ) پٹیالہ۔ دہلی۔ علاقہ سرہند۔ رائے پور۔ بلیلا۔ دہنولہ۔ جنڈیالہ (علاقہ پٹیالہ) بستی گجراں۔ سلیمان شکوہ۔ پڈون۔ کوٹلہ۔ ماچھی واڑہ۔ چھوڑیاں۔ کوہالہ پیٹ۔ برخ۔ کوٹ گنگورائے سکھوکر۔ حیات پور۔ چکور۔ سینی مزاعہ۔ مانک پور۔ سارنگ پور۔ سیکنڈری۔ قائم والہ۔ دیوان والہ۔ روگڑے والہ۔ مینگل والہ آم والہ۔ راولپور۔ سلیمان پور۔ گلکوٹ۔ نوح۔ بیلی جھکیاں چک۔ میانی۔ جہانگیر۔ جوہاں۔ چھیناں۔ بوہا۔ بٹھنڈہ کھرے۔ رنگلی۔ بستی شیخاں۔ بجواڑہ۔ کوٹ عبدالخالق لونہ۔ بستوک گڈھ۔ نوز پور۔ بھیمبی۔ اندپور۔ دوالڑی۔ سرالڑی۔ ریبولیوں۔ کرالی۔ چنولاں۔ منگوری۔

کیفیت بدستور مسلمانوں میں عام جہالت یہاں تک کہ نماز روزے سے بھی بے خبر۔ بعض مقامات پر تکرار دورہ ہوا۔

مولوی عبدالحکیم صاحب فاضل کانفرنس نے ۲۲ رجمادی الاول ۱۰ مئی ۔ ۲ شعبان ۱۷ اجولائی تک مقامات ذیل کا دورہ کیا۔

ریہٹہ۔ سرک پوری (علاقہ گوڑگاؤں) گوہانہ۔ جلالپور۔ راجپور۔ عنائت پور۔ جمال گڈھ۔

ڈاہرلی کلاں۔ جیور (بلند شہر) جھانڈ۔ نکٹ نور نگلا تقہ۔ سدولی۔ کھٹواری۔

کیفیت بدستور۔ عام جہالت اور بے خبری۔

مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ کانفرنس نے ۲۰ ربیع الاول ۲۰۔ مارچ سے ۱۸ رجب ۴۔ جولائی تک مقامات ذیل کا دورہ کیا۔

ریاست الور۔ ڈیرہ دون۔

مولوی صاحب موصوف کا دورہ اسلئے مختصر رہا کہ آپ الور کے اہلحدیثوں کے مقدمہ کی پیروی میں رہے پہلے لکھا گیا ہے کہ مفصل رپورٹیں جو نقشہ جات کی صورت میں ہیں صدر دفتر دہلی میں موجود ہیں جو بوقت ہر صاحب دیکھ سکتے ہیں آئندہ کوشش کی جاویگی کہ جلدی جلدی رپورٹیں شائع ہوں۔ واعظوں کی کمی اس وجہ سے بھی ہے کہ لائق آدمی ملتے نہیں اس لئے کانفرنس ھذا نے تجویز کی ہے کہ دہلی میں طلباء اہلحدیث کو مشق کرائی جائے چنانچہ ۱۱۔ اگست کو اس مجلس کا افتتاح بھی کیا گیا۔ اور جناب مولانا نواب ضمیر مرزا خان صاحب رئیس لوہارو صدر اہلحدیث کانفرنس کے سپرد اس کا انتظام ہوا ہر ہفتہ طلباء مقررہ مضمون پر تقریریں کیا کرینگے۔ حسب مدارج ان کو انعام ملا کریگا نواب صاحب سے توقع ہے کہ ہر ہفتہ مجلس مذاکرہ کی کیفیت بغرض اشاعت بھیجا کرینگے۔

اس مختصر سی رپورٹ کے بعد میر عبدالسلام صاحب نائب سکرٹری کانفرنس کی سنئے۔ میر صاحب فرماتے ہیں:

میری بھی سنئے! ناظرین آپ ہماری کانفرنس کے واعظوں کی رپورٹیں دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ آیندہ برابر دیکھیں گے۔ ان سے معلوم ہوگا کہ اشاعت الاسلام کیلئے ہندوستان میں کتنا کام کرنے کی ضرورت ہے واعظین کو پیدا کرنا سب سے پہلا کام ہے۔ اور واعظین کہاں سے آئیں یہ تو پیدا کرنے سے پیدا ہونگے اور جب تک ایک خاص مدرسہ اعلٰے پیمانہ پر اس غرض سے قائم نہ کیجائے کہ دیہات اور قصبات میں کام کرنے کے لئے مبلغ اور ہمدرد واعظ پیدا ہوں اس وقت تک اشاعت الاسلام کا کام نقش بر آب ہی رہیگا۔ غرض بہت سے ضروری

اور مخصوص کام ہیں جو یہ کانفرنس بلا نمود و نمائش انجام دینا چاہتی ہے لیکن یہ سب کام موقوف ہیں سرمایہ پر کم سے کم دو ہزار روپیہ ماہوار کا انتظام کر دیجئے پھر دیکھئے کہ یہ کانفرنس ہندوستان میں اشاعت اسلام کے کام کو کیسی مستحکم اور مضبوط بنیاد پر قائم کر دیتی ہے۔ آریوں کو ہاں دیکھئے کہ باشور غل کے کس قدر خالص یہ کام ہو رہا ہے۔ ایک گروکل ہی کو اگر دیکھا جائے تو ماننا پڑیگا کہ باوجودیکہ ہم اہل اسلام ہندوستان ہی میں آریوں کی قلیل جماعت سے ہزار گنا زیادہ طاقتیں رکھتے ہیں مگر ہمارے عملی کاموں کو دیکھا جائے تو ان میں سے ایک بھی اس قابل نہیں ہے کہ وہ آریوں کے گروکل کا ہمپایہ ہو سکے۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے۔ آہ۔ کیا اسلام کی خیر و برکت دنیا سے اٹھ گئی۔ کیا یہ وہی اسلام نہیں ہے جس نے لاکھوں بندگان خدا ایسے پیدا کئے جو اسلام کے نام پر اپنی ہر ایک چیز کو قربان کر دیا کرتے تھے۔ کیا اسلام کی بہتری اور خدمت کے لئے آج ہم اس قابل بھی نہیں رہے۔ کہ چند روپے کمائی کے صرف کر سکیں۔

اے مسلمانو! اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامی پر فخر کرنے والو! اٹھو اور مدد کرو کہ اسلام تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ اور ہندوستان میں اپنی حالت زار دکھا کر تم سے توقع رکھتا ہے کہ تم مثل اپنے سلف صالح کی طرح اس کی زور زور سے خدمت کرو اور کم سے کم روپیہ کی مدد کو جس قدر بھی تم سے ہو سکے تم اس سے دریغ نہ رکھو۔

راقم سید عبدالسلام اسسٹنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس۔ دہلی بازار بلی ماراں۔

ایڈیٹر۔ بھائی عبدالسلام اور دیگر بعض دوست روپیہ کی بابت بہت فکر مند رہتے ہیں مگر مجھے اس کا کوئی خیال نہیں میں جانتا ہوں کہ جونہی قوم نے سمجھا کہ کانفرنس کا کام اچھا ہے فوراً متوجہ ہو جائے گی۔ ہمارے مکرم مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی فرمایا کرتے ہیں تم قوم کو یقین دلادو کہ کانفرنس تمہاری ہے اور تم کانفرنس کے ہو۔ یہ بھی باور کراؤ کہ اہلحدیث کانفرنس کیا ہے ایک مرکزی جتھا ہے

AsliAhleSunnet.com

جس کو تمام ملک کے اہلحدیثوں سے اخوت کی نسبت
ہماہر ہے قوم کے غم میں غمگین اور سرور میں مسرور ہو
پس قوم کے افراد کانفرنس کو اپنا سمجھکر خود ہی متوجہ
ہو جائیں گے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

اظہار شکریہ [illegible] نوٹ ختم ہی کیا تھا کہ ہمارے دوست عبد الجلال صاحب سوداگر ڈربن جنوبی افریقہ کا خط آیا کہ تین پونڈ اہلحدیث کانفرنس کے لئے ارسال ہیں۔ جو ۲۲ اگست کو وصول بھی ہو گئے جزاھم اللہ

کھلی چٹھی

بنام مولوی محمد اسرار الحق صاحب رہتکی۔

میرے عزیز دوست میں افسوس کرتا ہوں کہ آج میں آپ کو پبلک طور پر چٹھی لکھنے پر مجبور ہوا ہوں حالانکہ میرا اور آپ کا تعلق ایسا نہ تھا کہ اخبار میں چٹھی لکھنے کی ضرورت ہوتی۔ مگر چونکہ جس معاملہ کی بابت میں لکھنے کو ہوں وہ معاملہ بھی پبلک میں آچکا ہے اس لئے چٹھی بھی پبلک طور پر لکھنی پڑی۔

عزیز دوست آپ کے مواعظ سننے والوں پر مخفی نہیں کہ آپ توحید وسنت کے بڑے حامی اور پر جوش لیکچرار تھے۔ شرک بدعت سے بڑے بیزار گو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ پکے اہلحدیث تھے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ آپ دیوبندی حنفیوں کی طرح شرک وبدعت کا رد بخوبی کرتے تھے۔ یہ مشہور واعظ ہدایت الرسول سے آپ کی بہت کچھ چیخ پکار رہتی تھی۔ چند روز ہوئے ۱۰ جون کے اخبار الفقیہ امرتسر میں ایک مراسلہ دیکھا جس کا لکھنے والا آپ کو ظاہر کیا گیا۔ مراسلہ کا مطلب کراچی میں مسئلہ علم غیب کا جھگڑا اور منکرین علم غیب پر تبرا اور ناراضگی کا اظہار تھا۔ خیر یہ بھی کوئی بڑی بات قابل اظہار نہیں ہے۔ ہاں بات قابل اظہار یہ ہے کہ منکرین علم غیب کا ذکر ایسے ناپسندیدہ لہجے میں کیا گیا ہے کہ آپکے وعظ تو کیا آپ کا روشن چہرہ دیکھنے والوں کو بھی یقین نہیں ہو سکتا کہ اس تحریر کا لکھنے والا وہی اسرار الحق ہے جو بڑی بڑی لچھے دار تقریروں میں علم غیب کے قائلین کو یاد کیا کرتا تھا اُن حیرت زدوں میں میرا نمبر سب سے اول ہے کیونکہ مجھ آپکے حالات کا اس قدر علم ہے جیسا کہ خود آپ کو ہے لہذا میں بامید جواب یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا واقعی یہ مراسلہ آپ کا لکھا ہوا ہے اور یہ کہ واقعی آپ کی طبیعت میں بہ نسبت سابق کوئی انقلاب ہوا ہے یا یہ سب کاروائی یار لوگوں کی بنائی ہوئی ہے جواب خواہ براہ راست اہلحدیث کے ذریعہ دیں۔ یا اور مناسب طریق سے۔

راقم

جسے آپ کہتے تھے آشنا جسے آپ سمجھتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مولوی ولی محمد صاحب جالندھری امرتسر میں

ناظرین اہلحدیث غالباً جانتے ہوں گے مولوی ولی محمد صاحب جالندھری وہی بزرگ ہیں جو ریاست فریدکوٹ پنجاب کے مباحثہ میں از طرف حنفیہ پیش ہوئے تھے اس مباحثہ میں کیا ہوا تھا؟ ہمارے ہوش کے پہلے کی بات ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے ہیں۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مباحثہ مذکورہ کی کیفیت جو مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری حنفی نے بحکم راجہ صاحب ریاست مذکور لکھی ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ولی محمد صاحب مغلوب ہوئے اور اہلحدیث کے علماء غالب آئے اسکا ثبوت یوں ہے کہ مولوی غلام دستگیر صاحب نے روئداد کو اس طرح لکھا ہے کہ فریق اہلحدیث کی تقریر تو بہت تھوڑے لفظوں میں دکھاتے ہیں اور مولوی ولی محمد صاحب کی تقریر بڑی طول طویل ایسے طریق سے لکھتے ہیں کہ سمجھدار اس کو پڑھکر اس نتیجہ پر پہونچتا ہے کہ جو کچھ بھی اس کتاب میں ہے مولوی صاحب کی قابلیت کا نتیجہ نہیں بلکہ ع

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

غرض یہ کہ اس کتاب میں فریقین کی مصدقہ تحریرات نہیں بلکہ اس تصویر کا مصور کوئی اور ہے۔ علاوہ اس کے جو کچھ بھی ہے ایسا ہی کہ اہلحدیث کا ایک ادنے طالب علم جسنے مشکوۃ شریف بھی سمجھکر پڑھی ہو اسکا جواب دے سکتا ہے۔ باوجود اس کے مولوی ولی محمد صاحب خود اس دفعہ ۸ شعبان جولائی میں امرتسر تشریف لائے تو آپنے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا تھا کہ مباحثہ فریدکوٹ کے اثر سے ۳۵ ہزار غیر مقلدین تائب ہوئے (خواب میں!) پہلے تو ہم ۳۵ ہزار کی تعداد سنکر خاموش رہے اور یہ سمجھا کہ یہ تعداد ہی اس اشتہار کے کذب کی دلیل ہے۔ لیکن مولوی صاحب موصوف نے جب اخبارات میں بھی لکھنا شروع کیا اور ایک اشتہار بھی دیا جس میں موضع ہری کے ضلع لاہور اور خاص شہر لاہور کے اُس مباحثہ کا ذکر تھا جو انجمن نعمانیہ لاہور کے مکان پر ہوا تھا اس اشتہار میں جناب نے غیرت سے ۳۵ ہزار والے اشتہار سے بھی بڑھکر کذب بیانی کی۔ اسلئے پہلے بذریعہ اشتہار پھر بذریعہ خط آپ کو مباحثہ علم غیب کی دعوت دیگئی۔ مگر مولوی صاحب اور مباحثہ! ایں چہ بوالعجبی است ہم نے علاوہ اور معمولی شرطوں کے یہ لکھا کہ مباحثہ کے منصف ہم اہلحدیث علماء کو نہ کرینگے بلکہ حنفی علماء کو بنادیں گے جیسے مولانا محمود الحسن صاحب حنفی دیوبندی یا مولانا خلیل احمد صاحب حنفی مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ یا مولانا شبلی نعمانی رکن ندوۃ العلماء لکھنؤ اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں۔ یہ علماء ہم کو منظور نہیں منصفی کے لئے حرمین شریفین کے علماء کرام مقرر ہونگے۔ مولوی صاحب موصوف نے سمجھا کہ فریق ثانی کو حرمین شریفین کے علماء کو منصف ماننے میں تامل ہوگا۔ لیکن ہم نے صاف لکھا کہ حرمین شریفین کے علماء منظور ہیں مگر وہاں کے علماء چونکہ اردو نہیں جانتے اس لئے پرچہ عربی اپنے ہاتھ سے مجلس میں لکھنا ہوگا۔ مولوی صاحب کے استفسار پر دلیل بھی لکھی کہ قرآن مجید میں فاکتبو کا حکم یہی چاہتا ہے کہ جو لکھا جاتا ہے وہ خود لکھے۔ نیز آپکے جیسے علموں کا روشن سورج اس سے خوب چمکیگا یہ بھی لکھا کہ جتنا وقت ہم لیں گے اس سے دگنا آپ کا حق ہوگا مگر افسوس مولوی صاحب اس کی تسلیم پر نہ آئے اسی پر مصر رہے کہ ہم خود نہیں لکھیں گے کوئی لکھنے والا لکھتا جائیگا۔ ہم بولتے جائیں گے۔ ہم نے جواب دیا کہ آپکے بولنے آپکے محرر یا مشیر بدلتے جاوینگے تو ایک جھگڑا پیدا ہوگا۔ نیز آپ کی لیاقت کا سورج جس کے

نوٹ: ایک رسالہ تعلیم الصیام بھی کانفرنس نے چھپوایا ہے جو صدر دفتر دہلی اور واعظوں کے پاس سے مفت ملتا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

آپ مدعی ہیں روشن ہو سکیگا۔ غرض مولوی صاحب اسی پر بضد مصر رہے آخر کار ارتت سر سے چلتے بنے۔

ہمارا چیلنج اب بھی ہم مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے کو تیار ہیں علماء حنفیہ دیوبند سہارنپور یا لکھنؤ کو منصف مانیں تو پرچہ اردو میں لکھیں جس میں طرفین کے علماء کو منصف ماننا ہو تو مباحثہ کا پرچہ مقررہ وقت میں سامنے بیٹھکر علم میں لکھیں تاکہ لوگ دیکھیں کہ چھٹیں علموں کے عالم کی تحریر ایسی ہوتی ہے۔ کیا مولوی صاحب ایسا کرینگے؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے ہرگز نہیں۔ خدا کرے ہمارا یہ خیال غلط ثابت ہو۔

مولوی صاحب کو اس پر بھی ضد رہی کہ جلسہ عام ہو اور کوئی رئیس تحریری ذمہ داری ہم کو دے۔ اس کے جواب میں ہم یہی کہتے رہے کہ عام جلسوں میں فساد کا احتمال ہوتا ہے اسلئے ہم اس کے خواہشمند نہیں۔ اگر آپ کو شوق ہے تو آپ انتظام کریں ہم حاضر ہو جائینگے۔ مگر مولوی صاحب یہی بہانہ کرتے رہے یہانتک کہ امرتسر سے کوچ کر گئے۔ انا للہ۔

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آریہ پریس جواب دے

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

پہلے تو یہ دستور نہ تھا کہ ہندو اقوام یعنے ویدک مذہب میں کوئی غیر آدمی داخل ہوتا چند دنوں سے آریہ سماج نے یہ سلسلہ شروع کیا تو اس کا نام شدھی رکھا۔ آجتک شدھی کی یہی تعریف کی جاتی تھی کہ کسی غیر شخص کا جو ویدوں کا منکر ہو ویدک مذہب میں آنا شدھی ہے۔ شدھی کی اس تعریف پر مخالفوں کے اون اعتراضات کو ہم اس موقع پر پرواہ نہیں کرتے نہ انکا جواب دینا یا سننا چاہتے ہیں جو کہا کرتے ہیں کہ شدھی کے معنے تو ہیں پاک صاف کرنے کے سو جو شخص آریہ مذہب میں آتا ہے حسب قاعدہ آریہ دھرم وہ گذشتہ گناہوں سے پاک نہیں ہوتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کو شدھ کہا جاتا ہے اس بحث کو چھوڑ کر ہم اصل مطلب کی کہتے ہیں جس کے جواب سننے کے ہم منتظر ہیں۔ آجکل جو آریہ اخباروں میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے کہ ضلع گورداسپور میں آٹھ سو شدھیاں ہوئیں حالانکہ وہ شدھیاں کیا ہیں؟ یہی کہ ہندو نیچ قوموں کو جنکے ساتھ ہندو چھونا پسند نہیں کرتے ہیں گو ہیں وہ ہندو لیکن تھرڈ کلاس کے ایسے لوگوں کو آریوں نے اپنے میں ملایا۔ بس اس سے زیادہ نہیں اسلئے ہم پوچھتے ہیں کہ شدھی کی مذکورہ بالا تعریف کے مطابق یہ شدھی ہے تو کیونکر۔ نہیں ہے تو اس کو شدھی کے نام سے کیوں موسوم کیا جاتا ہے کیا اس لئے کہ ملک میں یہ شور و غوغا ہو کہ آریوں میں غیر آریہ لاتنے سینکڑوں آ گئے ہیں؟ اگر ہندوؤں کو آریہ بنانا بھی شدھی ہے تو آجتک جو لاتنے ہندو آریہ بنے ایک سرے سے جتنے آریہ ہیں پہلے ہندو ہی تھے سب کے سب شدھ ہوئے مگر ان کی شدھی کا کبھی اعلان نہیں ہوا۔ پھر آج اون نیچ ہندوؤں کو آریہ بنانے کا نام شدھی رکھکر کیوں مشہور کیا جاتا ہے کہ اتنے سو لوگ شدھ ہوئے۔

آریہ پریس عموماً۔ ہندوستان۔ پرکاش مسافر وغیرہ خصوصاً اس کا جواب دیں۔ لیکن جواب میں شدھی کی تعریف ضرور کریں تاکہ آیندہ کو گفتگو کی بنیاد مضبوط ہو سکے۔

تین طلاقیں کس طرح ہوتی ہیں؟

ایک شخص نے اپنی چار ماہہ حاملہ عورت کو ایک طلاق رمضان میں دی دوسری شوال میں تیسری وضع حمل سے ایک ماہ پہلے۔ عورت اس اثناء میں اپنے والدین کے گھر میں تھی۔ بچہ پیدا ہونے سے قریباً دو ماہ پیچھے وہ اسے ایک مولوی کمال الدین نامی کے کہنے پر اپنے گھر میں لے آیا کہ غائبانہ طلاق نہیں پڑتی لیکن اور بعض بزرگوں نے اسے فتویٰ دیا کہ یہ تین طلاقیں ہو گئیں اب درست نہیں ہے۔ پھر احقر کے پاس آیا ناچیز نے اسے ایک ہی طلاق قرار دیا اور اب نکاح ثانی روا رکھا جس پر دیگر علماء کی نزدیک رائی کا استمزاج بھی میں مناسب دیکھتا ہوں غائبانہ طلاق کا عدم وقوع تو بالکل مہمل بات ہے فاطمہ بنت قیس کی طلاق البتہ کا جو قصہ حدیث میں مذکور ہے وہ اس وقت غائب ہی تھی۔ نیز سنا گیا کہ صورت زیر بحث میں بعض علماء نے طلاق بدعی کا خیال کر کے اسکے نہ واقع ہونے کی سوچی مگر غور طلب یہ بات ہے کہ جب اسنے پہلی دفعہ طلاق دی اس میں بدعت کا کیا دخل اور اسکے وقوع میں کیا شبہ رہا اور پچھلی دو خلاف سنت طلاقوں نے اسے بے اثر کس طرح کر دیا؟ اگر پہلی طلاق کے بعد وہ رجوع کرتا اور نہ اور طلاق دیتا تو کیا انقضاء عدت پر وہ اسکے حق میں رہجاتی؟ ہرگز نہیں ان پچھلی دو طلاقوں کی نسبت جو قبل از انقضاء عدت یعنے حالت حمل ہی میں دی گئیں۔ سوچنا ہے کہ وہ کیا حیثیت رکھتی ہیں میری ناچیز دانست میں وہ از قبیل لغو ہیں کیونکہ عدت کا زمانہ ایک اور ایک ہی طلاق متحمل ہے اللہ تعالیٰ نے مطلقات کیلئے تین قروء کا ایک ہی تربص قرار دیا ہے اور دوبارہ طلاق کا حکم کلام باری سے اس تربص کے اختتام پر ہی لائق ہوتا ہے واللہ اعلم۔ عون المعبود میں ہے واعلم ان نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث انما هو اذا كانت مفترقة في ثلاثة اطهار یعنے تین طلاقیں جب تینوں طہروں میں الگ الگ ہوں رجوع کا حکم تب ہی منسوخ ہے۔ نیز عون المعبود وغیرہ میں رکانہ کی طلاق ثلاثہ کو آنحضرت صلعم کے ایک ہی شمار فرمانے کی حدیث (اخرجه احمد صحيحا) کے آخر میں ہے فكان ابن عباس يرى انما الطلاق عند كل طهر یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی کہ طلاق ہر طہر ہی میں ہوتی ہے۔ اور امام شوکانی در رہیہ میں طلاق بدعی کا ذکر لا کر لکھتے ہیں دفی وقوعه ووقوع ما فوق الواحد من دون تخلل رجعة خلاف یعنے درمیان میں رجعت ہوئے بغیر اور طلاق پڑنے میں اختلاف ہے۔ اور اسی کی شرح میں نواب صاحب طلاق ثلاثہ کی نسبت امام ممدوح ہی کے رسالہ خاص کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ اسمیں چار قول ہیں اصح الاقوال یہی ہے کہ ایک ہی پڑتی ہے۔ الغرض صورت بالا میں ایک ہی طلاق کا واقع ہونا مجھے صحیح معلوم ہوتا ہے جسمیں وضع حمل تک رجوع جائز تھا اور اب نکاح جدید ہو سکتا ہے اور بغیر تجدید نکاح اب اکٹھا ملانا سراسر نقصان دین ہے۔ ولو افضی الیہ کمال الدین۔ هذا وانكان الحق من الامر لما اشرت الى جمعها۔

AsliAhleSunnet.com

کھلا سوال

(بخدمت جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی)

جناب اڈیٹر الفقہ صاحب باتفاق مجدد وقت حافظ احمد رضا خان صاحب جواباً متنبہ کریں جو اہلحدیث کے ذریعہ سے پہونچیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قرآن مجید سورہ انعام ؛- لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ دیکھنے والے خدا کو نہیں دیکھ سکتے مگر جو وہ چاہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ جیات اول میں یہ کلام خدا کا سچا ہے سورہ شوریٰ ع ۵ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا الخ وحی اور حجاب دونوں بنی نوع بشر پر لازم ہو رہا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صاف صاف کہلوایا ہے۔ سورہ اعراف قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ خدا نے اظہار اپنی قدرت کا دیا ہے کہ بشر علام الغیوب ہرگز نہیں ہے خدا سچا ہے۔ پھر سورہ کہف میں نسبت عدم علام الغیوبی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ اصحاب کہف نہ اول نہ آخر کبھی آنحضرت نے نہ دیکھا فرمایا ہے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا۔ اگر ذرا دیکھو تو ان کو پیٹھ دیکر بھاگو اور مارے ڈر کے رعب سے پھر جاؤ گے کیا آں حضرت کو اس پر تعجب جو ہوا تو متوجہ ہو کر کہتے (دیکھا) ہرگز نہ دیکھ سکے۔ یہ تو قرآن کا مذکور ہے۔ در تفسیر سورہ نجم باب سجنبہ نقل بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۰ حدیث ۱۸۵۴ مسروق رضہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کیا آنحضرت نے شب معراج میں اللہ کو اس آنکھ سے دیکھا انہوں نے کہا تیری اس بات پر میرا رونگٹا کھڑا ہو گیا ہے تجھے خبر بھی ہے تین باتیں ایسی ہیں کہ جس نے تجھ سے ان باتوں کو کہا جھوٹ بولا جس نے تجھ سے کہا محمد صلعم نے اللہ کو آنکھ سے دیکھا اس نے جھوٹ کہا پھر عائشہ رضہ نے یہ آیت پڑھی لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ اور ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ بشر سے بات کرے مگر بذریعہ وحی یا پردہ میں اور جس نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ محمد آئندہ کی بات کو جانتے ہیں وہ جھوٹ بولا پھر یہ آیت پڑھی وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا یعنی بنی نوع بشر کل کیا ہو گا نہیں جان سکتا جس نے تجھ سے یہ کہا کہ محمد صلعم نے اللہ کے کسی حکم کو آدمیوں سے چھپایا۔ جھوٹ کہا اور یہ آیت پڑھی يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ۔ پھر حضرت کیوں چھپاتے لیکن حضرت صلعم نے جو دیکھا تو جبریل کو اوس کی اصلی صورت میں دو دفعہ دیکھا۔ حدیث نمبر ۱۸۵۵ در باب قاب قوسین او ادنیٰ کے بیان میں۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جبرئیل کو دیکھا کہ اوس کے چھ سو بازو ہیں باب اللہ کے اس قول یعنی فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ کے بیان میں حدیث نمبر ۱۸۵۶ زائدہ بن قدامہ نے کہا میں نے زر سے اس آیت کے بارہ میں پوچھا اوس نے کہا عبداللہ بن مسعود رضہ نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اس آیت سے رویت خدا مراد نہیں ہے بلکہ رویت جبریل مراد ہے محمد صلعم نے جبریل کو دیکھا۔ صحیح مسلم کی حدیث باب معراج میں ہے ابی ہریرہ رضہ نے روایت کیا کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں کعبہ کی دیوار سے لگا تھا کہ اصحاب قریش نے مجھ سے سوال کیا لیلۃ الاسراء معراج کی شب کا بیت المقدس کے حلیہ کا سو مجھ کو یاد نہ رہا پس فکر بہت کر رہا کہ بہت مشکلہ نہایت کرب ہوا پس بلند کیا یعنی پیش نظر ہمارے خدا نے بیت المقدس کو کر دیا اور میں اوسے دیکھ دیکھ کر بتلائے جاتا تھا الی آخر مسلم۔ ایک بات یہ ہے کہ زمین گول ہے آسمان محیط ہے۔ پہلا آسمان كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ سورہ الم سجدہ۔ ساتواں آسمان پچاس ہزار برس کے مسافت پر ہے سورہ معارج۔ میدان فلکی میں سورج باوجود اپنی مقناطیسی قوت وجسامت کہ ایک بوند سا ہے میدان فلکی پر جنت دوزخ ہے اوس پر کرسی اوس پر عرش ہر کس اپنے سر کے اوپر سیدھے خدا کو مانے ہوا ہے (ہندی یا مرکین) ہر ایک کے وجود کا ثبوت یکساں ہے وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيْطٌ تو اس سے یہ نکلا کہ خدا تعالیٰ کبیر المتعال ذو الجلال بہت ہی بڑا ہے۔ اوس کی بڑائی کی کوئی حد نہیں ہے جس کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہی نہیں نہ زانو سے زانوں ملایا جیسا کہ زعم کیا ہے اہل بدعت نے تو فرمایئے اس عقیدہ کے مسلمان کو جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ خدا کو نہ دیکھا ور نہ آپ کے زیر قدرت غیب دانی تھو لیکن تھی ورنہ آپ سے دعا مانگی جاوے نہ نذر مانی جائے کیونکہ دعا عبادت ہے نذر بھی خدا کی عبادت ہے) وہ کس طرح کافر ہے دلیل شرعی کلام خدا و کلام رسول سے چاہیے و نیز یہ کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا حسب بیان حضرت عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹا ہے کہ نہیں کیا دلیل شرعی ہے؟ جواب بذریعہ اخبار اہلحدیث دیں یا بذریعہ الفقہ۔ اختیار ہے ✻

خادم الشرع والدین محمد مفتی غازی الدین قاضی پوری آروی۔ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۱۰۔

قابل توجہ اکابر علماء اہلحدیث

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

براے کرم مضمون ذیل اخبار اہلحدیث میں شائع فرما کر ممنون فرما دیں۔ وہو ہذا :-

میں اخبار اہلحدیث برابر دیکھتا ہوں کہ کسی مسئلہ پر سائل نے بڑے بڑے علمائے نامی و اسماء گرامی سے کوئی بات دریافت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خصوصاً جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب وجناب مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی وجناب مولانا ثناء اللہ صاحب وجناب مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی و جناب مولانا وحید الزمان صاحب وجناب مولوی ابو القاسم صاحب وجناب مولانا عبد الجبار صاحب مقیم دہلی سے جواب چاہتا ہوں لیکن ان حضرات بعض بعض مسائل میں تو قلم کو جولاں کرتے ہیں۔ اور اکثر مسائل میں ہی خاموشی و سکوت اختیار کرتے ہیں حالانکہ حضرت سائل اور حضرات ناظرین اس بات کی طرف منتظر و متغشم رہا کرتے ہیں کہ کب حضرات موصوفین کے اجوبہ شائع ہوں جس سے ہم لوگوں کو فائدہ معتد بہ حاصل ہو۔ لیکن حضرات موصوفین نہ اجوبہ ترقیم فرماتے ہیں اور نہ یہ ارشاد فرماتے ہیں

✻ اہل فقہ کے مفتی جناب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب امرتسری نے تو ۹ رمضان = ۲۳ اگست یوم جمعہ کو وعظ میں علم غیب کے متعلق بہت صحیح فیصلہ فرمایا۔ فرمایا جو کہتے ہیں آں حضرت کو بالکل علم غیب نہ تھا وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو کہتے ہیں کلی علم تھا وہ بھی ایسے ہیں۔ بالکل ٹھیک مرحبا۔ جزاک اللہ یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔ الحمد للہ نعم

AsliAhleSunnet.com

کہ ہمیں فرصت نہیں چونکہ اور مشاغل میں مستغرق ہوں۔ یا اور کوئی کام ہے جس سے عدم فرصت مفہوم ہو۔ بلکہ الانتظار اشد من الموت میں رکھنا بہتر سمجھتے ہیں باوجودیکہ جناب اڈیٹر صاحب عام اعلان کرتے ہیں (جس کا شکریہ احقر سے عدم ممکن ہے) کہ جو صاحب اس سوال کے جواب میں کچھ مضمون روانہ کریں گے درج اخبار کر دیا جاویگا۔ تاہم خلاف ماتیل ان حضرات موصوفین سے منتظر نظر ہو رہی ہے۔ پس احقر امید قوی رکھتا ہے کہ اگر کسی وجہ سے جواب نہ ہو سکے تو برائے مہربانی واخوت ایمانی اخبار اہلحدیث ہی میں معلوم ہو جائے کہ جواب نہ ملیگا تاکہ ناظرین سکونت واطمینان تصور کریں۔ وما علینا الا لخیر الناظرین۔ کتبہٗ نیاز مند ایک از اہلحدیث۔

اڈیٹر۔ شکایت بجا ہے۔ جواب باوجہ عدم جواب ظاہر ہو کرے تو اچھا ہے۔

اہلحدیث اور اہلقرآن

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ

صاحب معظم ومکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کی خدمت فیض اقدس میں گذارش ہے کہ مضمون ذیل کو اخبار اہلحدیث میں درج فرما کر خاکسار کو ممنون ومشکور فرمائیں گا عین نوازش ہوگی۔

چکڑالوی اور میں ہمارے موضع میں ہمیشہ سے دو گروہ اہلحدیث اور المقلد ہیں جن میں سب سے زیادہ اہلحدیث ہیں اور جو حنفی بھی ہیں ان میں بجز دو چار شخصوں کے مشرک اور بدعتی کوئی نہیں بجز ان دو چار شخصوں کے جو مولانا بدایونی صاحب کے لائق مریدوں میں ہیں۔ سب سب کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ اب عرصہ قریب دو سال سے دو صاحب مسمی عبد الصمد خان صاحب وآغا محمد خان صاحب نے تشوقیہ کتب مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی منگائیں جنکا ہر وقت مطالعہ ہوتا رہتا ہے کتابوں نے یہاں تک ان کے دل ودماغ میں سرایت وپختگی کی کہ کچھ عرصہ کے بعد ہر دو صاحب اچھے خاصے قطعی منکر حدیث ہو گئے اور گروہ اہلحدیث اور اہلفقہ کو مشرک اور بدعتی کہنے لگے۔ اسی درمیان میں خاکسار سے اور ان سے مسائل تحقیقیہ میں چھیڑ چھاڑ بھی ہوتی رہی اس چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے پاس پنجاب سے ایک مولوی فاضل صاحب تشریف لائے۔ اور ان کو ہمیشہ سے زیادہ پختہ کرنے لگے لیکن جس روز مولانا صاحب تشریف لائے تھے اس روز خاکسار بدایون گیا ہوا تھا جب شام کو واپس آیا تو ان سے ملاقات کرنے کی غرض سے خاکسار صاحب عبد الصمد خان کے دولت خانہ پر گیا۔ بعد مصافحہ اور مزاج پرسی کے اس طرح خاکسار کی ان سے گفتگو ہونے لگی۔ عبد الصمد خان (مجھ سے مخاطب ہو کر) تم مجھ کو بہت چھیڑا کرتے تھے آج یہ مولانا صاحب موجود ہیں تمہارے جتنے شکوک ہوں مولانا صاحب سے رفع کرو کیونکہ یہ مولانا صاحب بہت بڑے عالم ہیں اور اسی غرض سے آئے ہیں۔

میں۔ مولانا صاحب پردیسی ہیں لہذا خاکسار مولانا صاحب کی سمع خراشی کرنا نہیں چاہتا اور نہ اتنی لیاقت ہے ونیز میرے واسطے تو کتب چکڑالوی اور آپ ہی کافی ہیں۔

عبد الصمد خان۔ نہیں تم شوق سے جو مسئلہ دریافت کرنا چاہو کرو مولوی صاحب اسیواسطے ہیں۔

میں۔ شاید کوئی بات درمیان گفتگو آپ ناگوار معلوم ہو ونیز مولانا صاحب آپکے یہاں مہمان ہیں۔

مولویصاحب (دوزانو ہو کر) جو بات آپ کو دریافت کرنی ہو اوس کو خوب اچھی طرح دریافت کرو میں آپکے جملہ شکوک رفع کر دونگا۔

میں۔ (خیر) بہت بہتر ہو گا کہ درمیان گفتگو کوئی اور شخص نہ بولے اور میں اور آپ ہی بات چیت کریں۔

مولوی صاحب اور عبد الصمد خان (یک زبان ہو کر) بہت بہتر آپ فرمائیے گا

میں۔ چونکہ چکڑالوی صاحب کا دعوے ہے کہ قرآن شریف میں سب مسائل مفصل اور مبتین ہیں لہذا آپ خاکسار پر اس امر کا انکشاف کریں کہ قرآن شریف میں نماز کے متعلق مفصل احکام کون کون سے ہیں جن میں بھی تفسیر اور تشریح کی کچھ ضرورت نہو اور جس کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم خداوندی قرآن شریف کے مطابق پڑھا ہو یعنے خداوند تعالٰے نے بالتفصیل حکم دیا ہو کہ اے رسول صلعم تم اس نماز قرآنی کو پڑھو اور ایسی نماز قرآنی کا اپنی امت کے لئے نیک نمونہ بموجب حکم ربانی یعنے (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) کے ہو (ترجمہ۔ یعنے رسول تمہارے لئے نیک نمونہ ہیں) بنو۔

مولوی صاحب۔ (کچھ دیر کیلئے خاموش ہو کر) پھر ایک آیت کو تلاوت کر کے جس کو مولوی چکڑالوی نے نماز میں شامل کیا ہے کہا کہ بموجب اس آیت شریفہ جس کو میں نے تلاوت کیا۔

میں۔ مولانا صاحب! اس آیت شریفہ سے یہ بات تو خوب بین طور پر ثابت ہو گئی کہ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو جسکا صدقہ تم کو جنت ہے لیکن ہنوز یہ ثابت نہیں ہوا کہ تم اسکو نماز میں پڑھ لیا کرو اور یہ بھی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم ایزدی پڑھی تھی۔

مولوی صاحب۔ سنو! میں آپکو تبلاؤں۔ نماز کے معنے رکوع وسجود وقیام وغیرہ کے ہیں۔

میں۔ مولوی صاحب قطع کلام۔ آپنے جو نماز کے معنے رکوع وسجود وقیام وغیرہ کے تبلائے ابھی مجھ کو اوس میں اعتراض ہے۔

میں۔ اونہیں خیال دیکھو۔ دیکھو تعریف معنی صفت اور معنے تعریف۔ اچھا اسیطرح نماز معنے رکوع وسجود وقیام اور رکوع معنے نماز وسجود معنے نماز اور قیام معنے نماز وغیرہ وغیرہ ہوئے۔ یا یوں سمجھو گا کہ انسان معنے ٹخنہ۔ کلائی۔ اونگلی۔ ایڑی وغیرہ وغیرہ۔ جناب مولانا صاحب میرے ناقص علم میں یہ معنے نماز کے نہیں ہوئے کیونکہ رکوع وسجود وقیام وغیرہ جزو نماز ہیں جیسے کہ انسان کے اجزا ٹخنہ۔ کلائی۔ اونگلی وغیرہ ہیں۔

عبد الصمد خان۔ (مجھ سے مخاطب ہو کر) کچھ تم میں عقل بھی ہے دیکھو یہ جو سامنے گاڑی کھڑی ہے جبتک اس میں سب چیزیں نہوں اوس کو گاڑی کیسے کہہ سکتے ہیں

AsliAhleSunnet.com

میں ـ بے شک ـ لیکن جب اس گاڑی کے پہیے کو علیحدہ کر کے کھڑا کر دیں تو کیا اس کو بھی گاڑی ہی کہیں گے

خان صاحب مذکور ـ نہیں سب کو ـ

میں ـ پھر جب آپ نہیں جانتے تو خاموش ہی رہیے میں نے تو پیشتر ہی ٹھہرا لیا ہے کہ کوئی صاحب درمیان گفتگو نہ بولیں ـ ہاں مولوی صاحب کو چاہیئے کہ جو میرا اعتراض ہے اوسکو اچھی طرح سمجھکر تسلی کریں ـ قرآن شریف میں دکھلا دیں ایسی کمزور مثالوں سے کیا ہوتا ہے ـ

مولوی صاحب ـ عزیز من! قرآن شریف میں ہم آپکے سوال کے مطابق اس طرح یکجائی طور پر ثابت نہیں کر سکتے ہاں اوس کو قرینہ وقیاس سے جانتے ہیں کہ نمازی میں اوس کو پڑھنا چاہیے ـ

میں ـ تو اس طرح ہماری تسلی نہیں ہو سکتی ـ

عبداللہ خان وحید و خان ـ اچھا تو اب کچھ اور دریافت کرو ـ

میں ـ اں مولوی صاحب یہ تو اور بتلایئے کہ ہم مردہ کو کس طرح غسل دیں اور کیسے کفن سے اوسکو ملبوس کریں اور کونسے رخ دفن کریں ـ

مولوی صاحب ـ جو قدرتی انسان کی فطرت ہے اسی طرح کیا کرو

میں ـ مولوی صاحب ذرا قرآن شریف سے ثابت کیجیئے گا کہ حکم خداوند تعالےٰ کا ہے کہ اے لوگو! تم فطرت پر چلو اول تو یہی بتلایئے کہ فطرت کس کو کہتے ہیں اور اس کے کیا معنے ہیں خاکسار کی ناقص تحقیق میں فطرت کے معنے پیدائش کے ہیں اور جب انسان پیدا ہوتا ہے تو بالکل ننگا پیدا ہوتا ہے تو کیا اس کو ننگا ہی کر دیا کریں اور اوس کو غسل وکفن کچھ نہ دیں اور جب مرضی اپنی اوس کو کسی رخ دفن بھی کر دیا کریں ـ

مولوی صاحب ـ میں تو آپ سے کہہ چکا کہ فطرت پر چلنا چاہیئے جب آپ نہیں مانتے تو آپ کو اختیار ہے جس طرح مزاج میں آئے اوسی طرح اوس کے ساتھ سلوک ہو ـ

میں ـ مولانا صاحب! اس کو آپ قرآن شریف سے ثابت نہیں کر سکتے ہیں تو ہم خود ہی سمجھ رہے ہیں

غرض ـ اتنے میں پھر لوگوں نے کہا کہ اب بہت سی چھیڑ چھاڑ مت کرو کیونکہ مولانا صاحب اس کو سمجھا نہیں سکتے ـ لہٰذا میں خاموش ہو گیا اور جلسہ برخاست ہوا اور دوسرے روز جناب مولانا صاحب کا کوچ ہوا ـ

راقم محمد فیاض الدین ولد حکیم محمد ریاض الدین زمیندار موضع گوراسئی

دعوت ختنہ

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۵ جنوری سنہ رواں کے صفحہ ۳ میں

ایک مضمون بہ سرخی تعاقب بابت عدم جواز دعوت ختنہ دیکھا ـ مضمون نگار نے عدم جواز میں ایک ضعیف حدیث کو معرض استدلال میں پیش کر کے اوس کو قیاس محدثین پر مقدم گردانا ہے ـ لیکن افسوس کہ مستدل کو قیاس محدثین کے ماخذ سے واقفیت نہیں ورنہ شاید وہ اس تاویل پر اقدام نہ کرتے ـ محدثین نے جو آٹھ قسم کی اجابت دعوت کو جائز بتلایا ہے جس میں سے ایک دعوت اعذار (ختنہ) بھی ہے اوس کا ماخذ ایک موقوف روایت ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ادب المفرد میں روایت کیا ہے اور پیشتر باب یوں منعقد فرمایا ہے باب الدعوۃ فی الختان جس سے امام بخاری کا مسلک بھی جواز کا ثابت ہوتا ہے ـ آگے اثر نقل کرتے ہیں حدثنا زکریا بن یحیٰی قال حدثنا ابو اسامۃ عن عمر بن حمزۃ قال حدثنی سالم قال ختنی ابن عمر انا ونعیم فذبح علینا کبشا فلقد رأیتنا وانا لنجذل بہ علی الصبیان ان ذبح عنا کبشا (ادب المفرد صفحہ ۱۸۱) امام بخاری رح فرماتے ہیں کہ ہم کو زکریا بن یحیٰی (بن صالح بن سلیمان بن سطر البلخی) نے حدیث بیان کیا ـ (اور زکریا ثقہ وحافظ ہیں ملاحظہ ہو تقریب) زکریا کہتے ہیں ہم کو ابو اسامہ (ثقہ) نے حدیث بیان کیا وہ عمر بن حمزہ سے روایت کرتے ہیں (عمر بن حمزہ پر گو کلام کیا گیا ہے لیکن میزان میں ہے کہ امام مسلم نے ان سے حجت پکڑی ہے اور تہذیب میں ہے اخرج الحاکم حدیثہ وقال احادیثہ کلہا مستقیمۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابن عدی ھو ممن یکتب حدیثہ (جرح) یعنی امام حاکم نے ان کی کل حدیثوں کو مستقیم کہا ہے اور ابن حبان نے انکو ثقات میں ذکر کیا ہے اور ابن عدی نے ان کی حدیث کو قابل کتابت کہا ہے ـ فی الجملہ ان کی حدیثیں مستقیم اور حجت ہیں) عمر بن حمزہ نے کہا مجھکو میرے چچا سالم بن ابن عمر نے حدیث بیان کیا کہ میرے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضہ نے میرا اور نعیم کا ختنہ کیا پس اونہوں نے ایک دنبہ ذبح کیا (دعوت احباب کے لئے) پس ہم لوگ اور لڑکوں پر خوشی کرتے تھے کہ ہمارے ختنہ میں دنبہ ذبح ہوا ہے انتہٰی محدثین نے اسی وجہ سے دعوت ختان کو جائز کہا ہے ـ قاضی شوکانی نے خود لا نافی الختان والی حدیث بطریق معارضہ کے یہ کہا ہے وقد قدمنا ان مذھب الجمھور من الصحابۃ والتابعین وجوب الاجابۃ الی سائر الولائم وھی علی ما ذکرہ القاضی والنووی ثمان الاعذار للختان الخ (نیل صفحہ ۱۰۵ جز ۶) یعنے تمام دعوتوں کا قبول کرنا جمہور صحابہ وتابعین کا مذہب ہے جس کی محدثین نے آٹھ قسمیں کی ہیں ـ جن میں پہلی دعوت ختنہ ہے ـ اگر یہ کہا جاوے کہ اس دعوت ختنہ کا ثبوت اور اس کی اجابت کا حکم آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول نہیں لہٰذا ناجائز ہے تو میں کہوں گا کہ یہ دلیل عدم جواز کی باطل ہے اس لئے کہ آپ سے ممانعت بھی ثابت نہیں ـ پس یہ زمان نبوی ذرو نی ما ترکتکم اور ما سکت عنہ فھو عفو میں داخل ہے ـ لہٰذا مولانا ثناء اللہ صاحب کا جواز دعوت ختنہ کا فتوے دینا صحیح ہے ـ والعلم عند اللہ ـ

لڑکی والے کا نقدی لینا

دوسرا تعاقب جو اوسی اخبار کے صفحہ ۳ میں لڑکی والے کے نقدی لینے کے جواز پر ہے وہ میرے خیال میں بہت ٹھیک ہے اس لئے کہ یا امر واقعی ہے کہ لڑکی والے پر شارع نے کوئی خرچ نہیں رکھا تو اوس پر بار اخراجات کیسا! جس کی وجہ سے وہ نقدی لیوے باقی رہا مہر وہ عورت کا حق ہے ـ اصل میں تو سارا خرچ لڑکے والے پر ہے ـ قرآن مجید بھی یہی فرماتا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (سورہ نساء) یعنے مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس سے کہ خدا نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے اور مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں یعنی عورتوں پر کوئی خرچ نہیں رکھا گیا اور آجکل چونکہ لڑکی

کی طرف سے سارا خرچ ہوتا ہے اسی نے آجکل عورتیں مردوں پر حاکم ہوگئیں۔ یہ نتیجہ ہوا قرآن مجید کے خلاف کرنے کا۔ انا للہ محمد ابوالقاسم البنارسی۔

ایک اور

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل دام مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھکو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۵۔ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ نمبر ۳۷۔ ایک لائق دوست سے ملا جس میں تعاقب بر دعوت ختنہ مذکور تھا پڑھکر ارادہ ہوا کہ اس کا جواب دوں مگر جواب میں بہت تاخیر ہوئی چونکہ چند کاموں میں مشغول ہوگیا خیر اب امید کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرماکر اس مضمون کو شائع فرمادینگے۔ سوال یہ تھا کہ دعوت ختنہ جو دھوم دھام سے ہوتی ہے اوس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں جس کا جواب مولانا نے دعوت مستحبہ کے تحت میں داخل کرتے ہوئے جواز کا دیا تھا جس پر مولوی اسحاق صاحب نے تعاقب کیا اور جواز کے نفی ثابت کرنے کی غرض سے ایک اثر (جس کو بار بار حدیث بھی لکھا ہے) پیش کی ہے اس وقت تھوڑی بحث اس اثر پر میں لکھتا ہوں وہ اثر پیش کردہ مولوی اسحٰق صاحب یہ ہے باب ما جاء فی اجابۃ دعوۃ الختان عن الحسن قال دعی عثمان ابن العاص الی ختان فابی ان یجیب فقیل لہ فقال انا کنا لا ناتی علی عہد رسول صلعم ولا ندعی لہ۔ اس اثر میں اون کی انکار کی بنا صرف یہی معلوم ہوتی ہے کہ ان کے علم میں دعوت ختنہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہوتی تھی اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ نئی بات ہے اسی بنا پر ان کا انکار رہے۔ مگر اب میں بھی اس وقت ایک اثر ادب المفرد سے نقل کرتا ہوں جس سے اس قدر پتہ چلیگا کہ دعوت ختنہ ہوتی تھی۔ ادب المفرد صفحہ ۱۸۱ میں ہے باب الدعوۃ فی الختان عن عمر ابن حمزۃ قال حدثنی سالم قال ختننی ابن عمر انا ونعیم فذبح کبشا فلقد رأیتنا وانا لنجذل بہ علی الصبیان ان ذبح عنا کبشا۔ اس اثر سے یہ بات اچھی طرح ظاہر ہے کہ دعوت ختنہ ہوتا تھا کیونکہ لڑکوں پر اسی ختنہ کی وجہ سے فخر کرتے تھے بلاؤ ازیں اکثر محدثین وخصوصاً امام بخاری رحمہ کا دستور ہے کہ ترجمہ باب کو بمنزلہ سوال قرار دیتے ہیں اور مطابقت ترجمہ میں جو حدیث لاتے ہیں وہ جواب ہوتا ہے ترجمہ باب میں سوال ہے دعوت ختنہ سے اور جواب میں یہ دکھلایا ہے کہ کبش ذبح ہوا تھا اسی سے پتہ چلتا ہے کہ دعوت ختنہ بھی ہوتا تھا چنانچہ امام بخاری رحمہ کا رجحان بھی اثبات دعوت ختان کی طرف سیاق معلوم وظاہر ہوتا ہے۔

اب میں دو حدیثیں نقل کرتا ہوں اوس کے بعد لغت سے بحث کرتا ہوں نیل الاوطار صفحہ ۹۵ میں ہے ج ۱ وفی روایۃ اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیأتہا متفق علیہ اس میں حکم ہے کہ جب کوئی ولیمہ میں بلاوے تو شریک ہونا واجب ہے جیسا کہ صیغہ امر وجوب پر دال ہے نیز وفی لفظ من دعی الی عرس اونحوہ فلیجب رواہ مسلم وابوداؤد یعنے جب بلایا جاوے تم میں سے کوئی دعوت عرس میں یا اس کے علاوہ میں تو واجب ہے شریک ہونا اس میں بھی صیغہ امر ہے جس سے وجوب اظہر من الشمس ہے۔ معزز ناظرین ولیمہ کا وجوب توخوب ہی ظاہر وثابت ہوا اب میں ولیمہ کے معنے پر بحث کرتا ہوں ملاحظہ ہو نیل الاوطار صفحہ ۱ میں ہے وقد قدمنا ان مذہب الجمہور من الصحابۃ والتابعین وجوب الاجابۃ الی سائر الولائم دہی علی ما ذکرہ القاضی عیاض والنووی۔ ثمان الاعذار بعین مہملۃ وذال معجمۃ للختان مذہب جمہور صحابہ وتابعین کا ہے کہ واجب ہے شریک ہونا تمام ولیموں میں اور ولیمہ کے آٹھ معنے ہیں جس کو قاضی عیاض ونووی نے بیان کیا ہے۔ پہلا اعذار ہے جو دعوت کے ختنہ کی ہو۔ قال ابن العرابی وتقع علی کل طعام لتخذ لسرور۔ یعنے ولیمہ کا اطلاق ہوتا ہے ہر کھانے پر جو خوشی کے لئے ہووے۔ مجمع البحار میں طیبی رحمہ کا قول نقل کیا ہے تقع علی طعام تخذ لسرور۔ معزز ناظرین جس طرح ولیمہ میں شریک ہونا واجب ہے جیسا کہ ثابت کیا گیا اوسی طرح دعوت ختنہ میں بھی شریک ہونا واجب ہے کیونکہ مطلق ولیمہ کے تحت میں دعوت ختنہ بھی داخل ہے جیسا کہ قاضی عیاض اور امام نووی وابن الاعرابی وطیبی کے اقوال سے ظاہر ہے اب مولوی صاحب غور فرمادیں اور انکا چھوڑتے ہوئے جواز بلکہ وجوب کے قائل ہوں فانہم فانہ مشکل

میرا ارادہ تھا کہ مولوی اسحاق صاحب کی پوری تحریر کا جواب اور اون ہی کے پیش کردہ مضمونوں سے جواز ثابت کردوں مگر صرف طوالت کے خیال کو چھوڑتا ہوں اور غالباً ناظرین نے خود سمجھ لیا ہوگا امید کہ ناظرین اس خاکسار وجملہ مسلمانوں کو نیک وسیدھے راستہ پر چلنے کے لئے۔ دعا فرماوینگے۔

خادم المسلمین عبدالواسع عفی عنہ از آرہ۔

کیا صاحب دختر نقدی لے سکتا ہے؟

مورخہ ۱۲ جولائی اخبار اہلحدیث میں جناب مولوی احسان العلیم صاحب دنیا چوری متیم دہلی نے لڑکی والے لڑکے والے کو شادی کے اخراجات نقدی لینے کے مسئلہ پر تعاقب کیا لیکن اہلحدیث نے جواب صحیح نہیں فرمایا اور تحت میں تعاقب کے تحریر فرمائے کہ "اہل علم بھی رائے زنی کریں تو وسیع کیجائیگی" بنا بریں خدمات میں اہل علم کے خصوصاً جناب حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی وحافظ عبداللہ صاحب محدث غازیپوری ومولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی ومولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کے بندہ کا عرض ہے کہ ضرور بالضرور اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں تاکہ حد تک پہونچ جائے کیونکہ ہمارے دیار میں اس مسئلہ کی اشد ضرورت ہے اور بعض بعض علما اس دیار کے لڑکے والے سے اخراجات شادی نقد لینے کو جائز رکھتے ہیں اور دلیل کے لئے اس آیت کریمہ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ الخ اور فعل علی بن حسین اور مسروق کا پیش کرتے ہیں چنانچہ عون المعبود میں ہے روی عن علی بن الحسین انہ زوج ابنتہ رجلا فاشترط لنفسہ مالاً۔ وعن مسروق انہ زوج ابنتہ رجلا واشترط لنفسہ عشرۃ الاف درہم

راقم محمد ادریس عفی عنہ ساکن باخدیب پور ضلع راجشاہی۔

AsliAhleSunnet.com

جواب تعاقب

جناب اڈیٹر صاحب
السلام علیکم۔

سطور مندرجہ ذیل کو اخبار اہلحدیث کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرمائیے۔ اہلحدیث ۲۵ رجب میں ایک مضمون مولوی احسان علی صاحب کا نظر سے گذرا جس میں فاضل مضمون نگار نے مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اڈیٹر اہلحدیث پر تعاقب کیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ تھا کہ لڑکی کا باپ اگر بوجہ مفلسی کے اخراجات عقد کی غرض سے لڑکے والے سے لے تو جائز ہے یا نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواب دیا تھا کہ جائز ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض سے پہلے مہر لے لیا تھا اس پر مولوی احسان علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مہر دلوایا تھا خاص لینے یا شادی کے اخراجات کے لئے کچھ نہیں لیا تھا نہ اس کا کہیں ثبوت ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس وقت آپکا (یعنے مولوی ثناء اللہ صاحب کا) جواب موافق سوال کے نہیں بالکل غلط ہے۔ بلکہ یہ جواب سوال کے مطابق ہو اس وجہ سے کہ سوال تو صرف یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں اخذ جائز ہے یا نہیں جواب بالاختصار یہ ہے کہ جائز ہے۔ اس جواب کا سوال کے مطابق ہونا اجلی بدیہیات سے ہے محتاج دلیل تو کجا محتاج تنبیہ بھی نہیں۔ ان مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو دلیل پیش کی ہے وہ البتہ مثبت مطلوب نہیں کیونکہ سوال اس مال کی نسبت ہے جو مہر کے علاوہ ہے اور حدیث سے اخذ مہر ثابت ہوا اب رہی یہ بحث کہ در اصل جواب صحیح ہے یا نہیں میرے نزدیک جواب بہت صحیح ہے۔ معترض کا یہ کہنا کہ شادی کے اخراجات یا خاص لینے خرچ کے لئے لینے کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ معترض کے تساہل و تسامح کا بین ثبوت ہے۔ وہی ابوداؤد شریف کا صفحہ ۲۰۲ جہاں سے معترض نے حضرت ابن عباس رض کی روایت نقل کی ہے ملاحظہ ہو۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول صلے اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ۔ قال الشارح رحمہ اللہ وقال فی السبل الحباء والعطیۃ للغیر او للزوج زائد اً علی مھرھا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ باپ کو عطیہ لینا جائز ہے۔ گو یہ بھی معلوم ہوا کہ باپ اس کا مالک نہیں ہو سکتا بلکہ وہ لڑکی کی ملک ہو۔ مگر یہ مجیب کے واسطے مضر نہیں۔ کیونکہ سوال لینے کا ہے تملک کا نہیں علاوہ ازیں بحکم انت ومالک لابیک ونیز بحکم واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ۔ باپ کو اپنی ضروریات میں بھی صرف کرنا جائز ہے۔ معترض نے لکھا ہے کہ جب شارع نے لڑکی والے پر کوئی خرچ نہیں رکھا تو پھر اخراجات کے لئے نقدی لینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں کہ شارع کے خرچ نہ مقرر کرنے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ خرچ کے لئے لینا ہی جائز نہیں۔ اخراجات شادی تین قسم کے ہیں۔ مامورہ و ممنوعہ و مباح۔ قسم اول کے اخراجات کے واسطے لینا متحقق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لڑکی والے حسب ادعائے معترض اس خرچ سے بری ہیں۔ دوسری قسم کے اخراجات کیواسطے لینا ممنوع ہو گا۔ کیونکہ ممنوع کام کے لئے لینا اور دینا ناجائز ہے تیسرے قسم کے اخراجات کیلئے مباح ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ نہ شارع نے کہیں اس کی ممانعت کی۔ معترض لکھتے ہیں یہ مالیس منہ فھو رد کے مصداق ہے۔ میں کہتا ہوں یہ اس وقت میں مالیس منا فھو رد کا مصداق ہو گا جب کہ اس کو امر شرعی کہا جاوے اور اوس کے فعل میں کسی قسم کی ثواب کی امید رکھی جاوے واذ لیس فلیس۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

عبد الغفار بجواوی مقیم حال صبوارہ ضلع اعظم گڈھ

ناطہ پر کچھ لینا

اس پر اہلحدیث ۲۱ جون کے کالم فتاویٰ میں ایک سوال وجواب شائع ہوا ۱۱ و ۱۲ جولائی کے پرچے میں ایک صاحب نے اس پر تعاقب فرمایا ہے۔ میری ناچیز سمجھ میں دل کا ناکح سے کچھ شرط کر کے خود لینا تو سنت سے قطعاً ثابت نہیں ہاں مہر لڑکی کا حق ہے اس کی اجازت متصور ہو تو بحکم انت ومالک لابیک مباح ہو گا یا ناکح بطور صلہ کچھ نوازش کرے تو اس میں بھی بوجوہ ذیل شبہ نہیں ہے (۱) حضور نبوی کا ارشاد ہے احق ما یکرم علیہ الرجل ابنتہ واختہ۔ رواہ الخمسۃ الا الترمذی۔ یعنے جب بڑھکر آدمی کو عزت افزائی کا استحقاق لڑکی یا ہمشیرہ سے حاصل ہوتا ہے (۲) ابن عمر رض سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ماموں قدامہ بن مظعون سے ان کی بھتیجی کی بابت درخواست کی جو انہوں نے منظور کر کے نکاح دیدیا مگر مغیرہ بن شعبہ رض نے لڑکی کی ماں کو مال طمع دلایا لڑکی بھی ماں کی مرضی پر ہو کر مجھ سے انکاری ہو گئی اس لئے حضرت رض نے میرا نکاح روا نہ رکھا اور ان لوگوں نے اسی مغیرہ سے کر دیا (روایت کیا اسے احمد و دارقطنی نے کذا فی المنتقیٰ) اس سے ناطہ داروں کو طمع طماعت دینا جائز معلوم ہوتا ہے۔ (۳) نسائی میں ایک لڑکی کے بلا رضا نکاح کا ان الفاظ میں شکوہ مروی ہے کہ میرے باپ نے اپنی خست رفع کرنے کو کر دیا۔ لیرفع خسیسۃ آخر پھر وہ راضی ہو گئی اور نکاح وہی رہا یہ رفع خست بھی حظ دنیاوی کی طرف عاید معلوم ہوتا ہے کیونکہ سگے بھتیجے سے کیا تھا اور کونسی برتری متصور ہے (۴) شعیب ع نے موسیٰ ع کو آٹھ دس سال تک اجیر رکھکر نکاح دیا تھا اس سے بھی اپنا مفاد حاصل کرنا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سابقہ شریعت کا کوئی کہیں نسخ ثابت نہیں ہے واللہ اعلم ہاں اتنا یاد رہے کہ ناچاری کی صورتوں کے علاوہ ایسا عام طریقہ مہر لینا جیسا کہ ہر کہ ومہ کا بلا استثناء امیر و غریب عام دستور ہو گیا ہے اسلامی مروت کے اصول سے بالکل منافی ہے عموماً خدمت پیشہ لوگوں کا حق الخدمت دینے سے یہاں تک ملتوی رکھا جاتا ہے کہ جب کوئی شادی کا موقع ہوا انہیں سیر کر دیا لڑکے کی شادی ہوئی تو خود بیوی کی آمدن سے دیتے ہیں اور لڑکی کا ناطہ دیتا ہو تو عمر بھر اپنے گھر بھر کے سر منڈاتے رہنے کا حق حجام اور حاجات صدوں کو دوڑاتے رہنے کا حق سمی مثلاً سب انگلیوں پر ڈالا جاتا ہے جو عام رواج اور غرض مندانہ بنا پر طوعاً دیجاتے ہیں گو کچھ ٹھیک تو نہیں ہے خیر القرون میں ایسا کوئی دستور نہ تھا واللہ اعلم۔ ابو داؤد عبد الصمد عفی عنہ۔

مدرسہ محمدیہ مرادآباد

مرادآباد میں چند افراد اہلحدیث ہیں غریب مگر دل کے حوصلہ مند۔ اس غریبی کی حالت میں اُنہوں نے ایک مدرسہ محمدیہ جاری کر رکھا ہے جس میں بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا ہے لیکن انصار و مددگار کی قلت سے مدرسہ کی بنا مضبوط نہیں ہونے پائی۔ جناب مولانا محمد عرفان صاحب نے مدرسہ مذکورہ کا معائنہ کر کے رائے لکھی ہے جو درج ذیل ہے امید ہے باہمت اصحاب اس مدرسہ کی طرف بھی خیال رکھیں گے۔ سید عرفان صاحب لکھتے ہیں:۔

خاکسار نے مدرسہ کو دیکھا بہت اچھا انتظام پایا لڑکوں کو قرآن پڑھایا جاتا ہے اور مسائل دین کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ عصر کے وقت میں نے دیکھا کہ لڑکوں کی جماعت ہو رہی تھی ایک لڑکا امام تھا ارکان ظاہری رکوع سجود و قومہ و جلسہ بہت اچھی طرح ادا کر رہا تھا سال بھر سے مدرسہ جاری ہوا ہے سب علوم دینی پڑھانے کی نیت ہے لڑکوں سے فیس بھی نہیں محض للّٰہیت پر اس مدرسہ کی بنا ہے مگر آمدنی بہت ہی کم ہے اہل دولت و اہل خیر کو چاہئے کہ جہاں سے اور امور خیر میں اپنا پاک مال صرف کرتے ہیں اس مدرسہ کی اعانت میں بھی کریں کہ انشاءاللہ موجب ثواب ہے اجر اخروی اور نیکنامی دنیا ہے ضرور کچھ حصہ اپنا مال صالح کا خرچ کیا کریں اللہ تعالےٰ اپنے نیک بندوں کو اس مدرسہ کی اعانت کی توفیق دیوے۔ آمین۔ محمد عرفان نواسہ حضرت سید احمد صاحب غازی بریلوی مقیم حال ٹونک۔

پتہ امداد:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ مرادآباد محلہ بھٹی۔

انجمن نعمانیہ لاہور

اہل اسلام پنجاب بالخصوص اس سے آگاہ اور باخبر ہیں کہ انجمن نعمانیہ لاہور ایک اسلامی انجمن بہت عرصہ سے قائم ہے اور ایسی انجمنوں کا یہی فرض ہوتا ہے کہ اسلامی احکام کی اشاعت اور اہل اسلام کی علمی اور مذہبی اعانت اور مخالفین اسلام کے حملوں اور بے جا اعتراضات کی مدافعت بخوبی ہوتی رہے اس بنا پر ہم کو بہت افسوس اور حیرت سے ایک امر ضروری اسلامی کے اظہار کی جرأت ہوئی امید ہے کہ انجمن نعمانیہ کے جملہ ممبران ناظرین و عہدہ داران معززین اپنا فرض منصبی تصور فرما کر غور و تدبر سے کام لیں گے۔ واضح ہو کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی امی امام خاتم النبیین مخلوق کے لئے باعث رحمت رب العالمین ہیں اور آپ کی اطاعت جو منجانب اللہ تعالےٰ ایسی فرض ہے کہ بغیر اوس کے آدمی مسلمان اور اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا ہے باوجود اس کے اہل اسلام میں اصول اسلام پر باہمی نزاع و اختلاف اس قدر ہے کہ بجائے حکم باریتعالےٰ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا یعنے تم سب اللہ کے قانون کو باتفاق بلا خلاف مضبوط پکڑو اب یہ ہو رہا ہے کہ اپنی اپنی رائے کو حجت و دلیل بنا کر اسلام کا اصول سمجھ لیا ہے حالانکہ حکم یہ ہے کہ اپنے معاملات اور جھگڑوں میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حَکَم بنایا جائے اور جو کچھ حضور فرمادیں اوس پر استقامت کی جاوے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے (اے نبی) تیرے پروردگار کی قسم ہے تیری امت کے لوگ ایمان والے نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو اپنا حَکَم اور منصف نہ مان لیں پھر تیرے فیصلہ پا اون کے جی میں کچھ برائی نہ آوے اور بلاتردد تسلیم کر لیا کریں۔

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ایمان کا بچاؤ اس میں ہے کہ جو فیصلہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو اوس پر امت کو بلاتردد پابند اور کاربند رہنا چاہئے دیانت اسکی مقتضی ہے کہ امر دین میں اپنی رائے اور قیاس کو اللہ تعالےٰ کے فرمان پر پیش کر دیا جائے اور جب اپنی خطا و قصور معلوم ہو فوراً اوس سے رجوع کر لیا جائے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے دوسرے مقام پر ایمان والوں کی یہ علامت فرمائی ہے وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ یعنے جب اون کو اپنے گناہ و خطا کا علم ہو جاتا ہے تو وہ لوگ اوس پر سینہ زوری اور ہٹ دھرمی نہیں کیا کرتے۔ کلام اللہ نے تمام امور کی ذمہ داری لی ہے شرط یہی ہے کہ دیانت و اطاعت ہو قرآن کریم پر غور کر کے اور اپنے مذہب اور خیال کو اوس پر پیش کر کے حکم رب العالمین جو معرفت خاتم النبیین ہم کو پہونچا ہے حاصل کریں اور مستحق فلاح دارین ہوں اس قدر تحریر پر توجہ سے دیانت کے ساتھ نظر ڈال کر بحکم رب العالمین تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ یعنے آؤ اوس بات پر فیصلہ کر لیں جس کو ہم تم سب مانتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا طریق و اصول مناظرہ با فیصلہ ہوگا۔

مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب نے انجمن نعمانیہ کو مخاطب کر کے اس امر کا فیصلہ کرنا چاہا تھا کہ حضور سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ عالم الغیب ہیں یا نہ اوس پر دیگر معززین برادران اہل اسلام نے بھی بہت کچھ سعی کی مگر انجمن مذکور نے اس امر مہتم بالشان کو طے نہ فرمایا نہ کسیکو اپنا مناظر گردانا نہ اس مسئلہ کو تحریری طور پر صاف کرنے کا وعدہ کیا۔ کیا ممبران انجمن نعمانیہ اس امر کو اسلام کا اصول اور عقیدہ کا عمود خیال نہیں فرماتے کیونکہ ایسا اغماض و اعراض ایسی وجوہ سے ہوتا ہے کہ فضول و لغو خیال کر کے تضیع اوقات خیال کیا گیا یا یہ کہ دوسروں کو اپنا مخاطب صحیح نہ سمجھا۔ یا یہ کہ ایسا دعوےٰ مداہنت کسی مصلحت سے کیا گیا ہے ورنہ اہل اسلام کا ایک ہی اصول ہے کہ علام الغیوب اور عندہ مفاتح الغیب وہی پروردگار ذوالجلال والاکرام ہے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو صفات باری میں شامل کرنا شرک ہے غرض یہ ہے کہ صفات باری تعالےٰ کا علم اور اوسکی اشاعت انجمن اسلامی کا پہلا منصب ہے۔ دوم یہ کہ سوائے اہلحدیث کی جماعت کے مخاطب صحیح کون ہو سکتا ہے جن کا مذہب یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حکم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے سامنے تمام دنیا کی نہیں مانتے جو اصل دین مستقیم ہے جس سے کوئی فرقہ اسلامی بعد واقفیت کے انکار نہیں کر سکتا۔ سوم یہ کہ ایسے

دعاوی کی صداقت فساد و شرک پر مبنی ہے کسیطرح صفات باری تعالےٰ اور صفات رسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اختفاء یا اختلاط جائز نہیں ہو سکتا۔ بدینوجوہ ہمکو امید ہے ناظرین انصاف پسند اس مسئلہ پر غور کر کے یقین کریں گے کہ علم غیب کس کے لئے ہے اور سوائے خدا کے دوسروں کو انبیاء ہوں یا اولیاء حاصل ہے یا نہ اور اس کی ضرورت بھی ہے یا دوسروں کے لئے غیر ضروری ہے۔ اگر یہ سمجھا گیا ہے کہ جو کچھ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا ہے وہ سب غیب سے تعلق رکھتا ہے تو اس بناء پر امید ہے دونوں فریق میں بہت جلد فیصلہ ہو جاویگا کیونکہ کلام اللہ میں اس کا اصل مسئلہ مذکور ہے اور کلام اللہ دونوں فریق کا مسلم ہے جسکا ہم اشارہ کر چکے ہیں فرمایا تعالےٰ نے فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی اللہ تعالےٰ اپنے غیب کی باتوں پر کسیکو مطلع نہیں کرتا مگر جس کو رسول بنا کر پسند کرلے۔

اس سے صاف ظاہر ہوا کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس امر میں اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں کہ جو امر قابل اطلاع ولائق منصب رسالت ہو اوس پر اللہ تعالےٰ جب تک انکو واقف نہ فرمائے وہ بے خبر اور لاعلم رہتے ہیں جو عالم الغیب ہونے کے منافی ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا یعنے (اے محمد) کہدے میں نہیں جانتا جو کچھ تم وعدہ دیئے جاتے ہو وہ قریب ہو یا اللہ تعالےٰ اوس کے لئے زمانہ طویل کریگا اس کے لئے ضروری امر یہ ہے کہ منصب رسالت کی ماہیت اور حقیقت کو پورے طور پر معلوم کر کے جملہ احکام اوس پر مرتب کئے جائیں اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ اس کی تفصیل کی جاوے گی اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو عموماً اور اہل انجمن نعمانیہ کو خصوصاً توفیق عنایت فرمائے کہ اپنے سب اختلافات کو قانون الٰہی پر پیش کر کے فیصلہ کیا کریں والحمد للہ رب العالمین۔

راقم عاجز عبید الرحمان کفاہ المنان (بحالت سفر) مقیم دہلی پھاٹک حبش خان۔ (سفیر اہلحدیث کانفرنس)

تنقیح امامت قادیانی

ایک زمانہ سے مسئلہ امامت

واقتدار قادیانی میں حضرات علمائے کرام کی خامہ فرسائی و معرکہ آرائی اخبار اہلحدیث میں دیکھکر مجھکو بھی اس میدان میں قدم رکھنے و تحقیق وطبع آزمائی کرنے کی دلیری و جرأت ہوئی[1] ہے

بگفتا گرچہ من کاسہ قماشم
کہ در سلک خریدارش باشم

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

امید کہ مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث دام فیوضہ میری ناقص تحریر کو بھی اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں درج ہونے کی عزت بخشیں۔

اس مسئلہ میں دو امر تنقیح طلب ہیں اور انہی کے فیصلہ سے اس مسئلہ کا فیصلہ ہے

امر اول:۔ امامت نماز کے لئے اسلام شرط ہے یا نہیں ؟۔

امر دوم۔ مذہب قادیانی دائرہ اسلام میں داخل ہے یا خارج ؟

امر اول:۔ یہ تو ظاہر ہے کہ امامت نماز میں اسلام شرط ضروری ہے[2]۔ بایں ہمہ بنظر مزید تشفی شہادات ذیل ہدیہ ناظرین ہیں اِرْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ای کونوا مع المؤمنین فی احسن اعمالھم وھو الصلوٰۃ عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع لان صلوٰۃ الیھود لیس فیھا رکوع[3] (قرآن مجید مع تفسیر جامع) خلاصہ مطلب یہ ہے کہ رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو یعنے مسلمانوں کے ساتھ اُن کے سب سے اچھے کام میں کہ وہ نماز ہے شریک رہو۔ یہودیوں کی نماز سے ممتاز ہونے کے لئے آیت کریمہ (اِرْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ) میں لفظ رکوع اطلاق کیا گیا اور اوس سے نماز مراد لی گئی "عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع احترازاً عن صلوٰۃ الیھود" (تفسیر بیضاوی) اس تفسیر کا مطلب وہی ہے کہ آیت کریمہ مرقومہ میں لفظ رکوع اطلاق کیا گیا اور اوس سے نماز مراد لی گئی۔ نماز گذارید بار کوع کنندگان یعنے بجماعت مسلمانان (تفسیر حسینی) ان تینوں تفسیروں سے معلوم ہوا کہ آیت کریمہ (اِرْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ) میں مقصود شارع یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ المکتوبۃ واجبۃ خلف کل مسلم براً کان او فاجراً[4] (سنن ابی داؤد) اس حدیث سے بخوبی ظاہر ہوا کہ نماز فرض مسلمانوں کے پیچھے پڑھو۔ امام اعتقاد و اصول اسلام کے ساتھ رکھتا ہو اگر عمل میں نقص واقع ہونے سے فاجر ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراءکم (سنن ابی داؤد) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نیکوکار اذان دیں اور تمہارے قرآن جاننے والے امامت کریں۔ اس جگہ پر اضافت قراء بجانب کم صاف بتا رہی ہے کہ امام اسلامی جماعت کا ہو مسلمانوں کا ہم مذہب و ہم مشرب ہو[5] کم از کم اصول اسلام میں متفق ہو دیکھئے شیخ مشائخ الاسلام علامہ منصور بن ادریس حنبلی نے کشاف القناع عن متن الاقناع میں

---

[1] غنیمت ہو کہ عرصہ بعیدہ کے بعد آپکو بھی خیال آیا (اہلحدیث)

[2] یہ عجیب مناظرہ ہے جو بات تفصیل یا دلیل طلب ہو اسکو مجمل مسلم کہا جاتا ہے۔ لفظ اسلام کے دو معنے ہیں حقیقی جو عند الشرع معتبر ہو۔ ادعائی جس کا مدعی کو دعویٰ ہو مگر کسی خاص وجہ سے علماء اسلام اوس کو نامنظور کر کے کفر کا فتویٰ دیں۔ جو کافر دگر ہیں فرق ہو میری تحقیق ہو کہ دعوے اسلام شرط ہو عام اس سے کہ حقیقی ہو یا ادعائی شامل ہو دونوں کو دلیل فہ (اہلحدیث)

اگست کو اہلحدیث میں گذری ہو حدیث ماصلوا القبلة

[3] ھذا الکلام من لھرید لھر یدہ کیف صلوٰۃ الیھود۔ (اہلحدیث)

[4] فاجر کا لفظ عام ہے مومن فاسق اور کفر کو بدلیل قول امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس اذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساءتھم۔ (اہلحدیث)

[5] مولوی صاحب اتنی کھینچ تان کی حاجت کیا ہے پہلے ہم مذہب اور ہم مشرب کہا پھر اصول اسلام میں متفق فرمایا حالانکہ امام بخاری کا مذہب ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کا تو مذہب مشہور ہے کہ اہل سنت ہے جو ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھے قرأکم کے معنے تو صاف ہیں کہ پڑھے لکھے جماعت کرا دیں یہ شرط ہم کو بھی مسلم ہے علاوہ اس کے یہ حکم نصب کے وقت کا ہے نماز کا نہیں نماز کے وقت تو نبی امتی کے پیچھے پڑھ چکے ہیں حالانکہ نصب کے وقت ایسا نہیں ہو سکتا۔ بہر حال

AsliAhleSunnet.com

کفار و اہل بدعات منجر بکفر کی امامت سے نماز پڑھنے کو کس زور سے روکا ہے "ولا یصح الصلوٰۃ خلف کافر و لو کان کفرہ ببدعۃ (الی ان قال) ولو اسرہ ای الکفر فجہل المأموم کفرہ ثم تبین له لان صلوٰته لا تصح لنفسه فلا تصح لغیرہ ولعموم قوله علیه السلام لا یؤمن فاجر مومنا" ترجمہ:- کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے اگرچہ اوس کا کفر ایسی بدعت سے ہو جو مستلزم کفر ہے اگر کوئی کافر امام مقتدی سے اپنے کفر کو چھپا دے پھر مقتدی کو معلوم ہو جائے تو مقتدی کی نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز خود صحیح نہیں ہے تو مقتدی کی نماز کیونکر صحیح ہوگی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عام ہے کوئی بد دین کسی دیندار کی امامت نہ کرے۔ یہاں فاجر سے مراد فاجر اعتقادی ہے نہ عملی فاجر کیونکہ اس کے پیچھے نماز جائز ہے جو دوسری احادیث کا مفہوم ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی عملی فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی نہ اعتقادی کے پیچھے۔ اور یہی تحقیق ہے شیخ الاسلام علامہ ابن یونس حنبلی کی جو اون کی شرح منتہی الارادات سے ظاہر ہوتی ہے "ویصح الصلوٰۃ خلف من خالف ماموما فی فرع لم یفسق به (الی ان قال) من خالف فی اصل کمعتزلۃ او فرع فسق به کمن شرب النبیذ ما لا یسکرہ مع اعتقاد تحریمه و من علی ذلک لم تقع الصلوٰۃ خلفه بفسقه" اگر کوئی امام اپنے مقتدی سے کسی فرعی مسئلہ میں جس سے وہ شرعی فاسق نہیں ہوتا مخالف ہے تو ایسے امام کے پیچھے نماز صحیح و درست ہے۔ ہاں اگر اصول دین میں مخالف ہو جیسے معتزلی یا ایسے فرعی مسئلہ میں مخالفت کرے جس کے ارتکاب سے فاسق ہو جائے جیسے کوئی شخص نبیذ غیر مسکر کو حرام سمجھکر ہمیشہ پیا کرے تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی۔ فقہائے حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

یجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ھوی و بدعۃ ولا یجوز خلف الرافضی والجھیمی والقدری والمشبھۃ و من یقول بخلق القراٰن وحاصله ان کان ھؤلاء یکفر به صاحبه یجوز الصلوٰۃ بخلفه مع الکراھیۃ والا فلا۔ (فتاوی عالمگیری) اہل ہوا و بدعۃ کے پیچھے نماز صحیح ہوگی اور رافضی خارجی جہمی مشبہہ و قائل حدوث قرآن کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی[۱]۔ الغرض بدعتی اگر حد کفر تک نہیں پہنچا ہے تو نماز اوس کے پیچھے جائز مع الکراہت ہے ورنہ کلیتاً ناجائز ہے۔ فتاوی قاضی خان و فتاوی سراجیہ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔

تنقیح امر ثانی:- یہ بھی زیادہ غور طلب نہیں ہے "خاتم النبیین" کے الف و لام استغراق "ولا نبی بعدی" کے لائے نفی جنس نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی جدید کسی قسم کا نہ ہوگا۔ صحیحین کی روایت میں جو تمثیل واقع ہے اُس سے اس مضمون کی پوری تصدیق ہوتی ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاحسنه واجمله الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون و یتعجبون له و یقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین و عن جابر نحوہ و فیه جئت فختمت الانبیاء (تفسیر خازن) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اور انبیاء سابقین کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے نہایت ہی عمدہ مکان بنایا لیکن اُس کے کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے دیا لوگ اُس کو دیکھکر تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیوں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ بس وہی ایک اینٹ اور عمارت نبوۃ کا مکمل ہوں۔ اور سب پیغمبروں سے آخر ہوں"۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیت نبوت میں ایک اینٹ جا کی کسر تھی جو ذات سرور کائنات سے پوری کر دیگئی۔ اب جو شخص اس کامل کو ناقص ٹھہرائے وہ منکر شان نبوت ہے اسی وجہ سے علماء اسلام نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیان نبوت اور اون کے مصدقین و متبعین کو کافر قرار دیا ہے۔ شہادات مندرجہ ذیل ہمارے اس دعوے کے لئے دلائل کافی ہیں۔

باب حکم المرتد وھو الذی یکفر بعد اسلامه نطقا او اعتقادا او شکا او فعلا (الی ان قال) او ادعی النبوۃ او صدق من ادعاھا بعد النبی صلی اللہ علیه وسلم کفر لانه مکذب بقول اللہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ولقوله علیه الصلوٰۃ والسلام ولا نبی بعدی (کشاف القناع عن متن الاقناع) و مرتد وہ ہے جو قولاً یا فعلاً یا اعتقاداً اسلام کا انکار کرے یا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے یا ایسے دعوے کرنیوالے کی تصدیق کرے کافر ہو جائیگا[۲]۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے قول "لکن رسول اللہ و خاتم النبیین" اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول "ولا نبی بعدی" کو جھٹلا دیا۔ فمن ادعی النبوۃ او صدق من ادعا کفر لانه مکذب للہ تعالیٰ فی قوله لکن رسول اللہ و خاتم النبیین والحدیث لا نبی بعدی وفی الخبر لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون [illegible] کذابا یزعم انه رسول اللہ (شرح منتہی الارادات) اس عبارت کا معنے بھی مثل سابق کے ہے صرف اس قدر زیادہ ہے "حدیث شریف میں آیا ہے جبتک تیس جھوٹے نبوت کا دعوے کرنے والے پیدا نہولیں گے قیامت قائم نہ ہوگی۔" لانه لا یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ علیه وسلم آخر الانبیاء علیھم و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام فلیس

---

[۱] مولانا آپ ہر بات میں مقلدانہ روش پر چلتے ہیں مرتد کی تعریف تو خود قرآن مجید میں ہے من یرتدد منکم عن دینه اوس دین سے پھر جانا جس کو قبول کرنے سے مسلمان ہوا تھا یعنی صاف لفظوں میں کہدے کہ اسلام جھوٹا ہے یہ مرتد ہے۔ اسلامی فرقے جو ایکدوسرے پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں یا اصطلاح آمدہ تو نا فھم ولا تکن من المقصرین (اہلحدیث)

[۱] علامہ شامی لکھتا ہے یہ قول متاخرین کا ہے مجتہدین سب کے پیچھے جواز کے قائل ہیں۔ ملاحظہ ہو رد المحتار مصری جلد ۱ صفحہ ۱۹۶

[۱] کس قدر کھینچا تانی ہے مصنف کشاف القناع کا مجرد دعویٰ تو اوس کے مقلدوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے البتہ حدیث بعد ثبوت صحت نصب امام کے وقت پر محمول ہوگی کیونکہ اسی کے فنڈ کی دوسری حدیث کے الفاظ میں صلوا خلف کل بر و فاجر۔ یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو (اہلحدیث)

[۲] کیا مقلدانہ استدلال ہے (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

بمسلم وکذلک لو قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام برم یکفر اذا الکراہیة من القرآن کفر (فتاوی عالمگیری ملخصاً) خاتم النبیین ختم به النبوة فلا نبوة بعده (تفسیر خازن) خاتم النبیین واخرهم الذی ختمهم او ختموا به علی قرأة عاصم بالفتح (الی ان قال) ولا یقدح فیه نزول عیسیٰ بعده لانه اذا انزل کان علی دینه مع ان المراد انه اخر من نبیٔ (تفسیر بیضاوی) یعنے جو شخص محمد رسول اللہ صلعم کو آخر الانبیاء نہ مانے مسلمان نہیں ہے جو شخص عربی زبان میں اپنے کو رسول اللہ یا فارسی زبان میں اپنے کو پیغمبر کہے وہ بھی مسلمان نہیں تفسیر خازن و تفسیر بیضاوی میں خاتم النبیین کی تفسیر یہ ہے کہ آپ پر پیغمبری ختم ہو گئی آپکے بعد کوئی پیغمبر نہ ہو گا آپ سب سے آخر پیغمبر ہیں بیضاوی میں صرف اس قدر زیادہ ہے نزول عیسیٰ سے مسئلہ ختم نبوت نبینا صلعم پر اعتراض نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت عیسے بعد نزول اپنے دین محمدی کے تابع ہونگے اور خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ کو سب سے آخر میں نبوت عطا ہوئی اور حضرت عیسے آپ سے قبل پیغمبر ہو چکے ہیں۔

قرآن مجید، حدیث شریف اور علمائے اسلام کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ حضرت سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعوے کرے وہ اور اسکے ماننے والے سب کافر ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوے کیا اور تا دم واپسیں اسی خیال باطل پر قائم اور اوس کی ترویج و اشاعت میں سرگرم رہے اور اون کے تابعین بھی اُن ہی کے ہمدم وہمقدم ہیں۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو صحیح تسلیم کرکے اپنے کو رسول اللہ کہتا تھا۔ آپ کا درجہ نبوت میں اپنے سے زیادہ مانتا تھا اور حضرت کی خدمت اقدس میں اوس کی درخواست یہ تھی کہ حضور اپنے بعد مجھکو اپنا جانشین بنا دیں۔ تو میں حضور کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہونے کو تیار ہوں۔ صحیح بخاری شریف کی اس روایت سے اس مضمون کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ بلغنا عن مسیلمة الکذاب قدم المدینة فاتاه رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم قضیب فوقف علیه فکلمه فقال له مسیلمة ان شئت خلیت بیننا وبین الامر ثم جعلته لنا بعدک فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو سألتنی هذا القضیب ما اعطیتکه وانی لاراک الذی اریت فیه ما اریت (صحیح بخاری شریف ملخصاً) مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ میں آیا جناب رسول اللہ صلعم اُس کے پاس تشریف لائے آپکے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں ٹھہر کر اوس سے گفتگو کی اُس نے کہا اگر آپ اپنے بعد مجھکو اپنا جانشین بنا جائیے تو میں حضور کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہونے کو تیار ہوں۔ حضور نے اوس سے ارشاد فرمایا کہ اگر کھجور کی یہ شاخ بھی تو مجھ سے مانگیگا تو میں تجھکو نہ دونگا میں تیرے حال سے خوب واقف ہوں۔

دیکھئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس سختی کے ساتھ مسیلمہ کی درخواست نامنظور فرمائی اس کی وجہ وہی دعوئے نبوت باطلہ ہے۔ جس کو آپ نے کھلے لفظوں میں کمال متانت کے ساتھ بیان فرما دیا بعینہ یہی حال مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔ اس نے بھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی ماتحتی میں اپنے کو نبی و صاحب وحی قرار دے کر تمام مسلمانوں کو اپنی نبوت ماننے کے لئے زوروں کے ساتھ مخاطب بنایا اور بصورت نہیں ماننے کے بہت سے خوفناک وعیدوں سے ڈرایا۔ اور اُس کے ماننے والے بھی برابر اوس کے خیال باطل کے پھیلانے میں مستعد و کمربستہ رہتے ہیں مرزا قادیانی اور مسیلمہ کذاب میں سرمو فرق نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ (سورہ انعام) یہ آیت کریمہ بتصریح علمائے مفسرین مسیلمہ کذاب کی تضلیل وتکفیر میں نازل ہوئی۔ فی زماننا اس کا مصداق اس زمانہ کا مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ بانی اسلام اور صحابہ کرام نے مسیلمہ کذاب اور اُس کے ماننے والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا حضرت نے اس کو اشد الکفر ٹھہرایا اور آپکے اصحاب نے اوس کی اور اُس کی جماعت کی جو لاکھوں تک پہونچ گئی تھی ایسی بیخ کنی کی کہ اوس کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ آپ بھی ماتحتی قانون وقت انکی بیخکنی کیجئے (اہلحدیث) اس سے نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کو قادیانیوں کے ساتھ کوئی اسلامی تعلق و معاملہ نہیں رکھنا چاہئے اور نماز وغیرہ امور دین میں ویسے ہی علیحدہ رہنا چاہئے جیسا کہ دوسرے کفار سے ہم لوگ علیحدہ ہیں۔

اگر بالفرض مثل معتزلی و روافض وغیرہ دیگر فرق ضالہ کے اہل قادیان احاطہ اسلام میں داخل مانے جاویں تاہم اون کی امامت سے صحت نماز غیر مسلم ہے۔ کیونکہ عدم جواز امامت واقتداء کے لئے اسلام و بانی اسلام سے انکار کلی و کفر مطلق شرط نہیں ہے بلکہ بہت سے فرقہ ضالہ اسلامیہ کی اقتداء بھی محققین علماء اہل سنت کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اس دعوے کے سند میں عالم ربانی محبوب سبحانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تحقیق پیش کر دینا کافی ہے۔ آپ ایسے شخص کو جو حقانیت دین اسلام کا مقر ہے۔ لیکن قرآن پاک یا اوس کے تلفظ وغیرہ کو مخلوق کہتا ہے کافر قرار دیتے ہیں۔ اوس کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، شادی بیاہ ترک کر دینے کو حکم فرماتے ہیں۔ اوس کے پیچھے نماز اُس کے جنازہ کی نماز جائز نہیں رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ صحابہ کرام کی تحقیر و تنقیص کرتے ہیں اون سے ترک تعلقات اسلامی میں ایک روایت بھی نقل کرتے ہیں بنظر تصحیح نقل دونوں مقام کی عبارتیں ہدیہ ناظرین ہیں۔

فمن زعم انه مخلوق او عبارته او التلاوة غیر المتلو او قال لفظی بالقرآن[عہ] مخلوق فهو کافر بالله العظیم ولا یخالط ولا یواکل ولا یناکح ولا یجاور بل یهجر ویهان ولا یصلی خلفه ولا تقبل شهادته ولا یصح ولایته فی نکاح ولیه ولا یصلی علیه اذا مات فان ظفر استتیب ثلاثا (غنیة الطالبین مطبع صدیقی لاہور ص ۱۳۲) فی روایة انس ان الله عز وجل اختارنی واختار لی اصحابی فجعلهم انصاری وجعلهم اصهاری

عہ اس فتوے سے تو امام بخاری کے پیچھے بھی اقتدا جائز نہ ہوگی۔ انکا مذہب ہے کہ لفظی بالقرآن مخلوق ملاحظہ ہو مقدمہ فتح الباری ص ۵۰۹ اور طبقات سبکی جلد دوم صفحہ ۱۲۔ مولانا [illegible] (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

وانہ یجی فی اٰخر الزمان قوم ینقصو نہم الا الا فلا تواکلو ھم الا فلا تشاربو ھم الا فلا تناکحو ھم الا فلا تصلوا معہم الا فلا تصلوا علیہم حلت اللعنۃ (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد یوں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور میرے لئے میرے اصحاب کو برگزیدہ کیا اور اون کو انصار و اصہار ہونے کی عزت بخشی ہے آخر زمانہ میں کچھ لوگ ان کی کسر شان کرینگے۔ خبردار! خبردار! ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا۔ پینا شادی بیاہ ترک کرو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ اور نہ ان کی جنازہ کی نماز پڑھو ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے۔*

مقام غور ہے کہ جب تنقیص شان صحابہ میں اسقدر وعید اور ترک تعلقات اسلام کے لئے ایسی تاکید شدید ہے تو کسر شان انبیاء میں کس درجہ وعید سخت و کفر عظیم متصور ہوگا۔ اسی وجہ سے فرمان الٰہی ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا" جو لوگ اللہ اور اوس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور اون کے لئے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق بحوالہ کتب رسالہ تحفۃ الاخلاف فی عصمۃ الانبیاء میں خوب ہے۔

اسلام نے انبیاء علیہم السلام میں مساوات سمجھنے اور اُس کا اقرار کرنے کے لئے حکم کیا ہے "لا نفرق بین احد من رسلہ" ہم لوگوں کو پیغمبروں کے مدارج میں کم و بیش نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو قرآن مجید کا یہ فیصلہ ناحق پسند نہیں آیا اور حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام کی شان مبارک میں گستاخانہ کلام کیا دیکھئے مرزا کا یہ شعر مشہور ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

* غنیہ روایات کے لحاظ سے ملتزم الصحت نہیں ہے اسلئے تاوقتیکہ یہ روایت بطریق محدثین صحیح ثابت نہو استدلال اس سے نہیں ہو سکتا۔ (اہلحدیث)

علمائے مالکیہ بھی فاسق اعتقادی کے پیچھے نماز جائز نہیں رکھتے ہیں بلکہ انکا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھے تو اوسی وقت اعادہ کرلے "قال ابن بزیزۃ منہم واما الفاسق بالاعتقاد کالحروری والقدری فیعید من صلے خلفہ فی الوقت علے المشہور" (قسطلانی شرح صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۴۷ ملخصاً) یعنے علمار مالکیہ سے ابن بزیزہ کا قول ہے: مشہور یہ ہے کہ جو شخص فاسق اعتقادی مثل حروری وقدری کے پیچھے نماز پڑھے اُسی وقت نماز دوہرائے! علے ہذا القیاس علمائے شافعیہ بھی فرق ضالۃ اسلامیہ شدید الضلالۃ کی اقتداء جائز نہیں رکھتے ہیں اور ان کو مثل دیگر کفار کے تصور کرتے ہیں "واستثنی الشافعیۃ ممّا سبق منکری العلم بالجزئیات وبالمعدوم ومن یصرح بالتجسیم فلا یجوز الاقتداء بہم کسائر الکفار" (قسطلانی جلد وصفحہ مرقوم) یعنی (جو فلسفی ضلالت میں مبتلا ہو کر) اللہ تعالیٰ کے لئے علم بالجزئیات و علم بالمعدوم کا انکار کرتے ہیں۔ یا خداوند تعالیٰ کے لئے جسم ثابت کرتے ہیں علمائے شافعیہ ایسے لوگوں کی اقتداء سے نماز جائز نہیں رکھتے اون کو مثل سائر کفار کے تصور کرتے ہیں۔

تحقیق صدر سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کی ضلالت حروری۔ قدری۔ مجسمہ وغیرہ سے بہت ہی زیادہ ہے اسلئے باتفاق علمائے مذاہب اربعہ اہل السنت والجماعۃ وباستدلال قرآن و حدیث نماز ان کی اقتدا سے باطل ہوگی۔ اب بھی قادیانیوں کی ضلالت ناقابل امامت ہونے میں کوئی شبہ باقی ہے؟ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

انا العبد الاواہ
محمد عبد اللہ از پٹنہ

لہ اون کے مقلدوں کے لئے ایسے اقوال کافی ہیں محققوں کے سامنے محض اقوال لانا گویا اپنا عجز تسلیم کرنا ہے۔ (اہلحدیث)

واذکر فی الکتاب ابراہیم

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سفر حج کا دوسرا خط از بیت المقدس - ۱۱ شعبان = ۲۶ جولائی ۱۲ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ الحمدللہ ہم سب بخیریت ہیں بندر حیفا سے بروز جمعرات ایک بجے بعد دوپہر کے ریل پر سوار ہوئے۔ اور ۶ بجے قبل مغرب قدس شریف یعنے بیت المقدس میں پہونچ گئے۔ ریل کی سڑک دو پہاڑوں کے درمیان ایک نالے کے کنارے کنارے بنی ہے۔ پہاڑ بہت اونچے ہیں۔ پہاڑوں کے دامن میں سڑک کے دونوں طرف سبزی اور انگوروں کے کھیت ہیں۔ انجیر۔ بہی۔ سیب وغیرہ کے باغات بھی ہیں۔ نہایت فرحت دہ منظر ہے۔

حیفا سے یافہ تک گھوڑے گاڑی پر آئے۔ یہ سڑک بھی پہاڑیوں کے دامن میں بنی ہے کہیں کہیں سے کچھ چکر ہے عام سیدھی ہے۔ سڑک کے دونوں طرف حیفا سے یافہ تک برابر۔ تربوز۔ جوار۔ بھنڈی۔ خربوزہ۔ بینگن وغیرہ ترکاریوں کے کھیت ہیں۔ قریباً میل میل پر بستی ہے بہت آباد رستہ ہے حیفا سے کچھ دور سے یافہ تک سڑک کے ساتھ ساتھ انگوروں اور مالٹا سنگترہ کے اس کثرت سے باغات ہیں کہ انسان دیکھتے دیکھتے حیران ہوتا اور تھک جاتا ہے۔ کئی کئی بیگہ زمین میں ایک ایک باغ صرف مالٹا سنگتروں کا ہے۔ دوسرا کوئی درخت اس میں نہیں ایسے باغ نہایت کثرت سے ہیں۔ خاص یافہ ایک جنت ہے۔ بہت بڑا شہر ہے اور نہایت بارونق ہے۔ افسوس ہے کہ انگریزی جغرافیہ نویسوں نے انگلستان کو تو چھوٹے چھوٹے مقامات تک سب گن دئیے ہیں۔ لیکن بلاد اسلامیہ کے ایسے آباد و بارونق شہروں کی کچھ بھی اہمیت نہیں دکھائی۔ اور جغرافیہ میں ان ممالک کو نہایت اختصار سے ویران و سنسان دکھایا ہے۔ مجھے حیفا اور یافہ کے دیکھنے سے حیرانی ہوئی کہ ایسے ایسے شہروں کا ذکر جغرافیہ میں نہیں کیا؟

ہمارے سنگت میں سوڈیوں کا ایک اور قافلہ بھی ہے وہ حیفا میں برٹش کونسل کے پاس مشورہ کیلئے گئے۔ برٹش کونسل نے ان کو کہا کہ ہم تم کو محض اس خیال سے کہ تم برٹش رعایا ہو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ تم اس

AsliAhleSunnet.com

مینے میں خشکی کے راستے بیت المقدس کو نہ جاؤ کیونکہ راستہ نہایت خوفناک ہے۔ وہ بیچارے ڈرے اور ایک سرکاری آدمی حفاظت کے لئے ساتھ لیا۔ میں نے اپنے وجدان کی شہادت سے کہا آپ کوئی خوف نہ کریں رستہ میں بالکل امن ہے۔ چنانچہ راستے میں آتے وقت میرے ساتھیوں نے دیکھکر تسلیم کیا کہ تم سچ کہتے تھے بیت المقدس اور اوس کے گرد کی زیارتیں کر لی ہیں ہر کی نماز مسجد اقصےٰ میں جسے مسجد سلطان صلاح الدین ایوبی بھی کہتے ہیں۔ پڑہی۔ اس کی بغل میں مسجد عمر ہے یعنے ایک کمرہ جو حضرت عمر رضہ نے اضافہ کیا تھا مسجد کے محراب کے اوپر لکھا ہے کہ سلطان صلاح الدین مرحوم نے ۵۸۳ھ میں فتح بیت المقدس کی یادگار میں اس محراب وعمارت کی تجدید کا حکم کیا تھا۔ یہاں نماز پڑہنے سے بہت تسلی ہوئی والحمد للہ علیٰ ذالک۔

صبح سویرے انشاءاللہ خلیل الرحمن کو (یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روضے مبارک پر) جائینگے یہاں سے گھوڑے گاڑی پر ۲۳ میل کے فاصلے پر ۵ گھنٹے کا راستہ ہے۔ اسی طرح دوسری جانب اتنے ہی فاصلہ پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کی زیارت گاہ ہے جب خلیل الرحمن سے لوٹیں گے تو پھر واپس حیفا جانا پڑیگا کیونکہ مدینہ شریف کو وہاں سے گاڑی جاتی ہے۔

سب ناظرین اہلحدیث کو سلام اور ان سے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر ــ خوش برو فاللہ خیر حافظا۔ مدینہ پہنچنے کا تارگذشتہ ہفتہ درج ہو چکا ہے۔

ضروری سوال دربارہ ذبیحہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین خصوصاً مولانا مولوی وحیدالزمان صاحب حیدرآباد دکن۔ و مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی و مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری و مولوی ابومحمد عبدالوہاب صاحب دہلوی و مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری و مولوی عبدالسلام صاحب دہلوی و مولوی محمد عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی و مولوی عبدالرحمن صاحب بجہی مالوی و مولوی ابومحمد عبدالحق صاحب ملتانی و مولوی محمد علی صاحب لکھوی و مولوی صوفی ولی محمد صاحب فتوحی والوی (زنذ فیروز پور) صاحبان۔ و تمام ناظرین اخبار اہلحدیث صاحبان سے یہ سوال ضروری ہے کہ ایک شخص کبھی نماز پڑہتا ہے مگر عموماً تارک ہے اور صوم رمضان جو بحالت سفر یا مرض میں قضا کے اونکے قضا ادا نہیں کرتا بلکہ فاتحہ خلف الامام و آمین و رفع یدین کو اوسعد استہزاء کرتا ہے اور شادی میں کفری رسومات کرتا ہے مگر کلمہ گو ہے سہرہ پگڑی باندھتا ہے اور گانا بجانا ناچنا سرود مع مزامیر کے حلال جانتا ہے نکاح کے اول برادری کو بہت کھانا اسراف کر کے کھلاتا ہے مگر ولیمہ کرنا برا جانتا ہے اور قبرستان میں کسی بزرگ یا ولی یا مرشد پیر کی قبر پر جا کر سجدہ و بوسہ کرتا ہے اور قبر والوں کو مشکل کشا بھی جانتا ہے گیارہویں کرتا ہے قبر پر چڑہاوے خوب چڑہاتا ہے اور مولود شریف میں قیام کرتا ہے بلکہ قیام فرض جانتا ہے اور کہتا ہے کہ روح مبارک سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر ناظر ہے اور ڈاڑہی خوب منڈواتا ہے موچھیں بکثرت لمبی رکھواتا ہے کہتا ہے کہ لمبی موچھوں سے کفار پر رعب پڑتا ہے اگر کوئی شخص مذکور کو منع کرے تو سنت نبوی و طریقہ سلفی کو بہت استہزاء کرتا ہے۔ تو میرا سوال تمام صاحبان سے یہ ہے کہ شخص مذکور ایسے فعل کرنے والا مشرک ہے یا مسلمان ہے اگر مشرک ہے تو ذبیحہ اس کا حلال ہے یا حرام؟ جواب آیات قرآنی وحدیث نبوی و طریقہ سلفی سے مع حوالہ کتاب و ترجمہ و صفحہ کے اخبار اہلحدیث میں دیا جاوے۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

خادم العلماء ابوالرجاء شیر محمد خریدار ۲۶۴۳

اڈیٹر ــ شرک۔ فعل قلبی کا نام ہے دل میں اعتقاد ہو ہے تو مشرک ہے افعال مذکورہ کے کرنے سے مشرک نہیں تاوقتیکہ دل خراب نہو۔ ہاں ایک حدیث میں آیا ہے من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد اشرک یعنے جو کوئی عمداً نماز نہ پڑہے وہ مشرک ہے اس کا مطلب مشرک قسم دوم ہے یعنی اتباع ہوئی جس کو قرآن مجید میں فرمایا اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ ان معنے سے ہر گناہ شرک ہے مگر شرک اعظم وہی ہے جو اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے۔ البتہ خدا کو سوا کسی کو حاضر ناظر جاننا شرک ہے اور علماء بھی جو لکھیں گے درج کیا جاویگا۔

لفظ "وسیلہ" سے کیا مراد ہے؟

جناب مولانا صاحب! السلام علیکم۔ مضمون ذیل اخبار اہلحدیث میں شائع فرما دیں ممنون ہونگا۔ دیوبزانہ۔

ناظرین اہلحدیث اس بات سے کما ینبغی واقف ہونگے کہ ۲ جمادی الثانی میں ایک سوال شائع ہوا تھا جس کی سرخی یہ تھی کہ "سوال عام دربارہ طفیل"۔ اوسکے تین نمبر تھے۔ بجواب سوال مذکور عرض ہے کہ فی زمانہ جس طرح وسیلہ یا طفیل گردانا جاتا ہے بلا ریب ناجائز و منع ہے اور نہ اس طرح وسیلہ گرداننا کسی ذی عقل کا شیوہ و منصب ہے بلکہ شرک ہے۔ مگر ہاں ایک صورت جواز وسیلہ کی ہے جو خود سائل نے بحوالہ منتقی الاخبار حدیث پیش کی ہے جو فی الحقیقت صحیح بخاری کی حدیث ہے اور اعلےٰ درجہ کی صحیح ہونے میں کسیکو کلام ہی نہیں ہے اور نہ حاشا وکلا ہو سکتا ہے جس سے وسیلہ گرداننا جائز مفہوم ہوتی ہے جو مع سند یہ ہے قال حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن المثنی الانصاری حدثنی ابی عبد اللہ عن ثمامۃ ابن عبد اللہ بن انس عن جدہ انس ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان اذا قحطوا استسقی متوسلا بالعباس بن عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا چونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا الخ یعنے اے اللہ ہم وسیلہ پکڑتے تھے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضور سے تو پانی برستا۔ اب آپکے بعد آپکا چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے طلب سیرابی کا وسیلہ پکڑتے ہیں (یعنے دعا کرنے میں حضرت کے بعد حضرت عباس رضہ عم فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ملاتے ہیں) پس پانی برسا۔ اس سے جواز وسیلہ ضرور

ــــ عمر رضہ کا بعض اخلاق کو ہو۔ ــــ عنہ

AsliAhleSunnet.com

مفہوم ہوتا ہے مگر اوس کی صورت یوں ہے کہ کوئی شخص
اپنے بڑے سے خواہ وہ شخص امام ہو یا سرداریوں التجا
کرے کہ میں آپ کو مقرب عند اللہ جانتا ہوں پھر مانتا ہوں
چلئے آپ کے وسیلہ و ذریعہ سے دعا کریں۔ شاید آپ کی
دعا اللہ پاک قبول فرمالے۔ جیسا کہ حدیث مسطورہ بالا سے
یہی بات تشریح و منضبط ہو رہی ہے۔ یہ بھی احیاء کی صورت
پر۔ ورنہ پھر بعد الموت وسیلہ گردانا جائز نہیں جیسا کہ
آیات کثیرہ اس پر شاہد عدل ہیں منجملہ اون کے یہ آیت
مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ
لَهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ
یعنے کون شخص زیادہ گمراہ اوس شخص سے ہے کہ پکارتا ہو
اللہ کے سوا اوس شخص کو کہ نہ جواب دیگا اوس کو قیامت
تک اور وہ پکار اون کی سے غافل ہیں۔" خوب ظاہر کرتی
ہے کہ موتی سے استدعا درست نہیں۔ اگر بعد موت کے
موتی سے استدعا کرنی درست ہوتی۔ تو پھر انا نتوسل
الیک بعم نبینا ہرگز نہ فرماتے بلکہ یوں کہتے کہ وایضًا
انا نتوسل الیک بنبینا بعد الموت یعنے اے اللہ
آپ کی موجودگی میں آپ سے وسیلہ پکڑتے تھے اور بعد موت
کے بھی آپ ہی سے وسیلہ پکڑتے ہیں اس سے نصف النہار
کی طرح تاباں و عیاں ہے کہ مردہ سے وسیلہ گردانا درست
نہیں اگرچہ کوئی ولی بزرگ کیوں نہو۔ ورنہ حضرت صلعم
کی وفات کے بعد حضرت صلعم ہی سے وسیلہ جو ہوتے
والامر لیس کذالک۔ خصوصًا امام بخاری علیہ الرحمۃ کا
یہ باب انعقاد کرنا کہ باب سوال الناس الامام
الاستسقاء اذا قحطوا (یعنے یہ باب ہے سوال کرنا
لوگوں کا امام سے طلب سیلابی کا جب کہ لوگوں پر قحط
سالی واقع ہو) صاف اس بات کو بتا رہا ہے کہ اگر کوئی
ذریعہ تلاش کرے تو احیاء سے متلاشی ہو۔ چونکہ امامیت
اور ماموریت کا جھگڑا تو حیات ہی میں ہوتا ہے نہ بعد
موت کے۔ اگر بعد موت کے موتی سے وسیلہ گردانا
تسلیم کر لیا جاوے تو آیات قرآن کثیرہ کا برخلاف اور
امام بخاری علیہ الرحمۃ کا یہ باب انعقاد کرنا کہ باب
سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا
غلط ہوگا۔ والحقیقۃ لیس کذالک۔ اور وہ حدیث
جو بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضہ مروی ہے کہ ایک
مرتبہ پانی نہ ہوا لوگوں کو از حد تشنگی ہوئی۔ سو حضور
سے اگر لوگوں نے اوس بات کی شکایت کی کہ لوگ بغیر
پانی کے پریشان ہوئے اور آیندہ لوگوں کی ابتر حالت
ہوتی جاتی ہے۔ چلئے دعا کیجئے اتنے میں آپ نے دعا فرمائی
تب پانی ہوا اور اس قدر پانی ہوا کہ نالے بہ گئے۔ پس لوگ
کو جلدی دیکھی مکان کی طرف۔ تب حضور ہنس پڑے
یہاں تک کہ کچلیاں آپکی ظاہر ہوئیں۔ پس فرمایا کہ میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اسکا
رسول ہوں۔ اور دوسری وہ حدیث جو آپ صدیق حسن
خاں مرحوم نے مسک الختام میں نقل کی ہے کہ روایت
کرد ابن بشکوال از طریق ضمرہ از ابن ابی جلد کہ گفت
رسید قحط مردم را در دمشق پس بیرون آمد ضحاک بن
قیس درحالیکہ استسقاء می کند پس گفت کجاست
یزید بن الاسود پس باستاد یزید و بود بروئے برنس
وحمد کرد و ثنا نمود بروئے و گفت اے رب بندگان
تو تقرب کردند بمن بسوے تو پس آب دہ ایشان را پس
برنگردیدند ایشان مگر آنکہ خوض مے کردند در آب
یہ دونوں روایات بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ
اگر کوئی وسیلہ پکڑے بھی تو احیاء میں۔ بعد موت کے
نہیں۔ جیسا کہ نواب صاحب اوسی مسک الختام میں
اپنے قول کے ساتھ تصریح اور توضیح کی ہے کہ درینجا
دلیل است بر جواز توسل بصلحا بجناب کبریا در حاجات
طاریہ و ظاہر کردن از آن تنزل رحمت الٰہی۔ گویم
بصحت رسیدہ کہ استسقا کرد معاویہ بہ یزید بن
الاسود وکذا اخرجہ ابو زرعۃ الدمشقی فی تاریخہ
بسند صحیح ورواہ ابو القاسم اللالکائی فی
السنۃ فی کرامات الاولیاء۔ بالا تقریرات سے خوب
ظاہر و روشن ہوگیا کہ لفظ وسیلہ ایک لفظ مطلق
ہے جس کو لابشرط شئے سے تعبیر کرتے ہیں اون کی دو
قسمیں ہیں اول یہ کہ وسیلہ پکڑنا احیاء میں (جو جائز
ہے) دوسری وسیلہ پکڑنا بعد موت کے (جو ناجائز ہے)
اوس کی نظیر یوں ہے کہ موقوف علیہ ایک لفظ مطلق ہے
اون کی دو قسمیں ہیں۔ اول اذا وجد فوجد۔ دوم
لولاہ لا امتنع۔ صورت اولے میں بغیر موقوف علیہ کے
موقوف کا وجود محال و ممتنع نہیں بلکہ بغیر موقوف علیہ کے
موقوف کا وجود ہو جاتا ہے۔ اور صورت ثانیہ میں ممتنع
ہے۔ اسیطرح وسیلہ میں بھی کہ صورت اولے میں وسیلہ
پکڑنا جائز اور صورت ثانیہ میں ناجائز ہے۔ فافہم
فانہ الصریح۔ باقی حضرت آدم والی حدیث۔ جو تفسیر
عزیزی میں بحوالہ طبرانی و حاکم منقول ہے۔ اوس کو جناب
مولوی ابو نعیم حیدر آباد دکن نے بے سند فرمایا ہے اور
فرمایا کہ محض مہمل ہی مہمل ہے جو اخبار مورخہ ۸ رجب
میں مسطور ہے۔ احقر عرض کرتا ہے کہ مولوی صاحب
موصوف کا یہ فرمانا میری ناقص تحقیق میں صحیح نہیں
اس واسطے کہ کہ علامہ تقی الدین کتاب شفاء الاسقام
میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ ان الحاکم صححہ یعنے
حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے آگے چلکر مزید تصریح یوں
کرتے ہیں کہ نحن نقول قد اعتمدنا فی تصحیحہ علی
الحاکم۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں اوس کی تصریح
مع تصحیح یوں کرتے ہیں کہ رواہ الحاکم وصححہ
زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں ہے کہ روی الشیخ
والحاکم عن ابن عباس وصححہ الحاکم واقرہ
السبکی والبلقینی۔ گویا اس حدیث کے دو طرق ہوئے
(یعنے بروایت ابن عباس بھی آئی ہے) اور بھی جو کلمات
اس حدیث کی صحت کی بابت عرض کر سکتا ہوں۔ مگر
بخوف طوالت اختصار کی گئی۔ پس صحت کی بنا پر یہ اعتراض
پیش ہوگا کہ باوجودیکہ حضور سرور کائنات اشرف المخلوقات
اس دنیا میں تشریف آوری نہ فرمائے تھے (یعنے نیستی
سے وجود میں نہ آئے تھے) تاہم حضرت آدم علیہ السلام
حضور سے وسیلہ جو ہوئے حالانکہ اس صورت پر وسیلہ
پکڑنا منع ہے کما مر۔ تو جوابًا معروض ہوگا کہ حضرت
آدم علیہ السلام کا اس صورت مخصوصہ میں وسیلہ جو ہونا
امت محمدیہ کے واسطے دلیل ہو نہیں سکتی۔ چونکہ اوس
وقت کی شریعت اور تھی اور اس وقت کی اور ہے
جیسا کہ اوس وقت شرعًا اپنے عینی بھائی بہن سے
نکاح درست تھا وغیرہ ذالک من النظائر سے یہ بات
خوب ہویدا اور آشکارا ہوتی ہے کہ اوس وقت کی
بات امت محمدیہ کے واسطے دلیل نہیں ہو سکتی تاغایت
ما فی الباب اگر ہم فرض کریں کہ اوس وقت کی شریعت
بعینہ و باسرہ شریعت امت محمدیہ کی ہے۔ جب بھی

AsliAhleSunnet.com

یہ عرض کی جا سکتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ خیال ہوا ہو کہ جب اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنے نام کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو ملبس کر لیا تو آپکا ظہور بھی ہو گیا ہے اس واسطے کہ آدمی کا نام تو جب ہی رکھتے ہیں اور جب ہی مشہور ہوتے ہیں کہ اونکا بھی ظہور ہولے ولو کان الکلام فھذا لیس کنفس الامر ہو جسے بزعم خود فرمایا اسئلک بحق محمد اس میں کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔ پس آیت کریمہ ربنا ظلمنا الخ اس حدیث کی منافی ہو نہیں سکتی۔ فتدبر وتدرب فانہ الصریح۔ لفظ وسیلہ کے کئی معانی آتے ہیں یعنے لفظ وسیلہ کئی معانی کے درمیان میں مشترک ہے پس جہاں جو معنے بنیں گے وہی معنے مراد لئے جاویں گے۔

صراح میں ہے کہ وسیلہ سبب و دستاویز و نزدیکی جستن بچیزے وسل الی اللہ وسیلۃ و توسل الیہ بوسیلۃ اذا تقرب الیہ بعمل توسل ایضا فھو یقال اخذ فلان ابلی توسلا ای سرقۃ۔

مجمع البحار میں ہے کہ فیہ محمد ن الوسیلۃ و اصلھا ما یتوسل بہ الی الشئی و یتقرب بہ جمعھا وسائل المراد ھٰھنا تقرب الی اللہ تعالیٰ۔ قیل ھو الشفاعۃ یوم القیامۃ و قیل منزلۃ من منازل الجنۃ۔ جلالین میں ہے کہ ما یقربکم الی اللہ تعالیٰ من طاعتہ۔ خازن میں ہے کہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ای اطلبوا الیہ القرب بطاعتہ والعمل بما یرضی الوسیلۃ فعیلۃ من وسل الیہ اذا تقرب۔ منہ قول الشاعر ان الرجال لھم الیک وسیلۃ ای قربۃ۔ قیل معنی الوسیلۃ المحبۃ ای تحببوا الی اللہ تعالیٰ۔ مدارک میں ہے کہ ھی کل ما یتوسل بہ ای یتقرب من قرابۃ او صنیعۃ او غیر ذلک فاستعیر لما یتوسل بہ الی اللہ تعالیٰ من فعل الطاعات و ترک السیئات۔

فتح البیان میں ہے من توسلت الیہ اذا تقرب الیہ الوسیلۃ القربۃ التی ینبغی ان تطلب وبہ قال ابو وائل والحسن ومجاھد وقتادۃ والسدی وابن زید وروی عن ابن عباس وعطاء و عبد اللہ بن کثیر الوسیلۃ درجۃ فی الجنۃ مختصۃ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقد ثبت فی صحیح البخاری من حدیث جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ الی قولہ ات محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ الخ و فی صحیح مسلم من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول المؤذن الی قولہ سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا ھو فمن سال اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ وھکذا جری ابن کثیر فی تفسیرہ مطولا وقال قال قتادۃ ای تقربوا بطاعتہ والعمل بما یرضی وقرأ ابن زید اولٰئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ وھذا ھو الذی قالہ ھؤلاء لا خلاف بین المفسرین فیہ وانشد علیہ ابن جریر قول الشاعر اذا غفل الواشون عدنا لوصلنا وعاد التصافی بیننا والوسائل۔ ان عبارات منصوصہ مرقومہ بالا سے اظہر من الشمس وابین من الامس تابان و درخشاں ہے کہ وسیلہ ان معانی کے درمیان میں مشترک ہے۔ اول شفاعۃ یوم القیامت جیسا کہ مجمع البحار نے کہا کہ قیل الشفاعۃ یوم القیامۃ۔ دوسرے محبت جیسا کہ خازن نے کہا کہ تحببوا الی اللہ تعالیٰ۔ سوم چوری جیسا کہ صراح نے کہا کہ یقال اخذ فلان ابلی توسلا ای سرقۃ۔ چہارم منزلۃ فی الجنت جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوا۔ پانچواں قرب اور یہی معنے اخیر اس آیت کریمہ میں مراد ہے کہ جو آیت سائل نے پیش کی ہے اور اسیطرح کہا ابو وائل اور حسن اور مجاہد اور سدی اور قتادہ نے۔ مجمع نے یوں اشارہ کیا کہ المراد ھٰھنا تقرب من اللہ تعالیٰ اور صاحب فتح البیان نے یوں کہا کہ الاول اولی اور خازن نے قول شاعر کا نقل کیا اور کہا۔ ان الرجال لھم الیک وسیلۃ ای قربۃ اور ابن کثیر نے کہا کہ لا خلاف بین المفسرین اور اسی پر ابن جریر نے شاعر کا قول نقل کیا کہ اذا غفل الواشون عدنا لوصلنا وعاد التصافی بیننا والوسائل۔ پس آیت کریمہ کا معنے یہ ہوئے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اللہ کی طرف قرب حاصل کرو۔ اس آیت میں یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہوتی کہ کسی احیاء سے وسیلہ تلاش نہ کرو۔ بلکہ احیاء میں وسیلہ تلاش کرنے کا عدم ذکر ہے۔ پس مسلمات سے ہے کہ عدم ذکر شئے عدم شئے کو مستلزم نہیں واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔[2]

کتبہ انا العبد الاثم ابو الاشفاق محمد اسحاق المالدھی ثم الشیر شاہی۔

ایک عجیب وغریب مناظرہ

عرصہ بیس یوم کا ہوتا ہے کہ مولوی ادریس صاحب مقلد اعظمی سند یافتہ مدرسہ جامع العلوم کانپور بغرض شرکت تقریب شادی موضع مہوارہ خرد ضلع اعظمگڈھ میں تشریف لائے تھے۔ موصوف صاحب ایک نوجوان جوشیلے مقلد ہیں اور بجائے حنفی کے اپنے آپ کو اعظمی لکھتے ہیں آپنے مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مہواروی سے بوقت شب ملاقات کی۔ معمولی سلام صفر اچ پرسی کے بعد ہی آپنے چھیڑ چھاڑ مذہبی شروع کر دی مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے بایں خیال ٹالا کہ مولوی صاحب مہمان ہیں مبادا مذہبی چھیڑ چھاڑ سے شکر رنجی پیدا ہو جائے۔ مگر مولوی صاحب کا جوش اون کو مجبور کر رہا تھا۔ آپنے مولوی خلیل الرحمٰن صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ہم نے سنا ہے آپ جس زمانہ میں دہلی رہتے تھے اس وقت آپ کو مقلدین سے مناظرہ کا بڑا شوق تھا اور آپ ہر عالم مقلد کو مناظرہ کے واسطے مجبور کرتے تھے مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نے فرمایا مولانا یہ بالکل کذب ہے آپ سے بنا کر کسی نے ذکر کر دیا ہوگا جانے دیجئے کوئی اور تذکرہ کیجئے۔ اس وقت چونکہ رات زیادہ جا چکی تھی اس وجہ سے جلسہ موقوف ہوا۔ صبح تقریباً ۹ بجے پھر مولوی ادریس صاحب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب کے پاس تشریف لائے اور وہی مذہبی چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب حلیمانہ طور پر ٹالتے رہے۔ آخر مولوی ادریس صاحب

عہ قال ابو حنیفۃ وصاحباہ یکرہ ان یقول الرجل اسئلک بحق فلان الی اذ لیس علی اللہ حق۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۶۱) یعنی امام ابوحنیفہ اور آپکے دونوں شاگرد بحق فلاں کہنے کو مکروہ جانتے ہیں کیونکہ خدا پر کسی کا حق نہیں (اڈیٹر)

[2] آئندہ کو مضمون مختصر لکھا کریں اور عربی عبارتوں کا ترجمہ ساتھ ہوا کرے جس سے ناظرین کی حق تلفی نہ ہو۔ (اڈیٹر)

اسلام اور برٹش لا۔ قوانین انگریزی اور اسلامی قانون کا مقابلہ اور سیاست محمدیہ کی فضیلت کا ثبوت۔ ۱۲ر منیجر

AsliAhleSunnet.com

فرانے لگے ابھی چند روز ہوئے دینا جپور میں احناف اور غیر مقلدین سے مناظرہ تھا۔ غالباً رہی احناف کی طرف سے مناظر تھا۔ اور غیر مقلدین کے بہت علماء جمع تھے۔ تین روز تک مناظرہ رہا اور بہت سے مسائل طے ہوئے۔ ایک تو یہ کہ رفعیدین عندالرکوع و آمین بالجہر کو ترک کرنا چاہئے۔ کیونکہ اول الذکر منسوخ اور آخر الذکر غیر ثابت ہے تقلید کی نسبت طے ہوا کہ اسے کرنا چاہئے

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نے (مذاق سے) فرمایا۔ کیا اچھا ہوتا اگر یہ بھی طے ہو جاتا کہ تقلید کو بھی ترک کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے ہمیشہ کے لئے جھگڑا ہی رفع ہو جاتا

مولوی ادریس صاحب۔ تقلید اور اوسکا ثبوت براہین قویہ سے دیا گیا تھا۔

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ یہ تو ایسا ہے جس طرح کوئی کہے آفتاب مغرب سے نکلا ہے۔

مولوی ادریس صاحب۔ کیا آپ لوگوں کے نزدیک تقلید کا ثبوت ایسا محال ہے جیسے آفتاب کا مغرب سے نکلنا؟

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ جی نہیں بلکہ اس سے بدرجہا زائد آفتاب کا طلوع مغرب سے ممکن الوقوع بلکہ بالاطلاق العام واقع ہے۔ اور تقلید کا ثبوت خصوصاً مقلدین سے تا قیامت غیر ممکن الوقوع ہے۔

مولوی ادریس صاحب میں اس کا ثبوت آیات واحادیث سے دیتا ہوں۔

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ ایک نشد دو شد۔ ابتک تو آپ ایک ہی محال کے قائل تھے یعنے ثبوت تقلید۔ اب دوسرے محال یعنے آیات واحادیث سے ثبوت دینے کے قائل ہوگئے۔ کجا مقلد اور کجا آیات واحادیث سے ثبوت دینا۔ کجا نابینا وکجا ارادہ ہلال۔

مولوی ادریس صاحب۔ کیوں کیا مقلد آیات وحدیث سے ثبوت نہیں دے سکتا۔؟

مولوی خلیل الرحمٰن ہاں نہیں دے سکتا۔ اگر آپ کو گواہ کی ضرورت ہے تو توضیح تلویح ملاحظہ ہو جس میں صاف لکھا ہے کہ ان الادلۃ الاربعۃ انما یتوصل بھا المجتھد لا المقلد فاما المقلد فیقول ھذا الحکم واقع عندی لانہ ادی الیہ رای ابی حنیفۃ وکل ما ادی الیہ رای ابی حنیفۃ فھو واقع عندی ص ۲۲ مولویانا حسب۔

اگر آپ در اصل حنفی المذہب مقلد ہیں تو اپنے مرتبہ تقلید ہی پر قائم رہیں اور کتاب اللہ و سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے استدلال واثبات مطلوب کا نام نہ لیں ورنہ یوں استدلال ہوگا۔ لو کنت مقلداً لما استدللت بالادلۃ الاربعۃ ولکنک استدللت بالادلۃ الاربعۃ فلست بمقلد۔

مولوی ادریس صاحب۔ مقلد اگرچہ استدلال کتاب وسنت سے نہیں کر سکتا۔ مگر عمل تو کر سکتا ہے۔

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ جو بات ہو خدا کی قسم لاجواب ہے اے جناب آپ تو مدعی تھے کہ کتاب وسنت سے تقلید ثابت کر دونگا۔ میرا اسی پر اعتراض تھا کہ کجا مقلد اور کجا اثبات مطلوب من الکتاب والسنۃ۔ اسیکا شاہد (اور کیسا شاہد گھر کا شاہد) میں نے پیش کیا تھا اب آپ عمل کو لیکر دوڑے معلوم ہوا کہ آپنے تسلیم کر لیا کہ مقلد کتاب وسنت سے ثبوت نہیں دے سکتا۔ آپنے جو کہا کہ مقلد کتاب وسنت پر عمل کر سکتا ہے۔ یہ بھی آپ کی غلطی ہے۔ بلکہ کتب مذہب سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ مقلد ہرگز ہرگز کتاب وسنت پر عمل نہیں کر سکتا۔ وہ بیچارہ تو امام کا پیرو ہے۔ اُسے کتاب وسنت سے تعلق۔ لیجئے اس کے متعلق بھی انکے گھر کی سُن لیجئے۔ علی العامی الاقتداء بالفقھاء لعدم الاھتداء فی حقہ الیٰ معرفۃ الاحادیث (ھدایہ جلد اول صفحہ ۲۰۶) اگر اپنے آپ کو عامیوں سے الگ کرنا چاہیں تو یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ مقلدین سب عامیوں میں داخل ہیں۔ اگر ضرورت ہوگی تو ثبوت بھی آپ ہی کی کتب سے دونگا۔

مولوی ادریس صاحب۔ جو آپ فرماتے ہیں ٹھیک ہے مگر وہ حدیثیں جو فقہ کی کتابوں میں ہیں ان پر مقلدین کو عمل کرنا جائز ہے اور جو فقہ میں نہیں اُن پر عمل ناجائز ہے۔

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ غلط اور بالکل غلط۔ آپ کوئی معقول ثبوت تو کیا اپنے گھر سے بھی کوئی نقل نہیں پیش کر سکتے۔

مولوی ادریس صاحب۔ میں اس کا ثبوت دونگا۔ مگر یہاں کتابیں موجود نہیں۔

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ خیر آپ کتاب کا نام بتادیجئے پھر جب آپ سے ممکن ہو دکھا دیجئے گا۔

مولوی ادریس صاحب۔ فتح القدیر جلد اول میں ہے۔ باب مجھے یاد نہیں مگر کتاب ملنے پر ڈھونڈکر بتا سکتا ہوں۔

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ دو چار دس برس جتنے دن کی چاہیں مہلت لے لیں۔ آپ اپنے انصار کو بھی جمع کریں مگر میعاد مقرر کر دیں۔ تاکہ بعد میعاد مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہو کہ آپ نہ دکھا سکے۔

مولوی ادریس صاحب نہیں میں میعاد نہیں مقرر کرتا کبھی دکھا دونگا۔

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب۔ عقلا سمجھتے ہیں کہ آپ جان بچانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ زندگی بھر جب آپ سے تقاضا ہوگا آپ یہی کہیں گے دکھا دونگا۔ مرنے کے بعد پھر کون تقاضا کریگا۔ اور اگر بالفرض یہ بات ثابت ہو جاوے کہ جو حدیثیں کتب فقہ میں ہیں مقلدین ان پر عمل کریں۔ اور جو حدیثیں کتب فقہ میں نہیں اُن پر مقلدین کو عمل ناجائز ہے تو اوس میں چند قباحتیں لازم آئیں گی۔

۱۔ مقلدین اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ کا مصداق ہوں گے۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بحکم وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى بعینہٖ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ لہذا بعض قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا بعینہٖ اللہ تعالےٰ کا حکم نہ ماننا ہے۔

۲۔ مقلدین فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ کا مصداق ہوں گے کیونکہ بحکم اس قول کے مقلدین بجائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فقہا کو حکم بنانے والے ہوں گے۔

۳۔ اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بالعرض اور اطاعت فقہا بالذات ہو جائے گی والامر بالعکس

۴۔ اس وقت میں کوئی کہہ سکتا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ فُقَهَائَنَا۔

۵۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ بھی مقلدین پر صادق آئیگا اس کے علاوہ اور بہت سے اعتراضات وارد ہونگے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ اور اگر آپ تاویلات سے کام لینا

عہ نامہ نگار عربی عبارتوں کا ترجمہ خود ہی کر دیا کریں۔ ورنہ اردو خوان ناظرین کی حق تلفی ہوگی۔ جو ہم پسند نہیں کرتا۔ (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

چاہیں اور کھینچ تان کر مقلدین کو ان الزامات سے بری کرنا چاہیں تو بسم اللہ میں تاویلات کی بھی قلعی کھولونگا۔ یاد رکھئے گا۔ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست۔

عـــہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی۔ کیونکہ کتب فقہ میں مذکور ہونے سے کوئی ترجیح نہیں حاصل ہو سکتی۔ کتب فقہ میں ضعیف حدیثوں کے علاوہ موضوعات بھی بکثرت ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ صاحب کتاب جس حدیث کو نقل کرے اوسکا صحیح یا سقیم ہونا بیان کرے بلکہ اکثر فقہا، اصحاب کتب تو خود ہی صحت و سقم سے واقف نہ ہوئے۔ جسنے ہدایہ دیکھی ہوگی۔ وہ میرے قول کی تصدیق کریگا۔ اگر آپ کو شک ہو تو میں ابھی دو چار دس حدیثیں ایسی پیش کروں جنسے صاحب ہدایہ نے استدلال کیا ہے حالانکہ وہ حدیثیں ضعیف بلکہ بالکل بے اصل ہیں۔ اگر آپ کو اُن کے ضعف تسلیم کرنے میں تردد ہوگا تو صاحب فتح القدیر سے بھی دستخط کرا دونگا۔

مولوی ادریس صاحب۔ خیر اس بحث سے کیا فائدہ ہم تو ہیں کتاب لاکر دکھا دونگا۔

مولوی خلیل الرحمٰن۔ خیر آپ کی خوشی۔ عـــہ

اس بحث کا اسپر خاتمہ ہوا مولوی ادریس صاحب تشریف لیگئے اور ابتک کتاب لیکر نہیں آئے حالانکہ یہاں سے بالکل قریب ہی رہتے ہیں۔ ہم لوگ منتظر ہیں۔ دیکھیں کب اُن کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔

راقم عبد الغفار خریدار اہلحدیث موضع سہواد خرد ضلع اعظمگڈھ۔

نقدی کی بابت تحقیق

حضرات ناظرین اہلحدیث پر مخفی نہیں کہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۲ء کو پرچہ اہلحدیث میں ایک سوال شائع یہ ہوا تھا کہ اگر کوئی لڑکی والا مفلسی کی وجہ سے شادی کے اخراجات کا متحمل نہ ہو سکے۔ تو لڑکے والے سے کچھ نقدی شادی کے اخراجات کے واسطے لیوے تو جائز ہے یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں مجیب اول نے یوں جواب تحریر کیا تھا۔ کہ لڑکی والا نکاح کے عوض میں کچھ لے تو جائز ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لیلیا تھا اس جواب کو مجیب ثانی نے غیر صحیح فرمایا اور فرمایا کہ جواب موافق سوال نہیں ہے۔ بجواب سوال مذکور عرض ہے کہ اگر نقدی لینے سے سائل کا یہ مطلب ہے کہ نقدی لینے والا مہر لینے کی حیثیت سے لے (یعنے لڑکی والا بوقت تزویج لڑکے والے سے یوں ملتجی ہو کر شیئا من المہر دو) تو لینا جائز ہے و نیز عند الشرع قابل ملامت نہیں۔ ورنہ غالباً جو ادا ہوتے ہیں کسیکو کلام ہے۔ چونکہ یہ لینا شادی کے اخراجات کے واسطے نہیں بلکہ اور اغراض طاریہ و مقاصد ضروریہ کے لئے ہے چونکہ سائل کی یہ عبارت کہ اس علاقہ میں مروج ہوگیا ہے کہ لڑکے والا عموماً لڑکی والیکو نقدی دیوے تو لڑکی کا نکاح ہوتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ خوب مؤید و مشید ہے کہ شادی کے اخراجات کے واسطے نہیں پس سائل کا یہ لفظ مفلسی کو مقید کرنا بوجہ مفلسی کے ساتھ اور یہ کہنا کہ نقدی لینا اس واسطے جائز ہے یا نہیں کہ لڑکے والے بخوشی دیتے ہیں محض قیود اتفاقی ہیں نہ قیود احترازی۔ اگر دونوں قیود احترازی کے لئے جائیں (یعنے اگر مفلسی کی وجہ سے روپیہ جس سے اخراجات شادی متحمل ہوں اور نقدی لینا اس واسطے جائز ہو جائے کہ لڑکے والے بخوشی دیتے ہیں) تو لازم آویگا کہ لڑکی کی طرف سے شرطاً عُرفاً یا شیئا من العرائس کرنی درست ہو واللازم باطل فالملزوم مثلہ۔ اور ماننا پڑے گا سود دینا عند الشرع جائز ہو چونکہ سود دینے والا بھی آخر راضی ہی ہو کر دیتے ہیں حالانکہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بابت لعنت فرمائی ہے لعن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکل الربٰو وموکلہ الحدیث۔ اور اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ روپیہ لینا ناروا نہیں ہے (یعنے قبل نکاح یوں شرط کرلی ہے کہ اگر علاوہ مہر کے ایک سو روپیہ دوگے تو نکاح دونگا۔ ورنہ نکاح نہیں دونگا) تو اس طرح شرط لگانی باطل و عاطل ہے چونکہ یہ شرط کرنی کتاب اللہ سے ثابت نہیں اور حدیث میں وارد ہے کہ کل شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل پس نتیجہ دفان اظہر کی طرح عیاں ہے جو محتاج بیان نہیں کہ شرط کرنی باطل ہے۔ اور ان احق الشروط ان توفی بہ ما استحللتم بہ الفروج سے وہ سب شرطیں مراد ہیں کہ جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوں کما صرح بذلک الامام ابن القیم فی زاد المعاد فی ھدی خیر العباد تتضمن ھذا الحکم وجوب الوفاء بالشروط التی شرطت فی العقد اذا لم تغیر لحکم اللہ و رسولہ وقد اتفق علٰی وجوب الوفاء بتعجیل المھر او تاجیلہ والضمین والرھن بہ ونحو ذلک وعلٰی عدم الوفاء باشتراط ترک الوطی والانفاق والخلو عن المھر ونحو ذلک و نیز امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ واما شرط یخالف مقتضاہ کشرط ان لا یقسم لھا ولا یتسری علیھا ولا ینفق علیھا ولا یسافر بھا ونحو ذلک فلا یجب الوفاء بل یلغوا الشروط۔ اگر شرطسے عام مراد لیجائے (جس میں شرط نقدی سوائے مہر بھی ہے) تو محذور یہ لازم آویگا کہ شرط طلاق لاختہا و شغار وغیرہما جائز ہوں حالانکہ جناب حبیب لبیب صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے اجتناب و احتراز کا حکم ارشاد فرمایا کما ورد فی الحدیث نہی ان تشترط المراۃ طلاق اختہا ونہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الشغار والشغار ان یتزوج الرجل ابنتہ علٰی ان یتزوجہ الاٰخر ابنتہ ولیس بینہما صداق عــہ۔ پس عبارات مرقومہ مسبوقہ بالا سے خوب ہویدا و آشکار ہے کہ کل شروط جائز نہیں بلکہ جو سب شروط کتاب اللہ سے ثابت ہوں۔ وہ سب شرطیں جائز ہیں والا فلا۔ کما قال الامام الشوکانی فی النیل المراد فی الحدیث الشروط الجائزۃ لا المنہی عنہا۔ پس سائل کا مرقومہ سوال سے تین ہی صورتیں نکلتی ہیں۔ اوّل یہ کہ شیئا من المہر بوقت تزویج (جو جائز ہے) ثانی یہ کہ شرط نقدی علاوہ مہر۔ ثالث یہ کہ بوجہ اخراجات شادی (اور یہ دونوں ناجائز و باطل ہیں) کما مر بطلان کلاھما آنفاً۔ پس مجیب ثانی کا فرمانا

عـــہ اس مضمون کو مفصل مدلل دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ اجتہاد و تقلید دیکھئے (اڈیٹر)

عـــہ ترجمہ عربی ضرور کرنا چاہیے۔ (اڈیٹر)

کہ جواب موافق سوال نہیں ہے۔ کیونکر صحیح ہوگا۔ اس واسطے کہ مجیب اول نے تو صرف اس قدر فرمایا کہ لڑکی والا نکاح کے عوض میں کچھ لے تو جائز ہے۔ اور اوس کی نظیر یوں بیان فرمائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے لیا تھا۔ اس جواب میں صورت ثانیہ اور صورت ثالثہ کی تردید کی طرف تلمیح ہے (یعنے اخراجات کے لئے لینا اور شرط نقدی علاوہ مہر لینا) دونوں ناجائز ہیں۔ یہی توجہ ہے کہ ان دونوں کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ عدم ذکر سے ایماء بطلان فرمایا۔ پس تخصیص صورت اولیٰ کی ہو چکی۔ جس کا جواز مسلم ہے وھو المطلوب۔ بلکہ طرفہ بر طرفہ اینکہ مجیب اول نے جتنی قیود کے ساتھ مقید کی ہیں کل بلفوائد ہیں۔ جو مشتے نمونہ از خروار عرض کئے دیتا ہوں جیسا کہ مجیب اول کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لیلیا کیا اچھی قید ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنے تصرف کے واسطے لیلیا تھا۔ جس سے معترض کا اعتراض بجا ہو۔ پس آپکے لینے کی وجہ یہ کہ آپ چونکہ ولی ہیں اور ولی کا فعل اور قول افعال سے مقدم ہوتا ہے جیسا کہ شرط رضائے ولی ہر نکاح کیلئے ضروری ہے خواہ عورت بیوہ ہوں خواہ باکرہ۔ اگر بوقت نکاح ولی نہوں اور بغیر ولی کے نکاح دیدے تو نکاح باطل ہوتا ہے بدلیل قولہ علیہ السلام لا نکاح الا بولی وایما امرأۃ نکحت بغیر اذن ولیہا فنکاحہا باطل الحدیث اگر بعد نکاح ہو جانے کے ولی راضی ہو جائیں تو وہ نکاح باقی نہ رہیگا۔ بلکہ نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر چیز کے لئے فعل ولی تقدم ہے چونکہ عورات ناقصات العقول ہوا کرتی ہیں اسیطرح یہاں بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لیلیا۔ لیکن درحقیقت شے مذکور حضرت فاطمہ رضہ دختر نیک اختر فخر عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے جیسا کہ فاعطہا شیئا سے مفہوم ہوتی ہے اور فاعطہا شیئا سے یہ بھی بات ظاہر ہوتی ہے کہ مہر کامل ہر صورت میں نہیں بلکہ بعض صورت میں ہے جیسا کہ غیر مدخولہ وغیر موطوۃ کا مہر نصف ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ جیسا کہ مجیب اول نے بھی اشارہ کیا ہے بقولہ (کچھ لے تو جائز ہے) ھذا ما ظھر لی الآن لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ نیاز مند ابو الاشفاق محمد اسحاق عفی لہ دہلوی المسیر متھوی۔

قابل توجہ گذارش

بخدمت شریف فاضل اجل مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب دام اقبالکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عبارت ذیل قبل ازیں آپ کی خدمت میں ارسال کی گئی تھی لیکن افسوس ہے کہ تا حال درج اخبار نہیں ہوئی۔ چونکہ مضمون ذیل ایک اہم اور ضروری اور خالصۃً للہ ہے اور اس مضمون کا مسکن بجز اخبار اہلحدیث کے دوسرا اخبار نہیں ہو سکتا لہذا مکرر مضمون مذکور ارسال خدمت ہے امید کہ اب درج اخبار فرماکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہونگے۔ وھو ہذا۔

ایک حنفی مولوی صاحب کے بارہ سوالات (مرسلہ ناچیز) اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۶ و ۷ میں طبع ہوئے ہیں ان سوالات کے جوابات مولانا ابو الوفاء دام مجدہٗ نے مولوی ابو القاسم صاحب محدث بنارسی اور مولوی ابو النعیم صاحب فاضل حیدرآبادی سلمہما اللہ عزوجل کے تحویل کئے ہیں۔ از انجملہ فاضل بنارسی کے مختصر وجامع جوابات اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۳ و ۴ میں درج ہو چکے ہیں لیکن باوجود انتظار مزید کے فاضل حیدرآبادی کے جوابات تا حال درج اخبار نہیں ہوئے اون ایام میں حیدرآباد بوجہ طاعون آماجگاہ مصائب دکھن بنا تھا۔ اب چونکہ خداوند پاک کا فضل ہو چکا ہے لہذا مولانا کے ذات منبع برکات سے توقع ہے کہ اب اس مذہبی فرض سے سبکدوش ہونگے۔

ہم مولانا محمد زکریا صاحب لبوچھیدی کے احساس مذہبی واحسان کے بے حد ممنون ہیں کہ مولانا نے کمال ہمدردی سے اپنے جوابات مصرحہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۱۲ء میں طبع فرمایا ہے۔ اسی طرح تمام علمائے اہل سنت والجماعت سے توقع ہے کہ اپنے اپنے جوابات مدللہ سے ہم دردان فتادہ طریقاں کی امداد فرمائیں گے۔ چونکہ ناچیز اندریں خصوص ایک مفصل رسالہ لکھا ہے اوس کے دوسرے حصہ یا ضمیمہ میں علماء کرام کے جوابات درج کیجائینگی جس سے رسالہ کی دلچسپی واستحکام میں معتدبہ اضافہ ہوگا۔ نیز طالب حق کے لئے ایک قطعی فیصلہ بین حق وباطل ہوگا۔

محمدی بھائیوں سے خالصۃً للہ درخواست یہ ہے کہ علماء فحول کے جوابات جو درج اخبار ہوئے یا ہونگے وہ اپنے اپنے مقامی علماء دین واصحاب ذی علم کو بتلا کر بشرط اتفاق اون کے مواہیر یا دستخطیں ایک کاغذ پر ثبت کرواکر ناچیز کے نام روانہ فرمائیے اور بعبارت حسنہ اوس کاغذ پر لکھدیں کہ فلان جواب سے ان علماء کو اتفاق ہے۔ بصورت اختلاف جو کچھ وہ حضرات مناسب الفاظ میں جواب دینا منظور فرماویں۔ جواب لکھوا کر اوس کے محاذی مواہیر ودستخطیں تمام علماء مقامی کے ثبت فرماکر خادم کے نام روانہ فرماویں۔ چونکہ تمام جوابات ومواہیر ودستخطیں رسالہ مذکور میں نقل کرلئے جائینگے ہر ایک شہر وقصبہ کے جو دینی بھائی یہ فرض اپنے ذمہ لیں وہ دو باتوں کا ضرور خیال رکھیں۔ اولاً یہ کہ جن جوابات سے وہ علماء متفق ہوں اوسکا حوالہ بتلائیں۔ اور شکستہ دستخطیں اور طغرائی مواہیر کو واضح طور پر الفاظ میں بازو بر لکھدیں۔ دیکھئے کون اللہ کا نیک بندہ اس اہم وضروری ومذہبی کام میں خالصۃً للہ ناچیز کا ہاتھ بٹاتا ہے۔ خدا اس نیک بندہ کو فلاح دارین عطا فرماوے۔

راقم آثم محمد عبد القادر مدرس مدرسہ گلستان گدوال ڈاکخانہ ضلع رائچور دکن علاقہ نظام۔

شریعت وطریقت۔ قابل دید رسالہ قیمت ۱ر منیجر۔

AsliAhleSunnet.com

خطبہ میں گوٹ مار کر بیٹھنا

کیا فرماتے ہیں علماء اہل حدیث اس مسئلہ میں کہ جمعہ میں گوٹ مار کر بیٹھنا اور امام خطبہ پڑھتا ہو جائز ہے یا نہیں۔ بعض اہل علم اس قسم کے بیٹھنے سے منع کرتے ہیں اور ناجائز کہتے ہیں اور اس کی دلیل انس کی روایت جو مشکوٰۃ میں ہے پیش کرتے ہیں۔ اور مولف تحفہ محمدیہ نے بفعل ابن عمر اس کو جائز لکھا ہے پس ارشاد ہو کہ صحیح کیا بات ہے؟

الجواب وھو الملھم للصدق والصواب

اللّٰھم لک الحمد۔ جمعہ میں خطبے کے اندر گوٹ مار کر بیٹھنا جائز ہے۔ اس کی نہی کسی حدیث مرفوع صحیح سے نہیں ملتی بلکہ اس کے جواز پر چند آثار صحیحہ دال ہیں فی سنن ابی داؤد عن یعلی بن شداد بن اوس قال شھدت مع معاویۃ بیت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل من فی المسجد اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتھم محتبین والامام یخطب۔ ابوداؤد میں یعلی بن شداد بن اوس سے مروی ہے کہا اونہوں نے کہ میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا اونہوں نے ہم لوگوں کو جمعہ پڑھایا میں نے دیکھا کہ کل صحابہ کرام جو حاضرین مسجد تھے گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے تھے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا۔ قال ابوداؤد وکان ابن عمر یحتبی والامام یخطب کہا ابوداؤد نے کہ حضرت ابن عمر خطبے کے اندر گوٹ مار کر بیٹھا کرتے تھے۔ وصلہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں اس طرح موصول کیا ہے حدثنا ابوخالد الاحمر عن محمد بن عجلان عن نافع عن ابن عمر انہ کان یحتبی والامام یخطب حدیث بیان کی ہم سے ابوخالد احمر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عجلان سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے کہ بے شک وہ گوٹ مار کر بیٹھا کرتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا تھا۔ ثم ساق بسندین آخرین عن ابن عمر۔ واخرج ابن ابی شیبۃ ثنا الضحاک بن مخلد عن سالم الخیاط قال رأیت الحسن ومحمد اوعکرمۃ بن خالد المخزومی وعمرو بن دینار وابا الزبیر وعطاء یحتبون یوم الجمعۃ والامام یخطب۔ اور نکالا ابن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ہم سے ضحاک بن مخلد نے وہ روایت کرتے ہیں سالم خیاط سے کہا اونہوں نے دیکھا میں نے حسن اور محمد اور عکرمہ بن خالد مخزومی اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر اور عطاء کو جمعہ کے دن خطبہ میں گوٹ مار کر بیٹھا کرتے تھے۔ اور یہی مذہب ہے حضرت انس بن مالک اور قاضی شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم ابن سلامۃ کا ان سب حضرات نے فرمایا کہ خطبے کے اندر گوٹ مار کر بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ ابوداؤد میں ہے وانس بن مالک وشریح وصعصعۃ بن صوحان وسعید بن المسیب وابراھیم النخعی ومکحول واسمٰعیل بن محمد بن سعد ونعیم ابن سلامۃ قال لا باس بھا۔ اور بھی اوس میں ہے قال ابوداؤد لم یبلغنی ان احدا کرھھا الا عبادۃ بن نسی کہا ابوداؤد نے مجھکو یہ بات نہیں پہنچی کہ کسی نے اس کو مکروہ سمجھا ہو مگر صرف ایک شخص عبادہ بن نسی نے جو تابعی ہیں۔

الحاصل آثار واخبارات مندرجہ بالا سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے اندر گوٹ مار کر بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جائز ہے۔ اور اسی پر عمل ہے صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین وعلماء محدثین رحمھم اللہ تعالٰے کا۔

اب رہی وہ حدیث جو انسؓ سے مشکوٰۃ میں مروی ہے اس کی اسناد یوں ہے حدثنا محمد ابن عوف حدثنا المقرئ ثنا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عن سھل بن معاذ عن انس عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب یعنی حدیث بیان کی ہم سے مقری نے کہا اونہوں نے حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں ابو مرحوم سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن معاذ سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو۔

یہ حدیث دو وجہ سے قابل حجت نہیں اول اس حدیث میں دو راوی ضعیف ہیں ان کی حدیثیں مقبول نہیں ہیں۔ ایک ابو مرحوم اور دوسرا سہل بن معاذ۔ کما فی اسماء الرجال ابو مرحوم عبد الرحیم بن میمون مولی بنی لیث مصری ایضا ضعفہ ابن معین وقال ابوحاتم الرازی لا یحتج بہ یعنے ابو مرحوم عبد الرحیم بیٹا میمون کا بنی لیث کا غلام مصر کا رہنے والا ہے اس کو بھی ابن معین نے ضعیف کہا ہے۔ اور ابوحاتم رازی نے کہا یہ قابل احتجاج نہیں ہے۔ اور یہ امر کتب اصول حدیث سے ثابت ہو کہ ضعیف حدیث اعمال میں مستعمل نہیں۔ وسھل بن معاذ کنیتہ ابوانس جھنی مصری ضعفہ یحیی بن معین وتکلم فیہ غیرہ۔ اور سہل بن معاذ اوس کی کنیت ابوانس ہے جہنی مصری ہے ضعیف کہا اس کو یحیے بن معین نے اور کلام کیا اس شخص کے باب میں ان کے سوا اوروں نے۔ ثانیا۔ خود حضرت انس بن مالک رضہ جو اس حدیث نہی کے راوی ہیں اون کا فعل اس حدیث کے خلاف بسند صحیح ثابت ہے۔ اور بہت تعجب ہے کہ ایسے جلیل القدر صحابی منھی عنہ کے فاعل ہوں۔ پس موافق اصول حدیث یہ روایت نہی احتبار کی دلیل نہیں ہوسکتی کما لا یخفی علے الماھرین واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

حررہ ابونعیم محمد ابراہیم بہاری کان اللہ لہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ

محمد ابوطاہر بہاری عفاعنہ الباری مدرس اول مدرسہ احمدیہ مظفرپور شاخ مدرسہ احمدیہ آرہ۔

آیات متشابہات۔

اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق

قیمت ۳/ منیجر

صدائے دنیا۔ تدارک دنیا ابطال آریوں کا رد ۱/ منیجر

AsliAhleSunnet.com

کھلی چٹھی
بنام مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی۔

جناب من! تسلیم۔

میں آپ سے ذیل کا سوال کرتا ہوں اور قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ مجھے آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ امید ہے کہ اسکا جواب بھی اپنے اخبار میں دینگے۔

سوال۔ آپنے جو حلقۂ ربانی ایجاد کیا ہے اور اس میں کو نماز کی سخت تاکید کی ہے اور اول شرط قرار دی ہے۔ تو آپ کیا خود ایمان سے اپنے خدا کی قسم کھا کر جواب دے سکتے ہیں کہ آپ خود پانچ وقت تو درکنار ایک وقت کی بھی نماز دن بھر میں پڑھتے ہیں؟ اگر آپکا کوئی دوست یا عزیز یا کوئی اور معزز آدمی دہلی کا آپ کی نماز پڑھنے کی شہادت دیدیگا تو میں بجائے آپ کو سو روپیہ نذرانہ دوں گا یا آپ کے اس امر کی کہ جو روپیہ آپنے مسلمانوں سے کلام مجید کے انگریزی ترجمہ کے نام سے لیا ہے۔ وہ ترجمہ آپنے خود کیا ہے یا کسی شخص سے کرایا ہے۔ کیونکہ آپ خود تو انگریزی نہیں جانتے۔ رفیع الدین جگ جن کا آپنے نام اخبار میں لکھا ہے وہ انکار کرتے ہیں علاوہ اس کے وہ بیچارہ اتنی لیاقت نہیں رکھتے جس کا وہ خود اعتراف کرتے ہیں پھر ترجمہ کسنے کیا وہ ترجمہ کہاں ہے اور روپیہ کا حساب کیا ہے آپ اسکو بھی ثابت کر دینگے تو سو روپیہ آپکی نذر ہوگا۔ فقط

راقم حافظ عبدالرحیم خان ٹھیکہ دار موری دروازہ دہلی۔

ایڈیٹر۔ سوال معقولیت سے ہو تو درج کرنے میں مضائقہ نہیں مگر تیز کلامی اور ذاتی طعنے بے معنے قابل ترک ہیں نامہ نگاروں کو ہمیشہ اسکا خیال رکھنا چاہئے۔

تعاقب
بابت زکوٰۃ مکانات

جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۳ مئی ۱۹۱۲ء میں زیر عنوان "فتاویٰ" سوال نمبر ۲۳ (اخبار میں غلطی سے فقط نمبر ۳۷ لکھا ہے) کا جو جواب آپنے دیا اوس کے متعلق میں نے آپکو ایک خط لکھکر درخواست کی تھی کہ اس خط کو اخبار میں درج فرما دیجئے مگر آپ نے ابھی تک اوس خط کو نہ تو درج اخبار فرمایا نہ اوس کا کوئی تسلی بخش جواب ہی لکھا۔ میں نے علماء سے دریافت کیا ہے اکثر یہی فرماتے ہیں کہ نہ تو مکان پر زکوٰۃ ہے اور نہ اوس کے کرایہ پر بلکہ زکوٰۃ کی یہی صورت بتلاتے ہیں کہ اخیر سال پر اگر کرایۂ مکان سے کچھ بچ رہے تو دیگر اموال قابل زکوٰۃ میں شامل کر کے اوس پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو دو ہزار روپیہ سالانہ مکان کے کرایہ کی آمد ہے اور اخیر سال پر اوس کے فقط دو سو ہی روپے بچے ہیں تو اوس دو سو روپے پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا ہوگی اور اگر کچھ بھی نہیں بچا تو زکوٰۃ بھی نہیں۔ اس کے برخلاف آپ فرماتے ہیں کہ کرایہ کے مکانات کو مثل اراضی مزروعہ کے سمجھکر بلحاظ مرمت شکست ریخت بیسواں حصہ سالانہ آمدنی کا زکوٰۃ میں دینا چاہئے۔ اس صورت میں دو ہزار روپیہ سالانہ مکان کے کرایہ کی آمدنی پر سو روپے زکوٰۃ دینا چاہئے۔ اگرچہ اوس شخص کے پاس مکان کے کرایہ کی آمدنی سے کچھ بھی نہ بچا ہو یا اگرچہ دو سو روپے بھی بچے ہوں۔ پس ہر دو آراء میں سخت اختلاف ہے اسلئے اگر آپ اس بحث کو زیر عنوان "مذاکرہ علمیہ در بارہ زکوٰۃ مکانات سکونتی و مکانات کرایہ" شروع فرماتے تو علماء کو اس مسئلہ پر اظہار رائے کا حق حاصل ہو جاتا اور کوئی خاطر خواہ فیصلہ ہو جاتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ پرچہ میں ضرور اس بحث کی ابتداء فرما دیجئے۔ فقط والسلام

راقم ح۔ ر۔ ابراہیم نیتے والے از ابراہیم پور (بمبئی)

اہلحدیث۔ اس طرح تو مد زکوٰۃ بند ہو جائے گی آجکل مکانات کی تجارت سب سے زیادہ ہے مجھے امید ہے علماء کرام اس پر توجہ فرمادینگے۔

حص وث ویل تدامت دید کا ابطال دید سے۔ قیمت ۱/

ایک مسئلہ کی تصحیح

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ جمادی الاخرے ۱۳۳۰ھ فتاوے کالم میں ایک سوال مع جواب شائع ہوا ہے سوال کا مضمون یہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے شراب روئی میں بھگو کر جسم پر لیپ کرنا جائز ہے یا نہیں اور جواب کا مضمون یہ ہے کہ شراب سے لیپ کرنا تو جائز ہے مگر نماز کے وقت اس کا دھو ڈالنا ہوگا کیونکہ شراب نجس ہے۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ سوال مذکورہ کے دو جز ہیں۔ ایک یہ کہ بیماری کی وجہ سے کسی حصہ جسم کو جو شراب سے لیپ کیا گیا ہے دھو ڈالنا چاہئے یا نہیں! میرے خیال میں سوال مذکور کے پہلے جز کا صحیح جواب یہ ہے کہ نہیں جائز ہے اسلئے کہ شراب حرام ہے اور حرام چیز سے عموماً اور شراب سے خصوصاً علاج معالجہ کرنے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطلقاً منع فرمادیا ہے۔ اور کسی دلیل سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ امراض کے علاج میں حرام چیز کا استعمال بطور اکل و شرب تو ناجائز ہے مگر بطور ضماد اور لیپ وغیرہ کے جائز۔ پس حرام چیز سے علاج معالجہ کرنا مطلقاً ناجائز ہے خواہ اوسکا استعمال بطور اکل و شرب کے ہو یا بطور ضماد اور لیپ وغیرہ کے ہو۔

اور نیز ایک اثر سے (جو حدیث مرفوع کا حکم رکھتا ہے) یہ ثابت ہوتا ہے کہ حرام چیز میں شفا ہی نہیں ہے یعنی جس چیز میں شفا ہی نہیں ہے تو اوس سے دوا علاج کرنا (اگرچہ بطور لیپ ہی کے ہو) بے معنے۔ ذیل کی حدیثیں بغرض ملاحظہ معروض ہیں۔

عن وائل ابن حجران طارق بن سوید الجعفی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہاہ عنہا فقال انما اصنعہا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء رواہ احمد ومسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ۔ ترجمہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کا مسئلہ پوچھا تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو شراب سے

AsliAhleSunnet.com

منع فرمایا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ میں اوسے دوا کی غرض سے بناتا ہوں آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شراب دوا نہیں ہو بلکہ وہ بیماری ہے اس حدیث کو احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔"

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تتداووا بحرام رواہ ابوداؤد۔ ترجمہ۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے بیماری اور دوا دونوں نازل فرمائی ہے اور ہر بیماری کی ایک دوا مقرر فرمادی ہے۔ پس تم لوگ دوا علاج کرو مگر حرام چیز سے دوا علاج نہ کرو اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ وقال ابن مسعود فی المسکر ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم ذکرہ البخاری۔ ترجمہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ لانیوالی چیز کے بارہ میں فرمایا ہے کہ یہ یقینی بات ہو کہ اللہ نے تمہاری شفا حرام چیز میں نہیں رکھی ہے۔ اس اثر کو بخاری نے ذکر کیا ہے (یہ تینوں حدیثیں منتقے الاخبار مع نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۳۴۴ سے نقل کیگئی ہیں)

سوال مذکور کے دوسرے جز کا صحیح جواب اس امر کی تحقیق پر موقوف ہو کہ شراب نجس ہو یا نہیں۔ اگر دلیل سے ثابت ہو جائے کہ شراب نجس ہو تو صحیح جواب وہی ہے جو مجیب اول صاحب نے تحریر فرمایا ہے یعنی شراب سے لیپ کئے ہوئے عضو کو نماز کے وقت دہو ڈالنا چاہئے اور اگر کسی دلیل سے شراب کی نجاست نہ ثابت ہو تو چونکہ ہر چیز اصل میں طاہر ہے اس لئے مجیب اول صاحب کا جواب غلط ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ ائمہ اربعہ (یعنے امام ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام احمد ابن حنبل) رحمہم اللہ تعالے بھی نجاست شراب کے قائل ہیں۔ مگر کس دلیل سے حضرات ممدوحین اوسے نجس قرار دیتے ہیں؟ مجھے معلوم نہیں۔ البتہ بعض کتابوں میں جو دلیل شراب کی نجاست کی دیکھی جاتی ہے وہ میرے خیال میں اثبات مدعا کے لئے ناکافی ہے

مجیب اول صاحب نے شراب کو نجس تو فرما دیا مگر اوس کی کوئی دلیل بیان نہیں فرمائی۔ مجھے امید ہے کہ جناب مجیب اول صاحب نجاست شراب کی دلیل سے بذریعہ اپنے اخبار کے خاکسار کو ممنون و سرفراز فرماوینگے۔ اور کیا عجب ہے کہ وہ ساتویں پارہ کی آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ الآیۃ کو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش فرمائیں مگر قبل پیش کرنے کے اون کو آیت مذکورہ میں اچھی طرح غور فرمالینا چاہئے۔

خادم الحفاظ محمد عبدالعزیز طالب العلم خلف مولوی محمد عبدالسلام صاحب مبارکپوری۔

اہلحدیث۔ آپکے دلائل میں غور طلب بات صرف یہ ہے کہ خمر وغیرہ جو حرام ہے تو اس کی علت حرمت کیا ہے محض سکر چنانچہ حدیث کل مسکر حرام اسکا اظہار کرتی ہے کہ بحکم اصول حمل پر مشتق میں مبدا علت ہوتا ہے یعنی اسکار پس جس طرح سے وہ نشہ لاوے یا لاسکے اوس طریق سے علاج منع ہوا نہ کہ ضماد وغیرہ سے

دوسرے جز پر مجھے بھی اصرار نہیں اگر ثابت نہیں تو نہ سہی آثار نے کی بھی حاجت نہیں۔ یہی جواب دوسرے مضمون کا ہے جو یہ ہے۔

ایک اور

ابعد بخدمت شریف مولانا و استاذنا وامامنا و حبیبنا و اخانا جناب مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ واضح ہو کہ آپ مہربانی فرماکر سطور ذیل اخبار اہلحدیث میں تحریر فرمادیجئے تاکہ ہدیہ ناظرین ہو دیں بندہ شکر گذار ہوگا۔ اخبار اہلحدیث ۶ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ میں سوال ۲۶۱ کسی بیماری کی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ جواب ۲۶۱ لیپ کرنا تو جائز ہوگا مگر نماز کے وقت دہو ڈالنا ہوگا۔ کیونکہ شراب نجس ہو۔"

دوسرا سوال اخبار اہلحدیث ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ سوال نمبر ۲۷۶ حاملہ کو وضع حمل کے بعد جائے مخصوصہ میں شراب کا شافہ بناکر چڑھاتے ہیں اوس سے جو زخم کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ کیا ایسے موقع پر شراب کا استعمال جائز ہے۔

جواب نمبر ۲۷۶۔ اگر مفید ہو تو جائز ہے شراب کا پینا حرام ہے ضماد وغیرہ حرام نہیں (دلیل) کل مسکر حرام میں اسیطرف اشارہ ہے کہ نشہ حرام ہو۔"

عاجز نے ہر دو سوال جواب بتحقیق پڑھے اور خیال کیا مگر تسلی نہ ہوئی۔ کیونکہ صحاح ستہ میں عاجز نے کئی جگہ پڑھا تھا اسلئے اب بھی دوبارہ نظر ڈالی تو یہ چند سطور ہدیہ ناظرین ہیں۔ کما قال ابن مسعود فی السکر ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم بخاری پارہ ۲۳۔ ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالے نے تمہاری شفا ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کیں ہیں۔"

عن طارق بن سوید الجعفی رضی اللہ عنہ سأل النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہاہ او کرہ ان یصنعہا فقال انما اصنعہا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء صحیح مسلم جلد ۵ صفحہ ۲۰۹۵ وابن ماجہ۔ ترجمہ۔ طارق بن سوید جعفی رض نے رسول اللہ صلے اللہ سے پوچھا شراب کو آپنے منع کیا یا ناپسند کیا اوسکے بنانے کو وہ بولا (طارق) میں دوا کے لئے بناتا ہوں آپنے فرمایا وہ (شراب) دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔" فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ملا ہو حرام ہو اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسیطرح حرام ہو شراب کا پینا پیاس کی حالت میں۔ حقیقت میں عبداللہ بن مسعود کا کہنا درست ہو شراب اول تو دوا نہیں ہے بلکہ کمبخت نری بیماری ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو اوس سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور ضرر پیدا ہوتا ہے۔ یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے امام مالک کے نزدیک دوا کے لئے بھی شراب کا پینا درست نہیں اور شافعیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ نووی نے کہا اگر کوئی اعضاء کاٹنے کی ضرورت ہو دے تو عقل کو دور کرنے کے لئے شراب پلانا درست ہے مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کہتے ہیں اب شراب پلانے کی ضرورت نہیں ہے کلوروفارم اور کوکین دوائیں نکلی ہیں کہ بلا تکلیف لئے اپریشن ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اپنے بندوں پر حنفیہ کے نزدیک شراب کا استعمال کرنا ضرورت کی حالت میں درست ہو۔ مثلاً گلے میں نوالہ اٹک جاوے

AsliAhleSunnet.com

اور بیانی نہو دے یا حکیم حاذق کہے کہ اس بیماری کی بے سوا شراب کے اور کوئی دوا نہیں ہے تو حنفیہ اور ونوی کے نزدیک شراب کا پینا درست ہو۔ مگر حدیث شریف میں ظاہر ہے کہ شراب خود بیماری ہے۔ بیماری کے دو معنے ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ گناہ کبیرہ ہے اور بہر گونہ بیماری ہے دوسرے یہ معنے کہ شراب سے بیماری پیدا ہوتی ہے شفا نہیں ہوتی دونوں سچ ہیں۔ شراب سے مسلمانوں کو سوائے ضرر کے کبھی فائدہ حاصل نہوگا اور بادی النظر میں جو کسیکو شراب پینے سے پہلے پہل کچھ فائدہ نظر آتا ہے یہ فائدہ نہیں بلکہ مقدمہ ہے اوس بڑے نقصان کا جو آگے چلکر پیدا ہوگا اب تمام اطباء اتفاق کرتے جاتے ہیں کہ شراب میں نقصان ہی نقصان ہے اور فائدہ موہوم جمہور کا یہی قول ہے کہ نجس اور حرام دواؤں سے علاج کرنا یا ضماد کرنا حرام ہے کیونکہ شراب سے علاج کرنے کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ممانعت ثابت ہے جو قیامت تک ممانعت جاری ہے۔ شراب کے استعمال سے مطلق پرہیز کرنا بہت ٹھیک اور شفا ہو۔ اور موجب ثواب ہے خادم العلماء شمیدن سے ۲۶۴۲

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہے ۱۳ ار ستمبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آیندہ خریداری منظور نہو تو براہ مہربانی والپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ خاکسار بنیجر

۷۳۵	۸۵۳	۸۹۸	۹۱۲
۹۱۶	۹۲۴	۹۵۰	۱۰۳۵
۱۲۵۴	۱۲۶۱	۱۲۷۵	۱۲۷۷
۱۵۱۳	۱۵۳۶	۱۷۲۲	۱۷۴۳
۱۸۹۱	۱۹۰۵	۱۹۵۶	۲۰۳۳
۲۰۵۳	۲۰۵۷	۲۰۵۹	۲۰۶۷
۲۰۶۸	۲۰۷۰	۲۰۸۰	۲۱۹۹
۲۲۱۱	۲۲۱۴	۲۲۲۳	۲۲۴۰
۲۴۴۶	۲۴۴۷	۲۴۴۸	۲۴۴۹
۲۴۵۰	۲۴۶۰	۲۴۶۵	۲۴۶۶
۲۴۶۷	۲۴۶۸	۲۴۷۳	۲۴۷۶
۲۴۷۰	۲۴۷۹	۲۴۸۰	۲۴۹۷
۲۴۹۹	۲۵۸۱	۲۶۱۳	۲۶۱۵
۲۶۱۷	۲۶۵۷	۲۶۹۲	۲۶۹۹
۲۷۱۰	۲۷۱۱	۲۷۱۲	۲۷۲۵
۲۷۲۸	۲۷۲۹+		

متفرقات

تقریظات - القرض اس رسالہ میں مصنف نے قرض سے بچنے کی تدابیر اور قرض کی برائیاں اور القرض مقراض المحبت کا پورا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۲/ ملنے کا پتہ منیجر علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ۔

المقبول - ایڈیٹر صاحب علیگڈھ گزٹ کے ۲۷ علمی مضامین مفیدہ کا مجموعہ حجم صفحات ۲۰۰ قابل دید - قیمت ۱۲/

نماز مترجم چھوٹی تقطیع دو سطروں میں نہایت خوشخط چھپی ہے بچوں کے لئے نہایت مفید قیمت ۳/ ملنے کا پتہ:- شیخ نیض محمد - گلی شیخ جھنڈو - گجرانوالہ پنجاب

تلاش کتاب

ہمارا مدرسہ دار الہدے چونکہ اہلحدیث ہے تعلیم بھی طلباء کو اہلحدیث کے مذہب پر ضروری ہے اب ناظرین اہلحدیث وغیرہ کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمیں ایسے رسالہ کی ضرورت ہے کہ نظم شدہ مختصر فارسی جس میں بیان وضو اور غسل اور نماز اور روزہ کا مذہب اہلحدیث کے مطابق ہو جو طلباء کو کریما کے بعد پڑھایا جاوے اور قائم مقام نام حق کے کیا جاوے جس کو معلوم ہو ضرور اطلاع دے۔

دیگر طبی سوال

میرے عزیز کو عرصہ چار سال کا ہوا ہے کہ بخار آیا تھا۔ بخار کے بعد شب کوری ہوگئی علاج بھی کرایا لیکن ابتک شب کوری موجود ہے اگر کسی صاحب حاذق کے پاس نسخہ مجربہ ہو تو اطلاع فرماویں۔

دیگر - عرصہ آٹھ سال کا ہوا ہے کہ ایک شخص کو ناسور ہوا تھا علاج بہت کئے ہیں لیکن ابتک ناسور بند نہیں ہوا اب نسخہ مجربہ کی ضرورت ہے کوئی طبیب واقف عنایت فرماوے۔

خاکسار محمد نیض اللہ از مدرسہ دار الہدے ضلع سکھر سندھ

طبی سوال

میرے ایک دوست کو مرض جریان کی شکایت ہے۔ کثرت جماع کے باعث مبتلا ہے اور بیان کرتا ہے۔ کہ ایام طفولیت میں تھوڑا عرصہ جلق بھی لگاتار ہا ہے۔ عمر اس کی تقریباً ۳۵ سال ہے۔ حالت یہ ہے کہ قبض رہتا ہے اور تالوا ور حلق جلتا رہتا ہے۔ آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ اور آنکھوں سے رطوبت بھی نکلتی رہتی ہے سر چکراتا ہے۔ کمزوری دماغ اور اعضا رشکنی اور ضعف بصر کی سخت شکایت ہے پاخانہ کے وقت پیشاب کے راستہ سفید پانی نکلتا ہے۔ اس واسطے نہایت عجز سے ملتجی ہے کہ ناظرین اہل حدیث سے کوئی صاحب مجرب اور کم خرچ نسخہ تجویز فرماویں۔

نیز اسی شخص کی عورت کو ماہواری ایام کی بیقاعدگی کا عارضہ عرصہ ایک سال سے لاحق ہے۔ کبھی بارہویں کبھی پندرہویں کبھی اٹھارہویں دن حیض کا خون آجاتا ہے۔ عورت بہت دبلی ہو رہی ہے۔ اسکے واسطے بھی ناظرین اہلحدیث سے نسخہ کی استدعا ہے۔ مریض از کی حالت نہایت غریبانہ ہے براہ عنایت کم خرچ مجرب نسخہ تجویز فرمایا جاوے۔ والسلام۔

(راقم حاجی قطب الدین خریدار ۲۷۰۲)

ضرورت مدرس

دو لڑکوں کو قرآن شریف اور فارسی پڑھانے کے لیے ایک خوش الحان عالم کی ضرورت ہے۔ مکان رہائش کے علاوہ ۵/ تنخواہ ملیگی۔

شیخ عبد الرحمان سٹیشن ماسٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے امروسی ضلع لکھنؤ۔

مولوی عبد الحکیم صاحب سکندرآبادی

جو ناگپور میں لڑکے پڑھاتے پر چند روز رہے تھے۔ عمر چالیس سالہ رنگ سانولا - کوتاہ قد ناظرین میں سے کسی صاحب کی ان کی ملاقات ہو تو ہمیں اطلاع دیں اور اون کو ہمارا یہ پیغام دیں کہ میواڑ والے آپکے بہت آرزومند ہیں۔ ہو سکے تو ادہر پھر تشریف لادیں ہم منتظر ہیں۔ عبد العزیز خان خریدار اہلحدیث از پوسٹ مواڑ ضلع ناگپور

اتباع سلف۔ سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق بحث قابل دید ہے ص ۱۶

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

ہندو مسلم اتحاد

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

دنیا مانتی ہے کہ صلح جیسی کوئی چیز نہیں شیخ سعدی مرحوم جو ایشیا کے ملک الشعراء ہونے کے علاوہ اعلےٰ درجہ کے اخلاقی فلاسفر گذرے ہیں جنکی عزت ہندو مسلمان بلکہ یورپ کے دلوں میں بھی برابر ہے آپنے صلح کی زندگی کو کیسے عجیب پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں سے

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

یعنے تمام دنیا کی خیر و برکت صلح سے حاصل ہوتی ہے اور تمام دنیا کی بے برکتی بے اتفاقی سے ہوتی ہے اس بنا پر چاہئے تو یہ تھا کہ دنیا کے کل انسان باہمی صلح سے رہتے کل نہیں تو ایک ملک کے ایک ملک کے نہیں تو ایک مذہب کے تو ضرور ہی رہتے مگر افسوس ہے کہ واقع اسکے بالکل برخلاف ہے جہاں دو آدمی ہیں وہ بھی باہمی لڑتے ہیں۔ یہانتک کہ شعراء کو یہ مضمون لکھنے کا موقع ملا کہ

وہ کونسا بشر ہے جو کہ پُر شر نہیں
جو کہ پُر شر نہیں ہے تو بس وہ بشر نہیں

اسلئے مقام غور ہے کہ ایسا بدیہی فائدہ چھوڑ کر دنیا کے لوگ جنہیں سب کے سب بے عقل ہی نہیں بلکہ بہت سے عقلمند بھی ہیں کیوں صلح اور اتفاق سے نہیں رہتے اور کیوں آپس میں اتنا لڑتے ہیں کہ جنگلی درندوں کی لڑائیاں بھی بھلا دیتے ہیں اسکا جواب وہی صحیح ہے جو خالق اور بانی فطرت انسانی نے اسی کی وجہ بتلانے کو فرمایا ہے اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ یعنے ہر نفس کو اپنا لالچ ہے قوموں کو قوموں کے مقابلہ میں لالچ ہے تو افراد کو افراد کے مقابلہ میں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں کوئی فائدہ ہندوؤں کو ہوتا ہے مسلمان بول پڑتے ہیں اور اسکے مقابلہ پر فائدہ حاصل کرنے کی سعی بلیغ کرتے ہیں اور جہاں مسلمانوں کو فائدہ حاصل ہونا ہوتا ہے وہاں ہندو آوازہ بلند کرتے ہیں تمثیل کے لئے کونسلوں کی ممبری موجود ہے مسلمانوں کے اس سوال پر کہ ہمارا انتخاب الگ ہو جو ہندوؤں کے کسی حق میں رخنہ انداز نہیں ہندو مخالفت کرنے میں کیوں؟ بس اسلئے کہ ہر ایک کو اپنا لالچ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمنے بارہا دیکھا جہاں افراد کا مقابلہ آن پڑتا ہے ہندو ہوں یا مسلمان وہ افراد بھی آپس میں اسی طرح جھگڑتے اور لڑتے ہیں جس طرح دو قومیں ہندو و مسلمان لڑتے ہیں اور اس وقت وہ نہیں سوچتے کہ ہم ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب کے ہیں ایک کا فائدہ بعینہ دوسرے کا ہے۔ نہیں بلکہ ایسا کہنے اور سمجھانے والوں کو وہ جواب دیتے ہیں کہ جناب قوم ایک ہو مگر گھر اور پیٹ تو الگ الگ ہے۔

ان واقعات صحیحہ کے بتلانے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں صلح کی بنیاد جو مسلم لیگ لندن نے رکھی ہے ہم اسکا خیر مقدم کرتے ہیں مگر سوال یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ واقعات صحیحہ مذکورہ بالا کا جواب کیا ہے۔ کیا ایک قوم کے فائدہ پر دوسری قوم خوش ہوگی جہاں تک صحیح واقعات شہادت دیتے ہیں جواب نفی میں ملیگا۔ ان میں اس مصالحت کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ بھی سوچنا ہے کہ ان دونوں قوموں کی لڑائی کیا ہے جہاں تک غور کیا جائے بہت سا حصہ تو فضول اور بے کار ہے خود غرض ان کو لڑواتے ہیں اور بے غرض ان کی صلح کروا دیتے ہیں۔ اور بس ہمارے خیال میں اس بحث کا بنیادی تجربہ یہ ہے کہ پہلے صلح کی جامع مانع تعریف کی جائے پھر دیکھا جائے کہ کونسی قوم اوس تعریف کے مطابق صلح سے رو گردان ہے۔ ایک تعریف صلح کی ہم کئے دیتے ہیں اور ہندو مسلم پریس کو اجازت دیتے ہیں کہ اوس پر نکتہ چینی کرکے رد یا قبول بے شک کریں۔

ہندو مسلم صلح یہ ہے کہ جو کام ملک کے لئے بلا لحاظ مذہب کسی فریق یا قوم کے مفید ہو اوس میں دونوں قومیں متفق رہیں۔

اس تعریف کے مطابق ہم دیکھتے ہیں اور انصاف سے ضرور اقرار کرتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ صلح کے جویاں رہے ہیں۔

مثال کیلئے مسٹر گوکھلے کا تعلیمی بل پیش ہو سکتا ہے مسٹر موصوف ہندو ہیں اور ہو نہ واکسرائے کی کونسل میں یہ تجویز پیش کی کہ ہندوستان میں تعلیم عام اور جبری (لازمی) ہونی چاہئے چونکہ یہ تجویز مفید تھی اسلئے (باستثناء چند) سب مسلمانوں نے اس تجویز کی تائید کی۔ کچھ خیال نہیں کیا کہ اس کا پیش کرنیوالا ہندو ہے۔ غالباً یہ واقع مسلمانوں کی طرف سے مصالحت جوئی اور دلی صفائی کے لئے کافی نظیر ہے۔

ہندو قوم مسلمانوں سے کیا رویہ رکھتی ہے اسکا اظہار ہندو پریس کے لہجے سے ہو سکتا ہے۔

ہندو پریس کو بخصوص ہم ہندی مسلمانوں ہی سے رنج نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں سے اسکو کاوش ہے واقع میں ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ دراصل انکو اسلام سے رنج ہے اور اسلام سب مسلمانوں میں خواہ ہندی ہوں یا غیر ہندی مشترک ہے۔ اس امر کے اظہار کیلئے کہ ہندو پریس کو مسلمانان عالم پر کہاں تک نظر عنایت ہے جنگ ترکی اٹلی کے واقعات کافی ثبوت ہیں ہفتہ بھر میں جو خبر ذرہ بھی ایسی آتی ہے جس میں ترکوں کی کمزوری مذکور ہو خواہ اسکی تکذیب بھی ہو گئی ہو ہندو پریس اسکو شائع کرتا ہے اور عنوان یہ ہوتا ہے "ترکی معیبت میں"۔ "ترکوں کی شکست"۔ "ترکی نزع میں" وغیرہ۔ حال ہی کا ایک تازہ نوٹ ہندو پریس کے ایک زبردست اخبار سے ہم نقل کرتے ہیں جو یہ ہے۔

ایک اور اسلامی سلطنت کا خاتمہ | جب سے سلطان ہند نے اپنی فرضی پولیٹیکل ڈیتھ وارنٹ شروع کی ہے اور اسکی اہمیت کی بناء موجودہ اسلامی سلطنتوں کو قرار دیا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ تب ہی سے اسلامی سلطنتوں کا خاتمہ ہونے لگا ہے۔ سلطنت ایران ختم ہو چکی ہے۔ طرابلس کو اٹلی نے ہڑپ کر لیا جس سے سلطنت عثمانیہ کے رعب پر سخت چوٹ پہونچی ہے۔ آخری خبر یہ ہے کہ سلطنت مراکو بھی یورپین حکمت عملی کی نذر ہو گئی ہے کیفیت یوں ہے کہ کچھ عرصہ سے سپانیہ اور فرانس نے سمجھوتہ کرکے سلطان مراکو کے اختیارات محدود کر دیئے تھے اس قدر کہ وہ اپنے ملک میں امن و امان قائم نہیں رکھ سکتا اب سلطان کو تخت سے اتار دیا گیا ہے اور اسے فرانس کے شہر مارسلز کو ایک جہاز میں سوار کرکے بھیج دیا گیا ہے۔ انگریزی جہاز میں اسے اس خیال سے روانہ کیا گیا کہ وہ فرانس کا نظر بند یا قیدی معلوم نہ ہو۔ سلطان کے حرم طنجیر میں لگے رہے ہیں۔ اب اس اسلامی اقبال کے کھنڈر کو ۱۵ ہزار پونڈ سالانہ پنشن ملا کریگی۔ غرض سمجھ لینا چاہئے کہ مراکو میں مسلمانوں کی حکومت ہمیشہ کے لئے مٹ چکی۔ (ہندوستان ۲۳ اگست ۱۹۱۲ء)

اہلحدیث۔ اللہ اکبر کیسی خوشی کا اظہار ہے مگر ان کو معلوم نہیں کہ ہندو پریس کے ایسے برتاؤ کی خبر قرآن مجید نے مسلمانوں کو پہلے ہی بتلا دی تھی غور سے سنئے۔ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ (تمہارے مخالف یہود و نصاریٰ اور مشرک چاہتے ہی نہیں کہ کسی قسم کی

ہیں اور یہ پکار کر کہتے ہیں سے کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی * یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی * ۔ طرابلس ایک سخت ہڈی یا لوہے کا چنا ہے جسے طالین حلق نگل سکتا ہے اور نہ رومن دانت توڑ سکتا ہے

فتاوے

س نمبر ۳۲۴ - جس لاش کو کسی درندے نے کھایا یا دریا میں پھینکا گیا اوسکا گور عذاب ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو کہاں پر ہوگا؟ (شکر اللہ خریدار ۲۸۰۲۵)

ج نمبر ۳۲۴ - جہاں اوس کی روح ہوگی وہاں ہی ہوگا -

س نمبر ۳۲۵ - حدیث میں پیغمبروں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اوس سے زیادہ لکھتے ہیں لیکن اون کا نام نہیں پایا جاتا ہے - اسکو ور میں کسی ہندو کا دعویٰ ہے کہ ہمارے دیوتا بھی پیغمبر تھے اور وید صحیفۂ آسمانی ہے اس کا جواب کیا ہوگا؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۲۵ - کوئی تعداد صحیح ثابت نہیں

س نمبر ۳۲۶ - قوم جنّ کے کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں اگر ہے تو اون کو گور دیا جاتا ہے یا نہیں؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۲۶ - پیغمبر ہیں مگر نام نہیں بتلائے آدمیوں کی طرح مرتے ہیں پیدا ہوتے ہیں - سب کچھ ہوتا ہے -

س نمبر ۳۲۷ - ہندو کا برہما شنو شیب وغیرہ قوم جن میں سے تھے یا انسان میں سے اور ان کے باپ کون ہیں

ج نمبر ۳۲۷ - انسان تھے باپ کا نام معلوم نہیں -

س نمبر ۳۲۸ - اگر بہشت دوزخ دنیا پر ہے تو حضرت آدم علیہ السلام جدہ میں اور بی بی حوا سراندیپ میں کہاں سے گرے -؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۲۸ - اصل بہشت سے نکالے گئے - اسی کو گرنا کہتے ہیں -

س نمبر ۳۲۹ - کسبین خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان اگر ہدایت ہو جائے تو اون کو کس طرح پر اسلام میں داخل کیا جائیگا اور اوسکا مال حلال ہوگا یا نہیں؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۲۹ - توبہ کر کے داخل اسلام کی جاوے مال حرام رہیگا - والعلم عند اللہ

س نمبر ۳۳۰ - بسا اوقات تین برس ہوئے زید ساکن . . . . بغرض تلاش معاش روانہ ہوا چند روز بعد اوس کی تلاش کی گئی تو ممباسہ میں اوس کو پایا جو شخص اوس کی تلاش میں گیا وہ اوسنے اوس کو بلانا چاہا لیکن وہ نہ آیا اوس کے بعد سے اس وقت تک کچھ پتہ نہیں اوس کی عورت کو نکاح کی بابت کیا حکم ہے؟ (از شمال)

ج نمبر ۳۳۱ - جس روز ممباسہ میں اوس کو آخری ملاقات ہوئی ہے اوس دن سے ساڑھے چار سال گذرنے پر نکاح ثانی کر سکتی ہے بشرطیکہ اس مدت میں اوس کا پتہ نہ ملے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہی ہے امام مالک کا مذہب بھی یہی ہے ردالمحتار (جو فقہ کی ایک معتبر کتاب ہے اوس) میں بھی بوقت ضرورت اس فیصلہ پر عمل کرنا جائز لکھا ہے - ہندوستان کے مشہور علماء مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی بھی اسیکے قائل ہیں (فتاوے رشیدیہ اور فتاوے لکھنوی ملاحظہ ہو)

س نمبر ۳۳۲ - ایک شخص فقط مسلمان کہلاتا تھا صلوٰت وصوم کا محافظ نہ تھا خیال میں آیا تو پڑھ لی ورنہ نہیں شخص مذکور فوت ہوا شب جمعہ کو اور یوم جمعہ ہی میں مدفون ہوا - تو فتنۂ قبر اور سوالات منکر نکیر اس کے ساتھ ہونگے یا نہیں - اگر اُسدن نہ ہونگے تو پھر کس دن ہونگے؟ (عبدالقادر از سیالکوٹ)

ج نمبر ۳۳۲ - سوال وجواب ہوں گے ایک ضعیف روایت میں آیا ہے کہ شب جمعہ کو مرنے والے کو عذاب قبر میں تخفیف ہوگی -

س نمبر ۳۳۳ - مسلمانوں میں فاسق وفاجر یوم جمعہ کو فوت ہو کر مدفون ہووے تو ان کے ساتھ عذاب قبر اور سوال منکر نکیر میں کیا حکم ہے مدلل جواب عنایت فرماویں؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۳۳ - مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ جو کوئی ذرہ جتنا بھی بُرا کام کرے گا وہ پاویگا -

س نمبر ۳۳۴ - مسلمان کامل الایمان رحلت کیا یوم جمعہ کو اور مدفون ہوا یوم جمعہ ہی میں تو اس کے ساتھ بھی سوالات وغیرہ کا قرآن وحدیث سے کیا ارشاد وبشارت ہے؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۳۴ - انشاءاللہ تخفیف ہوگی -

س نمبر ۳۳۵ - ایک شخص مسلمان اور کلمہ گو ہو کر کہتا ہے جب کوئی نماز کو بلاوے تو حیلے کر کے چلا جاتا ہے اور کبھی یوں سناتا ہے کہ نماز ایک عادت ورزش سوائے اُٹھ بیٹھ کے کچھ حصول نہیں ہے میں نماز ہرگز نہ پڑھونگا کتابیں چھاپے سے بنائی ہیں اور قلم سے لکھنا ہو جاتا ہے - تو ایسا شخص واجب القتل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۳۵ - اجازت نہیں واجب التعزیر ہے اس کو قومی طور پر علیحدہ کر دینا چاہئے -

س نمبر ۳۳۶ - ایک صوفی مولوی طریقہ حقانی کہلاتے ہوئے لوگوں سے کہتا ہے کہ نماز نہ پڑھو یہ محنت کاذب وبیکار ہے ہیں اس کو بھی نہایت عمدہ عمدہ باتیں بتلاتا ہوں تو ایسا مولوی از روئے شریعت کس حکم میں ہے؟

ج نمبر ۳۳۶ - انسی شیطان ہے بحکم خداوندی مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ایسے شخص سے پناہ مانگنی چاہئے

س نمبر ۳۳۷ - بنا اسلام کے امور خمسہ میں سے امور ثلاثہ کہ ہر ایک مسلمان پر فرض ہیں اگر ان میں ایک کو بھی کسی نے ترک کیا تو وہ کس درجہ میں ہے -؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۳۷ - گناہگار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں فاسق کہتے ہیں -

س نمبر ۳۳۸ - خداوند کریم کارساز رحیم کے ہاں فضیلت وجاہت علم وتقوے سے ہے یا حسب ونسب سے؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۳۸ - اسکا جواب تو قرآن مجید میں صاف ملتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ خدا کے ہاں عزت تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے -

س نمبر ۳۳۹ - کفار مرنے کے بعد شیاطین ہو کر زمین پر سیر کرنے کے دلائل صحیحہ سے کچھ پتہ ملتا ہے یا نہیں؟ (رر رر)

ج نمبر ۳۳۹ - مجھے معلوم نہیں العلم عند اللہ -

س نمبر ۳۴۰ - کیا تفاخر کو علم وعمل وتقویٰ ضروریات سے ہے یا کہ حسب ونسب بھی ضروری ہے -

ج نمبر ۳۴۰ - شریعت میں اصول ہی یہ ہے -

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار است ابراہیم از آزر

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں آمد

فتوے فنڈ میں آمد ۳ روپے از لطیف صاحب صدیقی۔ ڈربن نیٹال۔ جنوبی افریقہ سے
از مولوی عبدالستار صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ مقام دموہ۔ دسایل عہ ۔ از عبدالرحمٰن بن محمد علی ببرکپانی فانک خمو جینیاں۔ دسایل عہ بابت بقایا بقیمہ

سائلوں کی فہرست

ہر دو سائلوں کے نام سال سال کے واسطے دو اخبار جاری کر کے دونوں کی قیمت ہر دو ضلع کی۔ قوبکر باقی کو غریب فنڈ میں جو سائل آئے ہیں ان کو تعلیم بھیجو ہیں موجود امید وار ہیں ان کے نام جہاں تک جلد ممکن ہوا اخبار جاری کئے جائیں مگر بوجہ فنڈ میں امداد کافی نہ ہونے کے ان کے نام اخبار جاری نہیں کئے جاتے ہیں۔ ان کے نام معہ دستخط فیس داخلہ کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) ف ۲۸۰ ارشاد آباد۔ عہ
(۲) بڑے اب الحکیم نامعاب باسم (از شیخ چاند) عہ
(۳) مولوی عبدالصمد صاحب سکن بلغار معرفت سراج الدین صاحب ہیڈ رنبہ ولبت سکردو۔
(۴) عنایت اللہ صاحب ظریف معرفت مولوی عبدالحق صاحب سکل ضلع لاہور۔ عہ
(۵) عبداللہ صاحب وبنجارہ۔ اللہ آباد ریاست بہاولپور۔ عہ
(۶) خریدار ۲۶۳۲ عہ
(۷) نامعلوم الاسم۔ عہ
(۸) صدرالدین گھگھڑ کے بگہ عہ

عہ روپے فنڈ میں اور جمع ہوں تو ان آٹھ سائلوں کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات فارسی عربی میں مندرجہ ذیل امیدواروں کی کامیابی مشتہر ہوئی ہے۔

منشی: محمد یار خاں۔ حاصل شدہ نمبر ۳۴۳ پرائیویٹ طالب علم۔ ضلع دہلی۔

منشی عالم: ٹبی مین خاں (۲۱۱) احمد علی حسین (۲۳۲) عزیز الرحمن (۳۸۹) پرائیویٹ طالب علم۔ ضلع دہلی۔ شہاب الدین (۲۹۳) پرائیویٹ طالب علم فیروز پور۔ محمد حیدر (۲۲۷) غلام محی الدین۔ (۲۰۸) سید فرزند حسین ( ) محمد بخش (۳۰۳) طلبائے اورینٹل کالج لاہور۔ محمد ابراہیم۔ (۳۵۰) عطاءاللہ خاں۔ (۳۳۹) رام رکھا مل سیوہارہ۔ (۲۸۱) میراں بخش (۳۱۹) بالترتیب۔ پرائیویٹ طلباء گوجرانوالہ۔ میانوالی جھنگڑی

منشی فاضل: محمد الحسن (۳۱۰) فدا حسین خان (۳۲۸) سواد احمد (۳۲۹) سید مظفر حسن۔ (۲۲۵) رحمت اللہ۔ (۳۱۹) بانے خاں (۳۶۲) سید نواد حسین (۳۰۱) سید علی (۳۰۰) عبدالقیوم۔ (۲۲۰) سید مسعود علی (۳۰۵) پرائیویٹ طلبائے دہلی۔ عطاءاللہ (۳۱۲) پرائیویٹ لدھیانہ۔ برکت علی۔ (۳۲۸) شیخ گل محمد (۳۲۹) طلبائے اورینٹل کالج لاہور۔ محمد نذیر (۳۵۱) مولوی حاجی احمد (۳۲۷) الہ آبادی غلام جیلانی (۳۰۸) محمد عبید اللہ۔ (۳۴۹) نجم الدین سیوہاروی۔ (۳۷۱) سید محمد ظفر حسین۔ (۳۱) پرائیویٹ طلباء ضلع لاہور۔
سراج الدین احمد (۳۲۷) محمد عبداللہ خاں (۳۰۰) محمد حیات (۳۱۰) بالترتیب پرائیویٹ طلباء امرتسر۔ سیالکوٹ رشاہ پور۔
دیوی دیال (۳۵۰) محمد بخش (۳۰۶) پرائیویٹ طلباء ضلع اٹک۔ محمد لطیف (۳۵۶) امین الدین (۳۱۷) پرائیویٹ لاہور۔ نند لعل (۳۵۹) پرائیویٹ گرداسپور۔

مولوی: شیخ محمد علیم اللہ قریشی۔ (۲۵۴) یعقوب الدین خاں (۳۲۰) سید ہزبر علی (۲۴۱) سید علی نقی (۲۵۴) سید سلطان حسین (۲۶۱) سید حامد حسین عرف نعیم حسین (۳۲۷) سید مرتضیٰ (۲۶۸) سید مقبول حسین (۳۲۵) پرائیویٹ طلبائے دہلی۔

مولوی عالم: رشید الدین (۲۸۴) سید منور علی۔ (۲۲۲) سید محمد (۳۳۵) عبداللطیف (۳۵۱) پرائیویٹ طلبائے دہلی۔ محمد اشرف (۳۶۴) عبداللطیف (۲۱۳) زین العابدین (۳۰۴) عبدالمنان (۳۱۵) طلبائے اورینٹل کالج لاہور۔ نور میاں خاں چوہدری (۲۸۵) سلطان احمد (۲۶۵) سید افضال حسین (۲۴۱)

محمد مصطفیٰ خاں (۲۸۶) پرائیویٹ لاہور۔ سید ابو ظفر (۲۸۷) پرائیویٹ ملتان۔ محمد عبدالقادر (۲۵۰) پرائیویٹ جموں

مولوی فاضل: ضلع دہلی سے ایس مظہر احمد ۲۵۳ اورینٹل کالج لاہور سے ایس محمد حسن (۳۴۷) سید سردار علی (۳۷۱) حشمت علی۔ (۳۱۶) سید علی حیدر نقوی۔ (۳۴۴) محمد زبیر صدیقی (۳۳۷) محمد عبدالرحمٰن (۳۶۶) غلام محمد (۳۲۳) پرائیویٹ ضلع لاہور سے سید مظہر حسین (۳۲۸) سید محمد سجاد (۳۲۵) پرائیویٹ ضلع گرداسپور سے شیخ عبدالرحمٰن (۳۲۱) پرائیویٹ طلباء ریاست بہاولپور سے محمد صالح ایم اے۔ (۳۵۴)

نتائج امتحانات: پنجاب یونیورسٹی کے صیغۂ انجینئری امتحان کے نتائج شائع ہو گئے ہیں۔ ڈی۔ اے وی کالج لاہور سے اپر کلاس میں ۲۰ اور لوئر کلاس میں ۳۰ لڑکے پاس ہوئے جن میں دو مسلمان باقی سب ہندو ہیں۔ سرکاری سکول سے ۱۷ اپر کلاس میں اور لوئر کلاس میں ۲۹ لڑکے پاس ہوئے مسلمان طلباء کے نام اور نمبر حاصل کردہ حسب ذیل ہیں۔

(لوئر کلاس) عبدالقادر (۵۹۰) احمد دین صدیقی (۵۷۹) احمد علی قریشی ضمیر (۵۸۹) اللہ دتا جوگگہ (۶۴۷) شیخ عطاء الٰہی۔ (۶۲۳) چراغ الدین (۵۷۰) دلاور علی (۶۰۴) غلام حسن (۶۰۷) منظور علی (۶۶۴) سید اقبال علی (۶۴۸)

(اپر کلاس) شیخ فیض محمد (۶۹۷) غلام قادر (۶۶۰) حیات محمد (۶۷۴) نصیر الدین (۶۹۳) نیاز احمد (۶۰۵) ولی محمد (۶۸۸) زین العابدین (۷۱۴)

جنازہ غائب: میرے بھائی عبدالکریم نے جو خریدار اخبار مسلمان گجرات تھا بعارضہ سل چھ مہینہ بیمار رہ کر اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت فرمایا۔ ناظرین اخبار سے درخواست ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ و دعائے مغفرت کریں۔
(عبدالرحیم۔ عرف کولھن۔ خریدار اخبار اہلحدیث ۱۰۹۸ء۔ جالندھر)

حاجیوں کیلئے گورنمنٹ ممالک متحدہ نے حسب ذیل دو اعلان شائع کئے ہیں:۔

(۱) حاجیوں کو اپنی بیوی بچوں اور نوکروں کے لئے جو حج میں انکے ہمراہ ہوں پروانہ علیحدہ علیحدہ الگ الگ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں صرف ایک ہی پروانہ پر سب کے نام لکھے ہوئے چاہئیں۔ ہاں جو لوگ حج کے علاوہ کسی اور ملک یا ٹرکی میں جائیں انکو ساتھ پروانہ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) اگر کسی جہاز میں طاعون زدہ مسافر ہونگے۔ تو اس جہاز کے سب مسافر مقام بریم میں علاج کے واسطے رکھے جائیں گے۔

کیکلوی ریاست جیکب پور سے ایک جوابی تار بسلسلہ عبد الغفور صاحب میونسپل کمشنر بخدمت مولانا ابوالوفاء صاحب اس مضمون کا آیا۔ کہ اہلحدیث حنفیوں کے فساد کا خیال ہے اور اس خیال سے کہ ہماری سرکار مصالحت سے رہنا چاہتی ہے۔ آمین بالجہر کہنا چھوڑ دیں وکیلے ہے۔ مولانا کی طرف سے بذریعہ تار جواب دیا گیا کہ اہلحدیث کے نزدیک آمین بالجہر کہنا چونکہ سنت ہے بدیں وجہ ترک نہیں کر سکتے" ۔ حنفیوں کو بحیثیت حنفی ہونے کے اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ عدالتہا عالیہ پریوی کونسل (لنڈن) نیز حنفی محقق اسکو برقرار رکھتے ہیں؛

بریاست جے پور میں اہلحدیثوں کا مقدمہ دیوانی میں ثابت ہو چکا ہے آئندہ عدالت میں کامیابی کے لئے ناظرین دعا کریں کہ خدا کامیاب کرے اور مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ خدا کی مساجد سے خدا کے بندوں کو نہ روکا کریں۔)

جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کی دختر کلاں بیوہ میر محمد خان شاہ مرحوم انتقال کر گئیں۔ ناظرین مرحومہ کیلئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللہم اغفر لہا وارحمہا

کشمیری میگزین کا ایڈیٹر نمبر ایڈیٹر صاحب کشمیری میگزین رسالہ مذکورہ کا ایک خاص ایڈیٹر نمبر نکالنے والے ہیں جس میں اردو اخبارات کے ایڈیٹروں کے حالات۔ تصاویر اور مضامین ہونگے۔ اکتوبر یا نومبر کو یہ پرچہ شائع ہوگا جو اپنی شان میں نرالا ہوگا۔

گورنمنٹ کے نئے اعلانات متعلق حجاز و حجاج

گورنمنٹ پنجاب نے اعلان شائع کئے ہیں کہ:۔

(۱) حج کیلئے حجاز کو جانیوالے حاجی روانگی کی بندرگاہ سے جدہ تک کا ٹکٹ گورنمنٹ کے لائسنس یافتہ دلال سے خریدیں۔ اور بلا لائسنس دلال سے ہرگز نہ خریدیں۔

(۲) انگریزی سفیر مقیم قسطنطنیہ کا ایک مراسلہ آیا جس میں درج کیا گیا ہے کہ جدہ میں حاجیوں کیلئے ایک ہسپتال قائم کیا جاوے۔ کیونکہ حاجیوں کو حج کے موقعہ پر جدہ میں ہسپتال کے نہ ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ایک لاکھ دس ہزار کی عمارت اور ساڑھے پانچ لاکھ روپے کی آلات و دیگر ضروریات و سامان مہیا کئے جائیں گے۔ پس مسلمان صاحب ہمت اس کام میں چندہ دیں تو اس ہسپتال کو قائم کر کے اس کا نام کنگ ایڈورڈ میموریل ہسپتال رکھا جائیگا۔ لیکن عام مسلمان تو اس کام کو ضروری نہیں سمجھتے

[illegible]

مولوی حاذق صاحب سفیر مدرسہ احمدیہ آرہ اطلاع دیتے ہیں۔ میری بیوی انتقال کر گئی ہے۔ ناظرین اہلحدیث دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ خدا مرحومہ کو بخشے۔ اور مولوی صاحب کو نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔

میرا نابالغ فرزند عزیز میاں محمد عمر ۶ سال بعارضہ ہیضہ دو تین گھنٹہ کی بیماری میں ۹ جولائی کو مالیگاؤں میں بحالت سفر قضا کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کی استدعا ہے۔

ہوشیارپور۔ بسنی گڑھ سنگھ راجپوت نے بدچلنی کی وجہ سے اپنی عورت کو مع اس کے ایک آشنا کے ایک تیز چاقو سے ہلاک کر ڈالا۔ اور خود ہی صاحب مجسٹریٹ کے سامنے ہو کر کل حقیقت بیان کر دی۔ صاحب مجسٹریٹ نے مجرم کو سپرد سیشن کر دیا۔ صاحب سیشن جج نے نام بردہ کو عمر قید کی سزا دی اور اپنے ججمنٹ میں لکھا کہ صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر مجرم کے حال پر رحم کریں۔

آکولہ۔ مولوی شیخ محمد عبد القادر صاحب جالندھری جنہوں نے راجہ رنجیت سنگھ آنجہانی والئے پنجاب کا آخری عہد حکومت دیکھا ہوا ہے۔ اب بالکل نحیف البدن ہو گئے ہیں۔ گویا چراغ سحری کی سی حالت ہے۔

مولوی صاحب ممدوح جناب عظمت مآب مولانا ذی جاہ مولوی محمد عبید اللہ صاحب مرحوم و مغفور کے مشرف باسلام ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ چنانچہ یہ حال کتاب تحفۃ الہند میں مسطور ہے۔

(نامہ نگار)

امراؤتی۔ ابتدائی حال میں صوبہ برار میں بارش بہت کم تھی۔ اور وہ بھی بہت دیر کے بعد شروع ہوئی تھی۔ اس وجہ سے لوگوں کو خشک سالی کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر حال کی کافی بارش سے سب کو اطمینان ہو گیا۔ اور اب کسی طرح کی تشویش باقی نہیں رہی۔

ہند و ہائی سکول یہاں کا بہت ترقی پر ہے۔ طلبہ کی تعداد اسقدر بڑھ گئی ہے۔ کہ اس کی عمارت وسیع و رفیع میں گنجائش نہیں رہی۔ عمارت سکول کی بڑا یا جاہ الابدی ہے۔ اسکے خلاف محمڈن ہائی سکول کی حالت کو دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ طلبہ کی تعداد تین سو (۳۰۰) کے اندر ہی ہے۔

آکولہ۔ یہاں کا ہند و ہائی سکول بھی مثل امراؤتی بہت ترقی پر ہے۔

وبائے ہیضہ سے بالکل دفع ہو گیا ہے۔ یہاں پر اب آنریری مجسٹریٹوں کا بنچ قائم ہوا ہے۔ جس میں پانچ معززین ہیں۔

AsliAhleSunnet.com

برقی ست یعنی مردمی کا بکس

مجربہ و دستور العمل حکماء

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا فواحشات و مسکرات سے اپنی طاقت گنوا کر دنیا کی لذات سے محروم رہچکے ہوں انکے لئے خوشخبری ہو کہ ہمارا قیمتی آلہ یہ بکس علاوہ درست کرنے طاقت جسمانی کے قوائے تناسل کو اصلی حالت میں لے آتی ہے ہمارا طاقت کا بکس بفضل خدا گئی گذری طاقت کو از سر نو بحال کر دیگا بڈھا بھی عالم شباب کا زمانہ نظر آجائیگا۔ رقت جریان۔ سرعت دل دھڑکنا۔ انگڑائی لینے سے آنکھوں کے سامنے اندھیر آجانا سستی بے کلی۔ پژمردگی۔ عضو مخصوص میں کجی نرمی لاغری وغیرہ امراض کیلئے ہمارا برقی ست آزمائیں۔ اور دیکھیں کہ حکیم شافی نے اس میں کس غضب کی تاثیر رکھی ہو جسکے استعمال سے کئی بے اولاد صاحب اولاد بنگئے ہیں۔ طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں نمبر (۱) کے استعمال سے ست رگوں کا پانی بالکل خارج ہو جاتا ہے نمبر (۲) کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے نمبر (۳) خورد نی ہے جسکے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں قیمت فی بکس تے ر دو پیسہ کے ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت۔

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے جو آشوب سرخی چشم۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ورم۔ ٹیس۔ خارش۔ ککرے پانی بہنا۔ ضعف بصارت وغیرہ کیلئے اکسیر ہے فی تولہ عہ

بال اڑانیکا پوڈر

چند منٹ اندر از ضرورت بالوں کو فاقاً اڑا دیتا ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزا سے مرکب ہے قیمت ۲۔ اونس ۸ر

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر و منبر بنانے کے علاوہ لمبے اور گھنے بناتا ہے بیوقت سفید ہونے سے بالوں کو بچاتا ہے قوت دماغ کیلئے تریاق اعظم ہے اسکے استعمال سے جہاں بال نہیں وہاں پیدا ہو جاتے ہیں۔ فی شیشی عہ ر

درد سر نصف

درد سر کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہے۔ مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے۔ زیادہ تشریح کی محتاج نہیں۔ اسکے استعمال سے چشم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ ر)

المشتہر

منیجر کارخانہ شفاء الامراض قلعہ سٹریٹ امرتسر

جوہر معدنیات

۱۴/۵۲

طبی کتب کے ناظرین اسکے بیشمار فوائد سے واقف ہیں چند فوائد اس جگہ بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اعلےٰ درجہ کا مقوی و مبہی ہے۔ سرعت۔ رقت۔ جریان۔ کو دفع کرتا ہے دمہ۔ کھانسی۔ بیزش اور ابتدائی سل و دق کو از حد مفید ہے چوٹ لگجائے تو دو رتی کھالینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع دو رتی کھالینے سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ افزائش خون کیلئے اکسیر ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ قوت دماغ کیلئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ کہ بچے بوڑھے۔ جوان۔ مرد۔ عورت کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ زیادہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف

مندرجہ بالا تمام ادویات کی بہت شہادتیں ہیں لیکن اس جگہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکیں۔

ہمیشہ مسیحائی کا بیڑا پار ہے

۱۴/۵۲

جبوب مبارک۔ درد کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کیلئے اکسیر ہے ۱۲ر

سرمہ منور چشم چشم کے امراض جالا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑبال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کے لئے از حد مفید ہے۔ فی تولہ ۸ر

دوائی چنبل۔ نہایت مفید ہے۔ ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل یعنی فی ڈبیہ عہ ر

دوائی جریان۔ حدت منی۔ حرارت آلال بول و حرارت مثانہ کیلئے از حد مفید ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے اکسیر ہے عہ۔

جبوب لاثانی۔ سرد مزاجوں کیلئے اکسیر ہے۔ کثرت احتلام۔ انزال۔ رقت منی اور دعات کی عام شکایات کے لئے لاثانی ثابت ہوئی ہے۔ بدن کو تیار کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

جبوب بواسیر۔ بادی۔ آبی۔ خونی۔ ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے ۸ر

المشتہر

حکیم خیر الدین کٹرہ کرم سنگھ کوچہ دلالاں امرتسر

مختلف ادویہ

مرض گنٹھیا قیمت ۸ر۔ مرض سستی قیمت صہ ر
مرض مرگی قیمت صہ ر مرض سوزاک عا ر

مرض بواسیر قیمت للعہ ر مرض آنکھ پھولا یا سفیدی یا سرخی قیمت عا
جذام کا علاج قیمت عا مرض طحال یعنے تلی قیمت عا مرض دمہ یعنی کھانسی کسی قسم کی قیمت عا سرمہ بہت عمدہ دھند کا قیمت ۸ر تولہ

المشتہر حکیم مولا بخش اہلحدیث دہلی پہاڑ گنج ڈاکخانہ بہار گنج محلہ سنگتراش

سیرۃ البخاری امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

حیات صلاح الدین۔ فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین کی سوانح عمری صلیبی لڑائیوں کی مفصل تاریخ۔ قیمت فی نسخہ عہ

اجتہاد و تقلید مسئلہ اجتہاد و تقلید کی عجیب و غریب بحث کا نیا رسالہ۔ قیمت صرف ۳ر

جہاد وید وید اور دہرم شاستروں سے جہاد کا ثبوت ۲ر

اتباع سلف۔ سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق بحث نہایت متین اور تحقیق سے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب مولوی عبد الستار صاحب
بنکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں:- ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ میں نے آپکے کارخانہ میں سے مومیائی منگا کر استعمال کیا۔ بے شک یہ قابل قدر چیز ہے۔ ایک چھٹانک عبد الرحیم اور ایک چھٹانک بلدیو کے نام بہت جلد بھیجدیں۔ یہ میرے احباب ہیں۔
۱۷ جولائی ۱۹۱۲ء۔

جناب محمد اسد اللہ صاحب جونپور سے رقمطراز ہیں:- عرصہ ہوا کہ ایک مرتبہ مومیائی منگوائی تھی مفید ثابت ہوئی مہربانی کرکے آدھ پاؤ بذریعہ ویلیو اور بھیجدیں۔ ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء

جناب عبد العزیز صاحب رسول پور سے تحریر فرماتے ہیں: حضور کے یہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگایا خداوند کریم کے فضل سے تیر بہدف نکلا ہے بہت دو محبوب رضا صاحب کے نام ایک چھٹانک بھیجدیں
۲۰ جولائی ۱۹۱۲ء

مومیائی $\frac{1}{52}$

خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد کافور ہوجاتا ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔
قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ کی ہے پاؤ بھر ستے معہ محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ
مومیائی ہمیشہ اس پتہ سے منگائیں
پروپرائٹر دی میڈلین ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب حافظ عبد الغنی صاحب سیرامپور ضلع بلیا سے لکھتے ہیں:- مومیائی دق والیکو دیا آرام ہوا۔ اور بیماری سے اس کو صحت ہوئی۔
۴ جولائی ۱۹۱۲ء

جناب منشی محمد غازی الدین صاحب قاضی ضلع آرہ سے لکھتے ہیں:- مومیائی آپ کی بہت مفید پائی گئی ہے۔ آدھ پاؤ وی پی بھیجدیں
۲۹ جولائی ۱۹۱۲ء

جناب قاضی محمد عثمان صاحب مقام تہاری سے لکھتے ہیں:- آپ کی مومیائی بہت مفید اور فائدہ بخش ہے۔ ایک پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیجدیں۔ میرے احباب بھی منگوانے کی خواہش رکھتے ہیں۔
ضرور منگوائیں گے
۶ جولائی ۱۹۱۲ء

عمدہ اور قابل دید کتابیں $\frac{40}{52}$

محصول ڈاک بذمہ خریدار

تاریخ عثمانی یہ تاریخ سلطنت ٹرکی کی نہایت عمدہ اور مفصل تاریخ ہے۔ بعض لوگوں نے انگریزی کی کتابوں کی مدد سے ترک سلاطین کی تاریخ شائع کی ہے لیکن یہ کتاب ایک معتبر مصری مسلمان فاضل مصنف کی عربی کتاب حقائق الاخبار عن دول البحار سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے اور اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے ترکوں کی بحری تاریخ کو مفصل بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ترکوں کے بحری بیڑہ نے کیا کیا عظیم الشان فتوحات حاصل کی ہیں عثمان اول سے آخری سلطان محمد خامس تک سب بادشاہوں کی رنگین تصویریں بھی ہیں۔ صفحات علاوہ تصاویر ۔ قیمت مجلد

تاریخ عرب ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون خلافت راشدہ۔ خلافت بنی امیہ خلافت عباسیہ اندلس کی آخری اسلامی اور پرشان وشوکت سلطنت کے حسرت نصیب خاتمہ تک کے حالات صفحات ۲۲۴ قیمت عہ

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست سلطنت مراکش کی مفصل تاریخ مراکو کی سلطانی کی شاندار حالات

عربی سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے بحری تاریخ ہے صفحات ۲۰۰ قیمت عہ
خیر الدین باربروسہ عالم اسلام کا عظیم الشان امیر البحر

> نصف قیمت کی رعایت
> **صفحات حبیبی حمائل شریف مترجم** ۱۶۰۰
> مترجمہ شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رح
> طول ۵۔ انچ۔ عرض ۳ انچ نصف صفحہ عربی نصف اردو پہلے فہرست۔ آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ عربی اور ترجمہ میں آیات کے نمبر سورت وار دیئے گئے ہیں لکھائی چھپائی عمدہ۔ جلد نفیس اور مضبوط۔ ایسی حمائل پہلے کبھی نہیں طبع ہوئی قیمت اصلی ہے رعایتی نصف عہ
> محصول ڈاک بذمہ خریدار

تاریخ تیونس و طرابلس شمالی افریقہ کی یہ دونوں نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بری وبحری طاقت حاصل کرچکی ہیں ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ بلکہ دنیا کی بحری تاریخ میں ایک عجیب شوکت رکھتی ہے۔ قیمت مجلد ۱۲

تاریخ الجزائر سلسلۂ تاریخہائے اسلام میں یہ کتاب بھی شامل ہے سلطنت الجزائر ایک زمانہ میں ساحل بحیرہ روم پر نہایت پرشان وشوکت اسلامی سلطنت وبحری طاقت رہچکی ہے۔ درکوس انا دلافیری بجاچکی ہے صفحات ۳۴۶ قیمت ۲

کریم اللغات اردو معہ اضافہ ترمیم کامل جسمیں ... کے قریب ضروری الفاظ زیادہ کئے گئے ہیں۔ اردو خوان اصحاب کو اردو زبان میں عربی فارسی کے مشکل الفاظ پیش آتے ہیں۔ تو یہ ان سب کے معانی درج ہیں۔ نہایت مفید اور کارآمد کتاب ہے قیمت ۸

تحفۃ النساء ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کی تصنیف ہے اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ نے عورتوں کے تمام امراض حیض حمل وضع استقاط حمل اور انکے امراض معہ علاج بزبان اردو لکھے ہیں ہر ایک متاہل گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے قیمت

ضروری انگریزی الفاظ یعنی انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل بکثرت اردو اخبارات میں استعمال کئے جاتے ہیں ان کے معانی وتشریحات۔ اخبارات کے ناظرین کے فائدہ کی کتاب ہے قیمت ۸

مندرجہ بالا کتب اس پتہ سے طلب کریں
صاحب دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر پنجاب

ضمیمہ اخبار زمیندار اخبار زمیندار کا وہ خاص نمبر ادر نگین ہے جسمیں پیغمبر عربی حضرت محمد صلعم کی مبارک زندگی کے متعدد حالات ہندوستان کے مشاہیر ...

AslAhleSunnet.com

ایضاح المحجہ للعمرۃ والحجۃ

یہ دونوں کتابیں ایک ساتھ اکٹھی چھپی ہیں۔ اول کتاب کے ۱۳۴ صفحہ۔ دوسری کے ۶۷ صفحہ۔ فہرست مضامین ۸ صفحہ۔ کل ۲۰۹ صفحہ میں تیرہ جزو ہیں۔ ان کے مضامین کی مفصل فہرست پہلے اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکی ہے۔ اب چونکہ حج کے دن قریب آتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک عازم حج کو اس کتاب کا پاس رکھکر مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اول کتاب میں مناسک حج یعنی حج کرنے کے طریقے وآداب ومقامات متبرکہ کے نام وغیرہ کل مسائل متعلق حج وعمرہ کو مدلل نہایت عمدگی اور بسط سے بیان کیا ہے۔ اور اکثر ایسے احکام سنن حج کو بھی مفصل طور سے جتایا ہے۔ جن پر اس زمانہ میں عمل عموماً متروک ہو گیا ہے۔ بلا عذر حج نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے وعید وعذاب سے ڈرا کر ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ایسا آدمی ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے رسالہ میں حج اور عمرہ کے فضائل بیان کر کے حاجیوں اور معتمروں کا ثواب اور اجر بتایا ہے۔ نیز مکہ معظمہ ومدینہ منورہ۔ بیت المقدس ہر ایک کی عظمت اور وقعت اور خصائص وغیرہ کا ذکر نہایت ہی عمدگی سے کیا ہے۔ زیارت قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ کی بھی خوب تحقیق کی ہے۔ ہر مقام کی دعا بعبارت عربی لکھکر اس کا ترجمہ اردو عام فہم میں کیا گیا ہے۔ غرضکہ یہ دونوں رسالے زبان سلیس اردو وعام فہم میں ایسے ہیں۔ کہ ان کا پڑھنے والا یا سننے والا ضرور ہی حج بیت اللہ کا دل وجان سے شائق وعاشق ہوگا۔ اور جن پر حج فرض ہے۔ اور حج کا ارادہ کرتے انہیں عرصے گذر گئیں۔ وہ لوگ اگر دونوں کتابوں کے مضامین سے آگاہ ہوں گے۔ تو عجب نہیں۔ کہ فوراً بلا توقف سفر حج کو تیار ہو جاویں اور ذرا بھی تاخیر نہ کریں۔ باوجود ان خوبیوں کے دونوں کی قیمت صرف ۹ر (نو آنہ) علاوہ محصول ڈاک ہے۔ لیکن صرف دو ماہ یعنی اخیر رمضان شریف سنہ ۱۳۳۱ ہجری تک چھ آنہ علاوہ محصول کر دیگئی ہے۔

کلمۃ الوصل

یہ عجیب وغریب نہایت ہی مفید رسالہ ہے مگر بہت مختصر۔ انصاف سے دیکھکر کوئی آدمی مقلد نہیں رہ سکتا۔ دیندار صاحب ثروت اس رسالہ کو خرید کر مفت تقسیم کرائیں۔ اور بغور پڑھیں۔ مخالفوں کو چاہئے کہ اسکو ذرا بکھینچ بے برافروختہ نہ ہوں۔ بلکہ تحقیق وانصاف سے کام لیکر رسالہ ہذا کو بغور ملاحظہ فرماویں۔

قیمت:۔ فی جلد ۱ر۔ دونوں کتابوں میں سے ہر ایک کے پانچ جلد یکمشت خرید کر لو ایک جلد مفت

ملنے کا پتہ:۔ ابو العطاء معرفت مولوی محمد اسرائیل صاحب مالک مطبع سعیدیہ نمبر ۵ کلکتہ

عظیم الشان قرآن مجید دو ترجموں اور دو تفسیروں والا

عجیب وغریب اور قابل دید ہے۔ حاشیہ پر تفسیر حقانی اور تفسیر حسینی۔ ایک حصہ میں اختلاف قرأت شان نزول۔ رسم خط اور خواص سورۃ۔ متن میں دو مستند ترجمے اُردو اور فارسی خط پاکیزہ نہایت جلی۔ طول ۱۴ عرض ۱۱ انچ۔ پارہ سب علیحدہ حجم ۹۴۲ صفحہ وزن ۵ سیر۔ ہدیہ رعایتی ۱۲ روپیہ

تائید الاسلام بجواب ترک اسلام

واللہ خیر الماکرین کی آیت پاک پر عبد الغفور عرف دھرمپال نے جو بے اصل اعتراضات کئے تھے فاضل مولف نے اس رسالہ میں انہیں تار عنکبوت کی طرح توڑ دیا ہے۔ قیمت ۴ر

افضل الکتب بعد کتاب اللہ یعنی صحیح بخاری شریف

یہ بخاری شریف اس قدیم نسخے کی ہو بہو نقل ہے جسے مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری نے متعدد شروح ومتون سے مقابلہ کر کے باز اد حواشی نافعہ واسماء الرجال وغیرہ بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے مطبع میں چھپوایا تھا۔ اصل نسخہ نایاب ہو گیا تھا اب دوبارہ نہایت صحت وصفائی کے ساتھ چھاپا گیا ہے ہندوستان کے مشہور مطابع میں اس سے بہتر بخاری شریف نہیں ہے قدردان بتقریب عید المبارک علم حدیث ضرور منگائیں ہدیہ رعایتی ۱۵ روپیہ

قرآن مجید کلاں نقل منشی ممتاز علی صاحب مرحوم

منشی ممتاز علی صاحب مشہور خوشنویس کے لکھے ہوئے قرآن مجید کا نفیس چربہ بالکل چھاپا گیا ہے۔ متن میں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا اُردو ترجمہ اور حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحب کے فوائد مع شان نزول۔ ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ نئے طرز سے لکھی گئی ہے۔ ہدیہ مجلد چھ روپیہ غیر مجلد پانچ روپیہ۔

مضامین حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب

آجتک مختلف اخباروں اور رسالوں میں حضرت خواجہ صاحب کے جسقدر مضامین شائع ہوئے ہیں انکا انتخاب درد وسوز اور کیفیت کی نہریں۔ بڑی تقطیع۔ حجم ۲۵۲ صفحہ۔ قیمت عہ

خونِ ناحق

جنگ طرابلس پر ابتک جتنی بھی کتابیں شائع ہوئی ہیں خون ناحق یقیناً ان سب سے بہتر ہے کیونکہ یہ صرف اس جنگ کی تاریخ ہی نہیں بلکہ یورپ و ایشیا کے سیاسی مطلع کی سچی تصویر ہے جسکے دیکھنے سے آپکو اٹلی کے ظلم ناروا اور اقطاع عالم میں اپنے مورد آفات ہونیکے صحیح اسباب کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کی ہستی مٹانیکے لئے جو سازشیں کی جارہی ہیں انکا کچا چٹھا کھل جاتا ہے ملک کے نامور اور نکتہ رس انشاپردازوں کی دماغ سوزی کا نتیجہ اور قوم کا سچا درد رکھنے والے بزرگوں کے درد دل کا آئینہ ہے اسکے مطالعہ سے مذہبی پابندی کا احساس ترقی کا جوش اور اولو العزمی کا مادہ پیدا ہوتا ہے بقول اڈیٹر صاحب اہلحدیث رسالہ دیکھتے ہی دل باغ باغ ہو جاتا ہے قیمت عہ مجلد۔ عہ غیر مجلد

مولانا شبلی۔ خواجہ حسن نظامی۔ سید اکبر حسین جج۔ مولانا ابو الکلام۔ مولوی عبد الحلیم شرر۔ ڈاکٹر اقبال۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں وغیرہ نے خون ناحق کو پسند فرما کر نہایت اچھی رائیں لکھی ہیں۔

ابر زور۔ زمیندار۔ مسلم گزٹ۔ اہلحدیث۔ المشیر۔ بدر۔ دبدبہ سکندری۔ اودھ پنچ۔ تمدن۔ نظام المشائخ وغیرہ نے خون ناحق پر بہت اچھے ریویو لکھے ہیں۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار

اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

المشتہر محمد انوار ہاشمی مدیر مکتبہ قادریہ لعلکورتی بازار کیمپ میرٹھ

AsliAhleSunnet.com

ایک نظر اس کو ضرور دیکھئے!

ماہ مبارک رمضان و شوال میں ایک چوتھائی (۱/۴) رعایت

فہرست کتب اردو فروختنی موجودہ کتب خانہ سعیدیہ شہر بنارس (ڈاکخانہ سٹی)

اصل قیمت	نام کتاب و خلاصہ مضامین

مولفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم

- منجیات و المہلکات۔ انسان کے نجات دینے اور ہلاک کرنیوالے خصائل کا بیان ۴ر
- دواء القلب القاسی۔ غافل شخص کو موت یاد دلانیوالی کتاب ہے۔ ۴ر
- اقتراب الساعۃ۔ قیامت کی نشانیاں ۱۰ر
- حادی القلب السلیم۔ جنت کے مفصل حالات ۸ر
- عاقبۃ المتقین۔ وہ اعمال جن سے جنت ملے ۱۰ر
- زیادۃ الایمان۔ ایمان کی نشرح ۷ر
- ترجمان وہابیہ۔ وہابی کون ہیں۔ ۵ر
- دعوۃ الداعی۔ اتباع سنت ورد بدعت۔ ۵ر
- سبیل الرشاد۔ ضروری مسائل شرعیہ۔ ۴ر
- محو الحوبہ۔ فوائد استغفار و فضائل توبہ۔ ۳ر
- تحصیل الکمال۔ عرش کا سایہ کیونکر ملیگا ار
- تبشیر العاصی۔ گناہ کیونکر معاف ہو ار
- التفکیک۔ رد شرک معہ اقسام۔ ار
- تعلیم الصلوٰۃ۔ نماز کا بیان ار
- تعلیم الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ کا بیان ار
- تعلیم الصیام۔ روزہ کا بیان ار
- تعلیم الحج۔ حج کا بیان ار

مصنفہ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم۔

- فتاوی سعیدیہ۔ حصہ اول و دوئم۔ ۴ر
- مجموعہ السکین۔ آمین بالجہر کی مدلل بحث اور شوق نیموی کا مکمل جواب۔ ۸ر

- کشف الغطا۔ بحث علم غیب ۳ر
- فرحۃ الاخیار۔ دس سوالوں کے جواب کا جواب ار
- ثبوت تحریری۔ مقدمہ آرہ کی عجیب بحث یعنی بعد انگریزی میں ار
- رد تقلید۔ جو مقدمہ آرہ میں پیش ہوا تھا ۲ر
- کشف الارتیاب۔ جوابات مولوی رشید احمد مرحوم ار
- مجموعہ عمارت المساجد۔ گلابی جوڑ جامع الشواہد کی جوابات معہ تصانیف دیگر علماء اہلحدیث۔ ۴ر

مصنفہ مولوی محمد ابو القاسم صاحب

- الامر المبرم عصر
- ماء حمیم ار
- صراط مستقیم ار
- الریح العقیم ۴ر
- العرجون القدیم ۵ر
- الخزی العظیم ار

[illegible]

- لؤلؤ و مرجان۔ عورت کو قرآن سے بات کرنیکا ار
- لؤلؤ الشعر۔ گیارہ عورتوں کا قصہ ار
- رمی الجمرتین۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثبوت ۲ر
- ذکرا اہل اللہ کہ۔ آیت اہل اللہ کی تشریح ار
- تحریر الطرفین۔ رکعات تراویح و تکبیر عیدین۔ ار
- حکم الحاکم۔ کنیت ابو القاسم رکھنے کا ثبوت ۲ر
- تذکرۃ السعید۔ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم کی سوانحعمری ۲ر
- رسالہ السعید۔ مختلف حصے قابل دید۔ فی حصہ ار

تالیفات دیگراں

- حالات امام ابو حنیفہ۔ ۲ر
- تسہیل اللغات۔ مادہ و مختلف لغت۔ ۴ر
- تعلیم القرآن۔ قاعدہ الف۔ بے ار
- ایجاد محمدی۔ قواعد الف۔ ار

- سفسطہ دیانندی۔ جواب آریہ۔ ۳ر
- مثنوی نصیحت الغافلین ار
- نور الابصار۔ گاؤں میں جمعہ کا ثبوت۔ ۳ر
- خیر الماعون۔ طاعون سے بچنے کا بیان۔ ۲ر
- اعلام اہل الزمن۔ جواب آثار السنن ار
- قرۃ العیون حصہ دوئم۔ حالات رسول صلعم ۱۰ر
- تجویز مقدمہ علی بخش۔ بابت ممانعت تعزیہ ار
- تجویز منصفی چھپی ٹولہ۔ بابت آمین بالجہر ۲ر

چند عربی کتابیں مفت

- القول المحقق۔ ابوہریرہ کو مستقل فقیہ ہونیکا ثبوت ہے۔ محصول ار
- عمدۃ الرفیق۔ رد انحراف ابی ہریرہ۔ محصول ار
- نزل الابرار حصہ دوم مسائل فقہیہ ضروری محصول ار
- حصہ سوم۔ برائے محصول ار
- ہدیۃ المہدی جلد چہارم۔ برائے محصول ۲ر
- ملخص سیالکوٹی۔ پنجم ۲ر

کل کتابوں کے طلب کرنے پر چھ آنہ کا محصول آنا چاہئے

السعید اس نام کا رسالہ بطور ٹریکٹ کے ہمارے یہاں سے شائع ہوتا ہے جس میں چند معین رسالوں کے دندان شکن جواب دیئے جاتے ہیں۔ سیکڑوں چندہ سالانہ مقرر پائی۔ جو صاحب مستقل خریدار بننا چاہیں بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ وقتاً فوقتاً رسالے ان کے پاس پہنچتے رہینگے۔ غالباً سالانہ ۱۲ نمبر نکلنے کا انتظام ہے۔ جلد خریداری کی درخواست بھیجیں۔

اعلان ضروری فہرست ہذا میں کتابوں کی اصل قیمت درج ہے۔ ماہ رمضان و شوال میں جو صاحب فرمائش بھیجیں گے ان کو اصل قیمت سے ایک چوتھائی کم کر دی جاوے گی۔ محصول بذمہ خریدار ہوگا۔ برادران اہلحدیث اس موقع کو غنیمت

[illegible]

ملنے کا پتہ:۔ سعید المطابع پریس محلہ بنارس سٹی

روز بازار سٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com